علمائے حرمین شریفین کا مبارک فتویٰ
حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین
مبین احکام و تصدیقات اعلام
نوری دار الافتاء
رضا اکیڈمی

۷۸۶

علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتویٰ جس میں اللہ و رسول جلّ وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ماننے والوں کو ان کا سچّا ایمان دکھایا اور اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر حجت الٰہیہ تمام کردی

یعنی

حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین

۱۳۲۴ھ

مع ترجمہ اردو

مبین احکام وتصدیقات اعلام

۱۳۲۵ھ

خوشی وشادمانی اسے کہ سنے اور مانے۔ اور حسرت وپشیمانی اسے کہ نہ سنے یا سن کر حق نہ پہچانے۔

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باہتمام

نوری دار الافتاء، ماناپار بہریا حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور، یوپی ۲۷۱۶۰۴

ناشر:۔ رضا اکیڈمی ۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، ممبئی - ۹

سن اشاعت ہذا ——— محرم الحرام جنوری ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء

قیمت ۱۰۰/ روپئے

نسخۂ تازہ

از نوری دار الافتاء

۱۴۳۰ھ
۲۰۰۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ المختار وعلیٰ الہ واصحابہ الاطہار۔

" حُسَامُ الْحَرَمَیْنِ عَلیٰ مَنْحَرِالْکُفْرِ وَالْمَیْنِ " جسے خود امام اہل سنّت قدس سرہٗ نے ترتیب دیا کہ " خلاصہ فوائدِ فتوے " میں فرماتے ہیں

" ایک بندۂ خدا یہاں بین الحرمین بھی تصدیقاتِ فتویٰ کی تلخیص و ترتیب میں مصروف "

اس کی زیر نظر طباعت کو حتی الامکان اعلیٰ صحت کے ساتھ اور اصلی صورت میں پیش کرنے کی خاطر بالخصوص یہ نسخے سامنے رکھے گئے (۱) " طبع مطبع اہل سنت وجماعت بریلی جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ " کہ قدیم تر نسخہ ہے۔ (۲) طبع حزب الاحناف لاہور (۳) باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ بدایوں ۱۳۷۱ھ (۴) باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ کانپور ۱۳۸۶ھ۔

حواشی سب لائے گئے جن پر کوئی نام تحریر نہ تھا وہ بھی اور جن پر " مصحح " یا " مترجم " تحریر تھا وہ بھی۔

جدید حواشی جو لکھے گئے ان میں وسطی وطرفی رموز یہ ہیں

ن — نوری دار الافتاء

ق — القاموس المحیط

ت — تاج العروس

ص — صراح

م — المعجم الوسیط

سہولت کی خاطر بیشتر مقامات پر اعراب لگا دیئے گئے۔ تقریظ ۲۱ صفحہ ۱۰۲ میں ہے محرق بھا طوائف

الطغیان فیحوروا رمم۔ تحرق دعا کے حکم میں ہو تو " فیحوروا " بتقدیر اِن مجزوم ہے یعنی اِن یُحرَقُوا فیحوروا رِمَمْ ۔ اس وقت یحوروا فعل ناقص ہوگا اور یہ رمم رِمَّۃ کی جمع، جس کا معنیٰ ہے بوسیدہ ہڈی۔ رہا فاء۔ تو جزا جب مضارع ہو تو شرط خواہ کچھ ہو جزا میں فاء لانا نہ لانا دونوں جائز ہے ۔ شرح جامی ص۳۰۶ میں اس پر یہ آیات کریمہ تلاوت فرمائیں

اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفَیْنِ (پ۱۰ع۵)	‖	اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے۔
وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰہُ مِنْہُ ؕ (پ۷ع۳)	‖	اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلا لے گا۔

رہا یہ کہ اس صورت میں رِمَماً الف کے ساتھ چاہیئے ؟ ہاں چاہیئے مگر رعایتِ سجع کے لیے بغیر الف کے ہے جیسا کہ تقریظِ ثانی عشر[۱۲] میں اَلْاَعْصَار کی رعایت سے "حماۃٌ و انصار" بغیر الف کے ہے۔ اور تقریظ سابع عشر[۱۷] میں بَدْرًا کی رعایت سے اَلقَرَا کا ہمزہ ساقط ہوا ہے۔

یا

فاء عاطفہ ہے یحور، تحرق پر معطوف ہے اور یحور کی ضمیر فاعل کا مرجع طوائف ہے بتاویل کل واحد یا مجموع بحیثیت مجموع جیسا کہ البشیر الکامل ص۱۱ میں الجواب والجزاء دھو لا یتحقق کے تحت ہے کہ

"یہ بھی احتمال ہے کہ ضمیر ھو کا مرجع الجواب والجزاء بتاویل کل واحد یا بتاویل المجموع من حیث المجموع ہو"

اور وارمم فعل ماضی بمعنی بوسیدہ ہونا بتقدیر قد فاعل سے حال ہے۔ اور فک ادغام رعایت سجع کی خاطر ہے اس صورت میں یحور بمعنی یرجع ہے۔ ترجمہ سے یہی صورت سمجھ میں آتی ہے۔

اور ایک صورت ہے

اَرْمَمَ کا یحور پر عطف۔ اور عطف ماضی بر مضارع سے اس کا بمعنی مضارع ہو جانا۔ مگر اس صورت میں یحور "ہلاک ہو جائیں" کے معنیٰ میں ہوگا اور یہ معنیٰ فعل میں نہیں ملتا۔ البتہ حُوْر بمعنی "ہلاک" لغت میں ہے۔

بجنوری وادیبی اذہان کی طغیانی تابشہائے حسام الحرمین کی دید کے لیے مطالبہ کُناں تھی لہذا "تابشِ شمشیر حرمین" کی تمہید ضروری خیال ہوئی واللہ تعالیٰ ھو المستعان بجاہ حبیبہ سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وحزبہ وابنہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین۔ چہار شنبہ ۹ر محرم الحرام ۱۴۳۰ھ / ۷ر۱ر۲۰۰۹ء

کلمۂ تحسین

حضرت علامہ مولینا مفتی شاہ محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ المختار وعلیٰ آلہ واصحابہ الاطہار۔

علمائے حرمین محترمین نے جن میں حضرت مولانا عبدالحق مہاجر مکی جیسے اردو داں عالم جلیل بھی ہیں بالاتفاق فتوے دیئے کہ دیوبندیہ اپنے کلماتِ کفر و توہین کے سبب کافر و مرتد ہیں ایسے کہ جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ دیوبندیہ اپنی عباراتِ کفریہ کے عربی ترجمہ میں جو علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش کیا گیا فنی صرفی نحوی یا محاورہ کی کوئی خامی نہ دکھلا سکے ـــ ہزار ہاتھ پیر مار کر بھی اپنی عبارات میں کوئی اسلامی پہلو نکالنے سے عاجز و قاصر رہے اور اپنی عبارات کے متعین فی الکفر ہونے پر اپنے عجز و سکوت سے بھی رجسٹری کر گئے۔ ہندوستان و پاکستان کے علمائے اہلسنت نے بھی عباراتِ دیوبندیہ کو متعین فی الکفر ہی جانا اور مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ کا دیوبندیہ کو مستحق مانا "القوارم الہندیہ" اس پر گواہ کافی ہے۔ مگر ظفر ادیبی[عہ] جیسے ابنائے زمانہ ـــ جن کے اذہان، باطل پرستوں کی بے مغز تحریروں سے مسحور اور بازاری لفظوں کی تقلیدِ جامد سے ورا رجن کی رسائی نہیں ـــ وہ دین اسلام و مذہب اہلسنت میں رخنہ ڈالنے کو یہ شوشہ چھوڑتے کہ دیوبندیہ کی تکفیر امام اہل سنت کی انفرادی تحقیق ہے اور چوں کہ گزشتہ باطل پرستوں کی طرح نام کا سرمایہ بھی ان کے پاس نہیں ـــ ناچار عباراتِ تقویت و صراط دہلوی میں محتمل احتمال تاویل کے استفسار کے پردے میں اپنا منھ چھپاتے ہیں۔ تبرائی روافض جیسے ادوار ماضیہ کے مبتدعین جن کی تکفیر میں علمائے اہل سنت مختلف ہوئے ـــ کیا ان مبتدعین کے کلماتِ ضلال میں محتمل احتمال تاویل تک ان تہی دامنوں کا دستِ ادراک

عہ ساکن مبارکپور اعظم گڑھ یوپی ۔ ۱۲ منہ

رسا ہے ؟ — ہاں تو ہر ہر عبارتِ ضلال میں اظہار تاویل کا ذمہ لے لیں اور نہیں تو غالی روافض زمانہ منکرانِ ضروریاتِ دین کے بارے میں کیا خیال ہے ؟ — کیا اگلوں میں احتمال تاویل ان پچھلوں کی عدمِ تکفیر کے لیے ڈھال ہے ؟ — مسلمانوں کے لیے تو ان کے رب کی امان ہے ۔ اپنے دنیوی وقار کو داغدار ہونے سے بچانے والا کوئی باطل پرست بھی ایسا احمقانہ قول نہ کرے گا ۔

ویسے تقویت وصراط دہلوی میں محتمل احتمال تاویل امام اہل سنت قدس سرہٗ کی **تحریراتِ پُرتنویر** نیز " صمصام سنیت بگلوئے نجدیت (۱۳۱۶ھ) " تصنیف علامہ قاضی عبدالوحید فردوسی شاگرد رشید حضرت تاج الفحول علامہ شاہ عبدالقادر بدایونی (علیہما الرحمۃ) اور " جمال الایمان والایقان (۱۳۶۹ھ) بتقدیسِ محبوب الرحمٰن " تصنیف شیر بیشۂ سنت حضرت علامہ مفتی محمد حشمت علی خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عیاں ہے ۔ مگر اس تک رسائی کے لیے ایمانی آنکھ اور تائید وتوفیق ربانی سے موفق ومؤید ذہن درکار ہے — وہ یہ ابنائے زمانہ کہاں سے لائیں — خود " تحقیق الفتویٰ " جو ان تہی دستوں کی منتہائے سند ہے کلماتِ دہلوی کو لازم الکفر ومتبیّن فی الکفر ہی بتاتی ہے جیسا کہ " کشفِ نوری " مطبوعہ ۱۳۱۸ھ اور " تحقیق جمیل " مطبوعہ ۱۴۲۳ھ میں اس کا بیان شافی وکافی ہے —

اور کچھ نہیں تو — عدم وجدان احتمال وجدان عدم احتمال نہیں — اور جو عدم سے دوچار ہے اسے صاحب وجدان کا دامن تھامے بغیر دین میں چارہ نہیں وعلیٰ[1] من لم یمیز ان یرجع لمن یمیز لبراءۃ ذمتہ — مگر ہے یہ کہ ان ابنائے زمانہ کو ایک مبتدی طالب علم کی سی بھی سمجھ نہیں ۔ مستوں کا کوہِ گراں برسوں سے دم پر سوار ، کوئی علمی بات منھ سے نکلنا دشوار — آفتابِ حق انھیں دکھائی نہیں پڑتا ، حقِ واضح انہیں سوجھائی نہیں دیتا تو پاکی ہے اسے جو دلوں کو الٹ دیتا ہے ،

" تابشِ شمشیرِ حرمین " میں فقیہ مبصر حضرت علامہ اسرار احمد صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے " حسام الحرمین " کی ایسی تابشوں کو جلوہ دیا جنھوں نے بجنوری وادیِ بنشوں کی منتہائے سعی کو ریزہ ریزہ کردیا نیز امام اہل سنت قدس سرہٗ کے فیضان سے تھانوی " اطلاق[2] " کے علاوہ تفسیر **جلالین** سے

---

[1] فتاویٰ رضویہ ہفتم ص۲۸۳ بحوالہ درمختار ۱۲ / [2] ص۵۲ تا ص۵۵ ۱۲

بجنوری استدلال کے **رَدِّ بلیغ** کے ساتھ ساتھ **روایتِ منقولہ جلالین** کو مفاہیم حقہ طاہرہ سے لفظ بہ لفظ تطبیق دے کر وہ **پاکیزہ معنیٰ[1]** کیا جو ایسی تصریح وتوضیح کے ساتھ اس تحریر کے غیر میں نہ ملے گا ۔

" تابشِ شمشیرِ حرمین " کو میں نے از اول تا آخر بامعان نظر وغور کامل دیکھا تو اس کو تحقیقِ حق کے ساتھ بخوبی موصوف پایا ۔ مولیٰ تعالیٰ اس کے مؤلف کو جزائے خیر کرامت فرمائے کہ انھوں نے دشمنان دین کی سرکوبی فرماکر قلوب مومنین کو شفا اور صدورِ منکرین کو زیادتِ غیظ وشقا بخشی فرحم اللہ من شفیٰ واستشفیٰ واغنیٰ وکفیٰ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ قالہ بفمہٖ ورقمہ بقلمہٖ عبدہ المفتاق الیہ المتوکل علیہ **محمد کوثر حسن** السنی الحنفی القادری الرضوی اصلح اللہ احوالہ وجعل الیٰ خیرٍ مآلہ وبمثلہ[2] لکل مؤمن ومؤمنۃ اٰمین یا ارحم الراحمین بجاہ حبیبک الامین علیہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہٖ وحزبہٖ وابنہ الصلاۃ والتسلیم الیٰ یوم الدین والحمد للہ رب العالمین ۔

۲۷ رمحرم الحرام روز جمعہ سید الایام ۱۴۲۵ھ نوری دارالافتاء بہریا ۔

---

[1] اس کے لیے ص۵۷ تا ص۶۵ ملاحظہ فرمائیں ۱۲ ۔ [2] دعوت لہ بخیر (تاج العروس ص۳۰۸ ج۱۹) ۔ ۱۲

تابشِ شمشیرِ حرمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَیْرِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِالتَّبْجِیْلِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

ساری خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان سے زیادہ معظم کیا اور اُن کی تعظیم و توقیر کو رکنِ ایمان بلکہ جانِ ایمان بنایا ارشاد فرماتا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ ؕ (پ۲۶ ع۹)	اے نبی بیشک ہم نے تمھیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

یہ رسول کا بھیجنا کس لیے ہے — خود فرماتا ہے — اس لیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو — معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی سچی تعظیم کرے وہ مسلمان ہے اور جو ان کی تعظیم سے منھ پھیرے وہ مسلمان نہیں — پھر یہاں اپنے محبوب کو خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا فرمایا یعنی محبوب جو تمھاری تعظیم کرے اسے فضلِ عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ گستاخی و بے تعظیمی سے پیش آئے اسے دردناک عذاب کا ڈر سناؤ۔

حمد اسی کے وجہ کریم کے لیے ہے جس نے اپنے محبوب کی بارگاہ میں لوگوں کے آواز اونچی کرنے یا چلانے کو آخرت کی تباہی بتایا۔ فرماتا ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ (پ۲۶ ع۱۳)	اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور اُن کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمھارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر نہ ہو۔

نیز ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ (پ۵ ع۸)	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ان کی بیعت کو اپنی بیعت فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ۚ (پ۲۶ ع۹)	بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر۔

اور بے شمار اُمور میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے ملایا فرماتا ہے

اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ ۚ (پ۱۰ ع۱۶)	اونھیں دولت مند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔

اور فرماتا ہے

وَلَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَرَسُوْلُہٗ ۙ (پ۱۰ ع۱۴)	اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اس پر جو انھیں دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول۔

اور فرماتا ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (پ۲۶ ع۱۳)	اے ایمان والو اللہ و رسول سے آگے نہ بڑھو۔

اور فرماتا ہے

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ	نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ عورت کو جب اللہ و رسول کوئی بات ان کے معاملہ میں ٹھہرا دیں تو اونھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور

ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ۝ (پ۲۲ع۲)

رسول کا وہ صریح گمراہ ہوا بہک کر۔

اور فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ (پ۲۸ع۳)

تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ ورسول کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہوں۔

اور فرماتا ہے

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ۝ (پ۱۰ع۱۴)

اللہ ورسول زیادہ مستحق ہیں اس کے کہ یہ لوگ انہیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انہیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ ورسول سے تو اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اور وہی بڑی رسوائی ہے۔

اور فرماتا ہے

اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (پ۱۰ع۱۴)

جب خلوص رکھیں اللہ ورسول کے ساتھ۔

اور فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝ (پ۲۲ع۴)

بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا وآخرت میں اور ان کے لیے تیار کر رکھی ذلت کی مار۔

یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے مگر وہاں تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جائے اپنے ہی ساتھ قرار پایا ہے

یہ عظیم عزت، بلند رفعت اور یکتا قدر ومنزلت اللہ نے اپنے محبوب کی بنائی ——— پھر جو بدنصیب اس سے اپنی آنکھیں اندھی کرلے اور ان کی شان میں گستاخی کی زبان کھولے اس کے کافر و بے ایمان ہونے پر خود ہی مہر فرما دی —— ارشاد فرماتا ہے

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ (پ۱۰ع۱۶)

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہوکر کافر ہوگئے۔

ابن جریر وطبرانی وابوالشیخ وابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ——— رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا ——— عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا ——— کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلاکر فرمایا ——— تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں ——— وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا ——— سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا ——— اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ ——— خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کرکے اسلام کے بعد کافر ہوگئے

یعنی

نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی، کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے۔

اور فرماتا ہے

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ ؕ (پ۱۰ع۱۳)

اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابوالشیخ، امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں

انہ قال فی قولہ تعالیٰ ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب ط قال رجل من المنٰفقین یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا وما یدریہ بالغیب ۔

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی ‘ اس کی تلاش تھی ‘ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے ‘ اس پر ایک منافق بولا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے محمد غیب کیا جانیں ؟

اس پر اللہ عزّوجلّ نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ ـــــ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو ‘ بہانے نہ بناؤ ‘ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہوگیے ۔ (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر ‘ جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴) ‘‘ ـــــ (تمہید ایمان صـ۲۲‘۲۳)

یعنی

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ ـــــ وہ غیب کیا جانیں ـــــ کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ ـــــ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہوگیے

(تمہید ایمان صـ۲۳ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

یعنی

جو رسول کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا ہو اور ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائے گی ۔

اور درود نامحدود ہو اُس محبوب ربِّ ودود اور ان کے اصحاب و آلِ مسعود پر جن کی محبتِ اقدم ‘ مدار ایمان ہے ـــــ اللہ عزّوجلّ ارشاد فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِیْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ	محبوب ! فرمادو کہ اے لوگو ! تمہارے باپ ‘ تمہارے بیٹے ‘ تمہارے بھائی ‘ تمہاری بیبیاں تمہارا کنبہ ‘ تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے

اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۠ (پ۱۰ ع۹)	مکان ‘ ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا ۔

یعنی جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہے ‘ اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا ‘ اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔ اور وہ خود فرماتے ہیں

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔	تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں ‘ باپ ‘ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ـــــ اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں ۔‘‘ (تمہید ایمان صـ۳،۴)

بارگاہِ الٰہی میں جن کی یہ عظیم عزت ‘ بلند رفعت اور رفیع قدر و منزلت ہے دنیا جہان کے سب پیاروں اور پیاری چیزوں سے بڑھ کر جن کی محبت دل میں رکھنے پر آخرت کی سرخروئی اور کامیابی مرتب ہے ان کی شانِ ارفع و اعلیٰ میں **وہابیہ دیوبندیہ** نے وہ سخت و شدید **گستاخیاں** کیں اور خود اپنی **چھاپی ہوئی کتابوں** میں لکھیں کہ الامان والحفیظ ـــــ ان کی ملعون گستاخیوں اور صریح کفروں میں سے ایک ان ہی کے بد الفاظ میں یہ ہے

’’ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے ‘‘ ـــــ (صـ۳)

"... اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" ——— (ص۱۴)

"... بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" ——— (ص۲۵) ("تحذیر الناس" مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند)

حالانکہ صحابہ، ائمہ اور پوری امت مرحومہ نے خاتم النّبیین کا یہی معنیٰ سمجھا اور مانا ہے کہ حضور آخری نبی ہیں، حضور سب میں پچھلے نبی ہیں۔ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بکثرت احادیث صحیحہ میں خود حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاتم النّبیین کا یہی معنیٰ ارشاد فرمایا ہے ——— دیوبندیہ نے اسی معنیٰ کو عوام اور ناسمجھ لوگوں کا خیال بتایا یعنی تمام صحابہ وائمہ حتّٰی کہ خود حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو عوام اور ناسمجھ لوگوں میں گن دیا ——— یہ دیوبندیہ کی کیسی سخت وشدید گستاخی اور کیسا ملعون کفر ہے۔

پھر حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین کا صراحۃً انکار بالاجماع کفر ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے

اذا لم یعرف ان محمدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔	اگر محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا، سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریاتِ دین سے ہے۔

دیوبندیہ نے اس عقیدۂ دینیہ ضروریہ کا اپنی کتاب "تحذیر" میں صاف صریح انکار کرکے صریح کفر اختیار کیا۔

وہابیہ دیوبندیہ کی دوسری ملعون گستاخی ان ہی کے بدالفاظ میں یہ ہے

"... شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و

ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے"

("براہین قاطعہ" مصنفہ ومصدقہ مولوی رشید گنگوہی وخلیل انبیٹھی ص۵۱)

حالانکہ اللہ عزّوجلّ اپنے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعتِ علم کو خود بیان فرما رہا ہے ارشاد فرماتا ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ (پ۵ع۱۳)	اس نے بتا دیا تمھیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

اور فرماتا ہے

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (پ۱۴ع۱۸)	اور ہم نے تم پر یہ کتاب اتاری ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو۔

اور وہ محبوب دانائے غیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اپنے رب کی عطا کی ہوئی اس نعمت یعنی اپنی وسعتِ علم کو یوں بیان فرما رہے ہیں

"جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا

فَرَاَيْتُهٗ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَّ عَرَفْتُ۔	میں نے اپنے رب عزّوجلّ کو دیکھا اس نے اپنا دستِ قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں

هٰذا حدیث حسن سألت محمد بن اسمٰعیل عن هٰذا الحدیث فقال صحیح۔	یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری سے اس کا حال پوچھا فرمایا صحیح ہے۔

اسی میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی معراج منامی کے بیان میں ہے، رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔	جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب میرے علم میں آگیا۔

(انباء المصطفٰے بحال سر و اخفٰی صـ۱۴ ۱۳۱۸ھ)

اور دوسری روایت میں ہے

فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔	جو کچھ مشرق و مغرب تک ہے سب مجھے معلوم ہوگیا۔

(الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ صـ۲۶)

مگر **دیوبندیہ** کی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے **عداوت** دیکھو کہ دیوبندیہ ابلیس کے علم پر تو ایمان لاتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور ابلیس کو علم میں حضور سے معاذ اللہ زیادہ بتاتے ہیں یہ دیوبندیہ کی کیسی سخت و شدید توہین اور ملعون گستاخی ہے۔

"نسیم الریاض" میں فرمایا

مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْهُ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَهُوَ سَابٌّ حُكْمُهٗ حُكْمُ السَّابِّ۔	**جو کسی کو حضور اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **سے زیادہ علم والا بتائے وہ حضور کو گالی دیتا ہے اس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے۔**

وہابیہ دیوبندیہ کی تیسری ملعون گستاخی انہی کی ملعون عبارت میں یہ ہے

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے (الیٰ قولہٖ) اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔"

(حفظ الایمان صـ۸ مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی)

اس عبارت میں علم غیب کی دو ہی قسمیں کیں۔ ایک کل علم غیب —— دوسرے بعض علم غیب

کل علم غیب کو عقلی و نقلی دلیلوں سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے باطل بتایا —— رہا بعض علم غیب تو اسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے باطل نہیں بتایا بلکہ حضور کے بعض علم غیب کے لیے یوں منہ بھر کر بک دیا کہ —— اس بعض علم غیب میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو زیدؔ و عمروؔ یعنی ہر خاص و عام شخص کو بلکہ ہر صبی و مجنون یعنی ہر ایک بچے ہر ایک پاگل کو بلکہ جمیع حیوانات و بہائم یعنی سب جانوروں اور چار پایوں کو بھی حاصل ہے۔

یہ کتنی گھنونی گالی اور کھلی گستاخی ہے جو دیوبندیہ کی زبان و قلم سے نکل رہی ہے دیوبندیہ کس ناپاک جرأت و جسارت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک اور عام انسانوں بچوں پاگلوں اور جانوروں کی معلومات میں برابری کر رہے اور بری تشبیہ دے رہے ہیں —— اتنی سی بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ عام انسان وغیرہ وہ مخلوقات جن کا انھوں نے نام لیا انہیں غیب کی کوئی بات اگر معلوم ہوگی بھی تو **محض ظنی و تخمینی ہوگی گمان کے طور پر ہوگی۔**

غیب کی باتوں کا علم یقینی تو اصالۃً خاص انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو غیب کی جن باتوں پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بتانے ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (پ۲۹ ع۱۲)	اللہ غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اور فرماتا ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ (پ۴ ع۹)	خدا اس لیے نہیں کہ اے عام لوگو! تمھیں اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں اللہ اپنے رسولوں میں جس کو چاہے چن لیتا ہے۔

وہابیہ دیوبندیہ نے اپنی کتاب "حفظ الایمان" میں قرآن عظیم کو جھٹلایا —— بچوں پاگلوں کی ایک دو حرفی معلومات اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کے چھلکتے دریاؤں میں

کچھ فرق نہ کیا اور صاف بک دیا کہ ـــــــ بعض علم غیب میں حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی کوئی خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو عام انسانوں، تمام بچوں، پاگلوں، جانوروں کو بھی حاصل ہے معاذ اللہ۔

اللہ اللہ اے مسلمان تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ

کیا یہ الفاظ ایسے تھے کہ اللہ جلّ جلالہٗ اور حضور سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں ان کے صریح گالی سخت دشنام ہونے میں کسی کلمہ گو کو ادنیٰ شک ہوسکے ـــــــ خدارا ذرا صدق دل سے لَآ اِلٰہ اِلَّا اللہ محمّد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پڑھ کر آنکھیں بند کر کے کانوں میں انگلیاں دے کر گردن جھکا کر اسلامی دل کی طرف متوجہ ہو کر غور کر دیکھو ـــــــ کیا یہ کلمات

(کہ شیطان کا علم محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے زیادہ ہے ـــــــ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پچھلے نبی نہیں ان کے بعد اور نبی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں ـــــــ جیسا علم غیب رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو تھا ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے۔)

کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتے ہیں کیا ان کا کہنے والا مسلمان ہو سکتا ہے کیا اس کہنے والے کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان رہ سکتا ہے؟ ـــــــ نہیں نہیں لاکھ بار نہیں ـــ مسلمان کا ایمان آپ ہی انہیں سنتے ہی فوراً گواہی دے گا کہ یہ سب کلمات یقیناً کفر ہیں اور ان کے قائل قطعاً کافر ہیں۔

اے عزیز! ایمان، رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی محبت سے مربوط (اور جڑا ہوا) ہے اور آتشِ جاں سوزِ جہنم سے نجات اُن کی الفت پر منوط (وموقوف ہے) جو اُن سے محبت نہیں رکھتا واللہ کہ ایمان کی بُو اُس کے مشام تک نہ آئی، وہ خود فرماتے ہیں

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔	تم میں سے کسی کو ایمان حاصل نہیں ہوتا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

محبوب بھی کیسا جانِ ایمان و کانِ احسان، جس کے جمالِ جہاں آرا کا نظیر کہیں نہ ملے گا اور خامۂ قدرت نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب! جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لیے رحمت بھیجا، کیسا محبوب! جس نے اپنے تنِ نازک پر ایک عالم کا بار اٹھالیا، کیسا محبوب! جس نے تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کردیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں منہمک اور لہو ولعب میں مشغول ہو اور وہ تمہاری بخشش کے لیے شب و روز گریاں وملول۔

شب، کہ اللہ جلّ جلالہٗ نے آسائش کے لیے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے موقوف ہے، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں، نرم تکیوں میں مستِ خوابِ ناز ہے اور جو محتاج بے نوا ہے اُس کے بھی پاؤں دو گز کی کملی میں دراز، ایسے سُہانے وقت، ٹھنڈے زمانہ میں، وہ معصوم بے گناہ، پاک داماں، عصمت پناہ اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ، خواب وآرام سے منھ موڑ، جبینِ نیاز آستانۂ عزت پر رکھے ہے کہ الٰہی! میری امت سیاہ کار ہے، درگزر فرما اور ان کے تمام جسموں کو آتشِ دوزخ سے بچا۔

جب وہ جانِ راحت کانِ رأفت پیدا ہوا، بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کیا اور رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ فرمایا جب قبر شریف میں اتارا، لبِ جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سُنا، آہستہ آہستہ اُمَّتِیْ فرماتے تھے، بعض روایات میں ہے فرماتے ہیں جب انتقال کروں گا، صور پھونکنے تک قبر میں امّتی امّتی پکاروں گا۔

قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے باہر، آفتاب سروں پر، سائے کا پتہ نہیں، حساب کا دغدغہ، مَلِکِ قہار کا سامنا، عالم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مجرمانِ بے یار دامِ آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ کچھ جواب نہ پائیں گے، اُس وقت یہی محبوب غمگسار کام آئے گا، **قفلِ شفاعت** اُس کے

زور بازو سے کُھل جائے گا، عمامہ سرِ اقدس سے اُتاریں گے اور سر بسجود ہو کر "اُمّتی" فرمائیں گے۔ یہ محبوب تو ایسا ہے کہ بے اِس کی کفش بوسی کے جہنم سے نجات میسر نہ دنیا و عقبیٰ میں کہیں ٹھکانہ متصور۔ **جانِ برادر!** اپنے ایمان پر رحم کر، خدائے قہار جبار جلّ جلالہٗ سے لڑائی نہ باندھ"

(مختصراً "قمرالتمام فی نفی الظل عن سیدالانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ص ۴۲، ۴۶)

سنو مسلمان وہ ہیں جنہیں قرآنِ عظیم فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ اُولٰٓىِٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ پ ۲۸ ع ۳

تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو مانتے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں اوس سے جس نے ضد باندھی اللہ اور اس کے رسول سے اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے اُن کے دلوں میں ایمان اور مدد فرمائی ان کی اپنی طرف کی روح سے۔

حضور پُر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سویدائے دل کے اندر جماؤ جو اُن کی جناب عالم پناہ میں گستاخی کرے اگر تمہارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ ہزار زبان اور لاکھ دل کے ساتھ اس سے بیزاری کرو تحاشی کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لعنت کرو۔ الٰہی کلمہ گویوں کو سچا اسلام عطا کر صدقہ اپنے حبیب کریم کی وجاہت کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وہابیہ دیوبندیہ کی وہ صریح توہینیں اور ناقابل تاویل طعون کفر ہی تھے جن کی وجہ سے امام اہلسنت قدس سرہٗ نے "المعتمد المستند" میں قادیانیوں کے ساتھ ساتھ وہابیہ دیوبندیہ کے بارے میں بھی یہ احکام لکھے کہ

___ "یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاویٰ خیریہ مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے" ___ (حسام الحرمین ص ۹)

نیز "تمہید ایمان" میں فرمایا

___ "مسلمانوں کا علاقہ محبت و عداوت صرف محبت و عداوتِ خدا و رسول ہے جب تک ان دشنام دہوں (گستاخی کرنے والوں) سے دشنام (گستاخی) صادر نہ ہوئی یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سُنی تھی اُس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا ___ جب صاف صریح انکار ضروریاتِ دین و دشنام دہیِ رب العٰلمین و سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سُن چکے کہ مَنْ شَكَّ فِیْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جو ایسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے ___ اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوامِ اہلِ اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکمِ کفر دیا اور شائع کیا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ" (تمہید ایمان ص ۴۵)

"المعتمد المستند" سے وہابیہ دیوبندیہ اور قادیانیہ کی تکفیر کے بیان والا حصہ ان کی اصل کتابوں اور فوٹو فتوائے گنگوہی سمیت ۲۱؍ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۳ھ [۱] روز پنجشنبہ کو اس وقت کے مکہ مکرمہ کے علمائے اہلِ سنت کے سامنے نیز ۵؍ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۴ھ [۲] کو مدینہ طیبہ کے علمائے اہلِ سنت کے سامنے پیش کر کے ان حضرات سے استفتاء کیا گیا کہ

___ "آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر ہیں اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا ___ جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و در مختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے" ___

ان حضرات نے نہایت خوش اسلوبی اور جوشِ دینی سے "المعتمد المستند" کی تصدیقیں فرمائیں اور وہابیہ دیوبندیہ قادیانیہ کے قطعی اجماعی کافر و مرتد ہونے کے فتاوے دیئے جنہیں "حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین" میں دیکھا جا سکتا ہے۔

---

[۱] حسام الحرمین ص ۹۲ و شمع منور رہ نجات ص ۱۳۵ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی ۱۲

[۲] شمع منور رہ نجات ص ۱۳۵ نیز چار تصدیقات مدینہ طیبہ میں ۵، اور ۸؍ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ کی تاریخیں ہیں ۱۲ منہ

نیز ہندوستان پاکستان کے ڈھائی سو سے زیادہ علماء ومشائخ نے وہابیہ دیوبندیہ کی تکفیر پر جو مہر تصدیق ثبت کیں وہ " الصّوارم الهندیه " میں موجود ہیں ۔

ان دونوں مبارک کتابوں کو رد کرنے اور اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے وہابیہ دیوبندیہ نے " المهنّد " اور " **براءة الابرار** " جیسی مکر وفریب، افترا وبہتان اور جھوٹ سے لبریز کتابیں لکھیں " **شمعِ منور رہِ نجات** " شیر بیشہ سنت حضرت علامہ مولانا مفتی شاہ **حشمت علی** خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی وہ مبارک کتاب ہے جو بھدرسہ ضلع فیض آباد میں کی ہوئی آپ کی تقریروں کا خلاصہ ہے وہابیہ دیوبندیہ نے فیض آباد **کورٹ** میں جب آپ کے خلاف مقدمہ دائر کیا تو یہی خلاصہ خود تحریر کر کے آپ نے کورٹ میں پیش فرمایا اور **وہابیہ دیوبندیہ پر ڈگری** حاصل کی ۔

اسی مبارک کتاب " شمعِ منور رہِ نجات " میں آپ فرماتے ہیں

" وہابیت دیوبندیت کے پرچارک جگن پور ڈاکخانہ روناہی ضلع فیض آباد کے اردو ٹیچر عبد الرؤف خاں نے پانچ سو اڑتالیس (۵۴۸) صفحات کی جو یہ مبسوط وضخیم کتاب " براءة الابرار عن مکائد الاشرار " چھ سو سولہ (۶۱۶) وہابیوں دیوبندیوں کے دستخطوں کے ساتھ مدینہ برقی پریس بجنور میں رنگون کے وہابیۂ دیوبندیہ کے روپے سے جو اپنے وقت میں مالداری کے لحاظ سے شدّاد وقارون کے یادگار ہیں چھپوا کر شائع کرائی ہے اسی کتاب کے صفحہ ۳۰۰ سے ۳۱۰ تک میں آپ کو مولوی ابو الوفا شاہجہاں پوری صاحب کا فتویٰ ابھی دکھا چکا ہوں ملاحظہ فرمایئے اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ٹیچر صاحب لکھتے ہیں

" ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر وناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہے اور محفلِ میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لانا نصِ قطعی سے ثابت نہیں ہے "

اَللّٰہُ اَکْبَرُ یَا اَللّٰہ ان وہابیوں دیوبندیوں کو حضور اقدس خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے کس قدر کھلی ہوئی عداوت ودشمنی ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور

شیطان ملعون کے لیے تو ہر جگہ حاضر وناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت بتا دیا لیکن حضور اقدس محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صرف محفلِ میلاد اقدس ہی میں تشریف لانے کا نصِ قطعی سے ثبوت ہونے کا قطعاً انکار کر دیا اور طرّہ یہ کہ اسی کفری مضمون کو " براہینِ قاطعہ " کی اس صفحہ ۵۱ والی کفری عبارت کا مطلب بتایا ہے ۔

نان پارہ ضلع بہرائچ شریف کی جامع مسجد میں جو معرکۃ الآرا **مناظرہ** دیوبندی کفریات پر میں نے مولوی نور محمد صاحب ٹانڈوی کے ساتھ کیا تھا اس میں جب یہ عبارت میں نے پیش کی تو مولوی ٹانڈوی صاحب بھونچکا ہو کر مبہوت رہ گئے کچھ دیر سوچ کر بولے یہ عبارت " براہین قاطعہ " کے صفحہ ۵۱ سے ادھوری اور ناقص لی گئی ہے اس لیے اس کتاب میں اس عبارت کا صحیح مطلب نہیں سمجھا جاسکتا ہے ۔ البتہ " براہین قاطعہ " کے صفحہ ۵۱ پر یہ پوری کامل عبارت درج ہے وہاں اس کا صحیح مطلب بالکل واضح ہے ۔ میں نے فوراً " براہین قاطعہ " کا صفحہ ۵۱ کھول کر ان کے آگے رکھ دیا اور کہا براہِ کرم وہ پوری عبارت اس میں دکھا کر صحیح مطلب بتا دیجیے ۔ مولوی ٹانڈوی نور محمد صاحب چُندھیا سے گئے اور کچھ جواب نہیں دے سکے ۔ بالآخر جواب سے عاجز ومجبور ہو کر پولیس کو اندیشۂ فساد کی جھوٹی رپورٹیں دلوا کر بذریعۂ پولیس یہ زبردست مناظرہ بند کرا دیا اور اس طرح لاجواب اعتراضات قاہرہ سے اپنا پیچھا چھڑا لیا ۔

کہنا یہ ہے کہ اس کتاب " براءة الابرار " پر دستخط کرنے والے چھ سو سولہ (۶۱۶) وہابیہ دیوبندیہ جن کے فتوے اس کتاب میں چھپے ہیں جو اس کتاب کے مضامین کو درست مانتے ہیں ان سب حضرات کا عقیدہ اس عبارت سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان لعین کا ہر جگہ حاضر وناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت مانتے ہیں لیکن جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ مانے کہ جہاں محفلِ میلاد شریف ہوتی ہے وہاں بحکمِ الٰہی تشریف فرما ہوتے ہیں اس بے چارے کو یہ حضرات وہابیہ دیوبندیہ مشرک وبے ایمان جانتے ہیں ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم ۔

لیکن پیچھا تو پھر بھی نہیں چھوٹا۔ میں ابھی سُنا چکا ہوں کہ وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام "تقویۃ الایمان" کا فتویٰ ہے کہ

"جو کسی نبی و ولی کو پیر و شہید کو کسی امام اور امام زادے کو کسی بھوت اور پری کو کسی جن اور شیطان کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانے وہ ہر طرح مشرک و کافر ہے خواہ یہ حاضر و ناظر ہونے کی صفت اس کے لیے ذاتی مانے یا اللہ کی دی ہوئی مانے دونوں صورتوں میں مشرک و کفر ثابت ہے" ——

تو اب بے چارے سنی مسلمانوں کو مشرک و کافر بنانے والے یہ چھ سو سولہ[۶۱۶] حضرات مولویان **وہابیہ دیوبندیہ خود اپنے ہی عین اسلام "تقویۃ الایمان" کے فتوے سے مشرک و کافر ہوگیے** —— لہذا **"برارۃ الابرار"** کتاب ساری کی ساری **مردود و نامعتبر ہوگئی** کیوں کہ **مشرکوں کی تصنیف** ہے۔ سچ ہے چاہ کن راچاہ درپیش[۱] وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ بُرا مکر کرنے والے کا مکر خود اسی پر پلٹ پڑتا ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" ——

(شمع منور رہ نجات ص۱۱۶ تا ص۱۱۸ مطبوعہ رضا اکیڈمی)

نیز فرماتے ہیں

—— "موضع بسڈیلہ ڈاکخانہ دودھارا ضلع بستی کے مناظرے میں بھی مولوی ابو الوفا شاہجہانپوری صاحب نے جو جلسۂ مناظرہ میں وہابیوں دیوبندیوں کے صدر بنے ہوئے تھے یہی (برارۃ الابرار نامی) ناپاک کتاب مناظر وہابیہ دیوبندیہ مولوی عبد اللطیف مئوی صاحب سے میرے آگے پیش کروائی میں نے باعانۃ اللہ تعالیٰ وبعنایۃ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس پر اتنا ہی رد کر دیا کہ اس کے صفحہ ۵۰ پر ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان رجیم دونوں کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کو نصِ قطعی سے ثابت لکھ دیا ہے تو خود وہابیوں **دیوبندیوں کے عین** اسلام **"تقویۃ الایمان"** ہی کے **فتوے** سے یہ کتاب **"برارۃ الابرار" مشرک** و کافر کی **تصنیف** اور **مردود مطرود و نامعتبر ہوگئی۔**

---

[۱] کنواں کھودنے والے کو خود کنویں کا سامنا ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

میں نے جو یہ مختصر رد کیا تھا اس کا جواب نہ مولوی ابو الوفا صاحب دے سکے نہ مولوی عبد اللطیف صاحب دے سکے —— اس مناظرے میں پچاسی[۸۵] مولوی صاحبان اکٹھا ہوگیے تھے ان میں سے بھی کوئی صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وعلیٰ حبیبہٖ وآلہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" —— (شمع منور رہ نجات ص۱۲۱)

"حسام الحرمین" میں علمائے حرمین شریفین کے سامنے **دیوبندی گستاخیوں کی اصل عبارتیں** پھر ان کے **محاورۂ عرب** کے مطابق **صحیح صحیح ترجمے** ان کی **اصل** کتابوں **سمیت** پیش کر کے علمائے حرمین شریفین سے **استفتاء** کیا گیا دیکھئے "حسام الحرمین" ص۳،۴

یا سادا تنا بینوا نصراً لدین ربکم ان هؤلاء الذین سماهم ونقل کلامهم (وها هو ذا نبذ من کتبهم کالاعجاز الاحمدی وازالة الاوهام للقادیانی وصورة فتیا رشید احمد الگنگوهی فی فوتو غرافیا والبراهین القاطعة حقیقة له ونسبة لتلمیذه خلیل احمد الانبهتی وحفظ الایمان لاشرفعلی التانوی مع وضات مضروب بخطوط ممتازة علی عباراتها المردودات) هل هم فی کلماتهم هذه منکرون لضروریات الدین، فان کانوا وکانوا کفاراً مرتدین، فهل یفترض علی المسلمین اکفارهم کسائر منکری الضروریات، الذین قال فیهم العلماء الثقات، من شك فی کفره وعذابه فقد کفر۔

اے ہمارے سردارو! اپنے رب عزوجل کے دین کی مدد کو بیان فرمایئے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنف نے لیا اور ان کا کلام نقل کیا (اور ہاں یہ ہیں کچھ **ان کی کتابیں** جیسے قادیانی کی اعجازِ احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہینِ قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی طرف نسبت ہے اور اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان کہ **ان کتابوں کی عباراتِ مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیئے گئے ہیں**) آیا یہ لوگ **اپنی** ان **باتوں** میں **ضروریاتِ دین کے منکر** ہیں اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

اس استفتاء میں قابلِ غور یہ بات ہے کہ دیوبندیہ کا **منکرِ ضروریاتِ دین** ہونا پوچھا گیا اور

منکر ضروریات دین اسی کو کہتے ہیں جو انکار ضروریات کا **التزام** کرے ضروریاتِ دین کا **صراحۃً انکار** کرے اور بنا بریں اس کی **تکفیر** "**قطعی کلامی اجماعی**" ہو جیسا کہ استفتاء کے الفاظ اس پر صاف ناطق ہیں کہ فرمایا

کسائر منکری الضروریات، الذین قال فیھم العلماء الثقات : من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ؛	جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

جواب میں **علمائے حرمین شریفین** نے "المعتمد المستند" پر **تقریظیں** لکھیں، **تصدیقیں** فرمائیں تو **دیوبندیہ** اور ان کی **بولیوں** پر جو احکام "**المعتمد المستند**" میں امام اہل سنّت قدس سرہٗ نے لکھے ازراہِ **تقریظ وتصدیق** وہ سب **احکام**، **دیوبندیہ** اور ان کے اقوال پر **علمائے حرمین شریفین کی طرف سے بھی ہوئے** ——— یعنی علمائے حرمین شریفین کے نزدیک بھی استفتاء میں مذکور دیوبندیہ کی بولیاں دیوبندیہ کے الفاظ وکلمات معنیٔ کفر میں صاف صریح متعین ناقابل تاویل ہیں اور دیوبندیہ اپنی ان بولیوں میں ضروریات دین کا صراحۃً التزاماً انکار کرنے والے ہیں ——— دیوبندیہ کا کفر، کفر صریح اور اس کفر کی بنا پر دیوبندیہ کی تکفیر، تکفیر قطعی کلامی اجماعی ہے کہ جو دیوبندیہ کے اقوال پر آگاہ ہو کر دیوبندیہ کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ——— حتیٰ کہ بعض علمائے حرمین شریفین نے مزید وضاحت کے لیے خود اپنے الفاظ میں یہ دہرایا کہ

ھو کما قال ذٰلک الھمام یوجب ارتدادھم۔	واقعی جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا ان **لوگوں کے اقوال ان کا کفر واجب کر رہے ہیں۔**

(حسام الحرمین صـ۱۲۳ تقریظ مولانا علی بن حسین مالکی)

ما نقلہ من الاقوال القطیعۃ عن اھل ھذہ البدعۃ الشنیعۃ کفر صراح۔	وہ **ہولناک بولیاں** جو اُن بُری بد مذہبی والوں سے (امام اہلسنّت نے) نقل کیں وہ **صریح کفر ہیں۔**

(حسام الحرمین صـ۱۹۵ تقریظ مولانا سید احمد جزائری)

قد اطلعت علی کلام المضلین الحادثین الاٰن فی بلاد الھند فوجدتہ موجبا لردتھم۔	میں ان گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا جو ہند میں اب پیدا ہوئے تو میں نے پایا کہ **ان کے اقوال** ان کے **مرتد** ہو جانے کو **واجب** کر رہے ہیں۔

(حسام الحرمین صـ۱۳۲ تقریظ مولانا محمد جمال بن محمد)

من قال بھذہ الاقوال معتقدا لھا کما ھی مبسوطۃ فی ھذہ الرسالۃ لاشبھۃ انہ من الکفرۃ لا تحل علی عالم من المسلمین۔	جو ان **اقوال کا معتقد** ہو جن کا حال اس رسالے میں مشرح لکھا ہے وہ **بیشک بالاجماع کافر ہے۔**

(حسام الحرمین صـ۹۶، ۹۷ تقریظ مولانا ابو الخیر میرداد)

مگر "المہنّد" "حسام الحرمین" کے **بالکل برعکس ہے** "المہنّد" میں حفظ الایمان وبراہین وتحذیر کی عبارتوں، ان کے ترجموں کا نام ونشان تک نہیں بلکہ "المہنّد" نے دیوبندی گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں **الٹا اقرار کفر اپنوں کے سر دھر دیا۔**

وہ کیسے؟ ——— گوش شنوا ودیدۂ انصاف سے سنیے دیکھیے ——— **شیر بیشۂ سنّت علیہ الرحمۃ والرضوان** فرماتے ہیں

——— "مولوی خلیل احمد انبیٹھی صاحب نے غضب بالائے غضب تو یہ ڈھایا، ستم بر ستم تو یہ توڑا کہ "المہنّد" میں نہ تو حفظ الایمان تھانوی کی اس عبارت ص۸ کا عربی ترجمہ دیا نہ "براہین قاطعہ" گنگوہی کی اس عبارت صفحہ ۵۱ کا عربی ترجمہ لکھا نہ "تحذیر الناس" نانوتوی کے صفحہ ۳ و ۱۴ و ۲۸ کی ان عبارتوں کے عربی ترجمے لکھے ——— بلکہ ——— بالکل نئی نئی انوکھی نرالی عبارتیں لکھدیں جو دنیا بھر کی کسی "حفظ الایمان" کسی "براہین قاطعہ" کسی "تحذیر الناس" میں قطعاً نہیں اور کمال بے باکی کے ساتھ کسی عبارت کو لکھ دیا کہ ——— یہ ہماری "براہین قاطعہ" کے مضمون کا خلاصہ ہے ——— کسی عبارت کو کہہ دیا کہ ——— یہ "تحذیر الناس" کے مضمون کا خلاصہ ہے ——— کسی عبارت کو لکھنے کے بعد کہہ دیا ——— مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا۔

کہنا یہ ہے کہ اگر مولوی انبیٹھی صاحب کے نزدیک ان عبارات "حفظ الایمان" ص۸ و "براہین قاطعہ" ص۵۱

و "تحذیر الناس" ص ۳ ص ۱۴ ص ۲۸ میں کوئی کفر نہ تھا تو ان کو ڈر کس بات کا تھا۔ ان پر لازم تھا کہ وہی اصل عبارتیں علمائے حرمین طیبین کے سامنے پیش کرتے ان کے صحیح ترجمے عربی میں لکھتے پھر ان عبارتوں کے جو صحیح مطلب ان کے نزدیک تھے وہ بتاتے اور پھر ان حضرات سے پوچھتے کہ ان عبارتوں کے یہی مطلب ہیں یا نہیں؟ اور یہ عبارتیں کفر سے پاک ہیں یا نہیں؟ ـــــ اور جب مولوی انبہٹی صاحب نے ایسا نہیں کیا تو ثابت ہوگیا کہ خود مولوی انبہٹی صاحب کو بھی قطعی یقین تھا کہ عبارات "حفظ الایمان" ص ۸ و "براہین قاطعہ" ص ۵۱ و تحذیر الناس "ص ۳ ص ۱۴ ص ۲۸ میں یقیناً کفریات بھرے ہوئے ہیں۔ اگر پھر انہیں عبارتوں کو علمائے حرمین شریفین کے سامنے عربی میں ترجمہ کرکے پیش کر دیا جائے گا تو پھر وہی کفر و ارتداد و بے دینی و وہابیت کے فتوے صادر ہوں گے جو "حسام الحرمین شریف" میں صادر ہو چکے ہیں۔

ـــــ اسی لیے اور صرف اسی لیے مولوی انبہٹی صاحب اس بات پر مجبور ہوئے کہ اُن اصل عبارتوں کو چھپائیں اُن کے عربی ترجمے بھی علمائے حرمین کریمین کو نہ دکھائیں اور بالکل نئی نرالی انوکھی عبارتیں اپنے جی سے گڑھ کر پیش کر دیں اور کہہ دیں کہ حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس کے مضامین کے یہی خلاصے یہی مطالب ہیں ـــــ پھر مولوی انبہٹی صاحب کی اس حرکت پر مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کے بھی تصدیقی دستخط ہیں تو وہابیوں دیوبندیوں کی اسی مایۂ ناز کتاب "المہنّد" ہی سے ثابت ہوگیا کہ حفظ الایمان ص ۸ و براہین قاطعہ ص ۵۱ و تحذیر الناس ص ۳ ص ۱۴ ص ۲۸ کی ان عبارتوں میں خود تھانوی و انبہٹی صاحبان کے نزدیک بھی یقیناً کفر و ارتداد و بے دینی و وہابیت ہے اور ان کے لکھنے والوں پر کافر مرتد بے دین وہابی ہونے کے جو فتوے حسام الحرمین شریف میں صادر فرمائے گئے ہیں وہ قطعاً بلاشبہ حق و صحیح و درست ہیں "ـــــ (شمع منورہ نجات ص ۱۲۲ تا ۱۲۴)

یہ قاہر رَد شیر بیشۂ سنّت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اوّلاً "رد المہنّد" ص ۱۴ میں فرمایا پھر راندیر سورت میں دیوبندی مولوی محمد حسین کے ساتھ اسی کے مدرسہ محمدیہ میں مناظرہ کرتے ہوئے یہ قاہر رَد فرمایا جس میں مزید فرمایا کہ

ـــــ " ورنہ اسی بات پر فیصلہ ہے کہ "حسام الحرمین شریف" میں حفظ الایمان تھانوی و براہین قاطعہ گنگوہی و

تحذیر الناس نانوتوی کی جن عبارتوں پر مکۂ معظمہ و مدینۂ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام نے کفر و ارتداد و بے دینی و وہابیت کے فتوے دیئے ہیں "المہنّد" کی اصل عربی میں ان عبارتوں کے عربی ترجمے اور "المہنّد" کے اردو ترجمے میں وہ اصل عبارتیں دکھا دیجیے "ـــــ (شمع منورہ نجات ص ۱۲۴)

دیوبندی مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری کے ساتھ فیض آباد کورٹ کے مناظرہ میں بھی حضرت شیر بیشۂ سنّت نے یہی قاہر رَد فرمایا۔ اور پھر راندیر میں دیوبندیہ کی اِس قاہر رَد پر کیا حالت ہوئی اس کا تذکرہ فرمایا کہ

ـــــ " مولوی راندیری صاحب ان عبارات حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس میں سے نہ تو کسی عبارت کا عربی ترجمہ "المہنّد" کی اصل عربی میں اور نہ کوئی اصل عبارت "المہنّد" کے اردو ترجمے میں دکھا سکے اور نہ کبھی کوئی وہابی دیوبندی مولوی صاحب قیامت تک دکھا سکتے ہیں اور مدرسۂ محمدیہ تو اس وقت وہابی دیوبندی مولوی صاحبوں سے بھرا ہوا تھا ـــــ ان میں کے مشہور لوگوں کے نام یہ ہیں ـــــ مولوی عزیز گل کابلی، مولوی مہدی حسین شاہجہانپوری، مولوی ابراہیم راندیری، مولوی احمد اشرف راندیری، مولوی اسمٰعیل بسم اللہ، مولوی اسمٰعیل صادق، مولوی عبدالرحیم راندیری صاحبان سب کے سب خاموش و دم بخود رہ گیے فللّٰہ الحمد وعلٰی حبیبہٖ وآلہ الصّلوٰۃ والسّلام "ـــــ (شمع منورہ نجات ص ۱۲۲)

"المہنّد" کی مُہروں کا حال

ـــــ " المہنّد" نے علامہ برزنجی کے رسالہ "تنقیف الکلام" کے اوّل سے ایک عبارت نقل کی اور ایک عبارت بیچ میں سے نقل کی اور ایک عبارت آخر میں سے نقل کی اور باقی رسالہ پورے کا پورا ہضم کرلیا اور اس کو "المہنّد" کی تقریظ بتایا ـــــ کہیے یہ کھُلا ہوا فریب اور دھوکا ہے یا نہیں؟ ـــــ

برزنجی صاحب کے اس رسالہ پر تیئیس مہریں تھیں وہ تیئیس مہریں سب کی سب "المہنّد" پر اتارلیں کیا یہ انبہٹی صاحب کا ڈبل فریب نہیں۔ کیا ہر شخص اس طرح اپنی کتاب پر دنیا بھر کی کتابوں سے مہریں نہیں اتار سکتا ہے ـــــ اسی "المہنّد" کے صفحہ ۶۶ و ۶۷ پر مفتیٔ مالکیہ اور

ان کے بھائی صاحب کی تقریظیں چھاپی ہیں اور بمصداق چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد[1] ۔ یہ بھی لکھ دیا کہ

"مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے بحیلۂ تقویت کلمات واپس لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے اون کی نقل کر لی گئی تھی سو ہدیۂ ناظرین ہے" ــــ

کیا انبیٹھی صاحب سے سیکھ کر اسی طرح ایک شخص اپنی تحریر پر دنیا بھر کے موافق و مخالف تمام علما کی تقریظیں چھاپ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان حضرات نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تصدیقات کو بحیلۂ تقویت کلمات واپس لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے ان کی نقلیں کر لی گئیں تھیں سو ہدیۂ ناظرین ہیں ۔

پھر یہ بات بھی قابل ملاحظہ ہے کہ اگر مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے انبیٹھی صاحب کا مکر و فریب معلوم کرنے کے بعد اپنی تقریظوں کو واپس لے لیا تو وہ "المہند" کے مقرظ و مصدق ہی نہیں رہے پھر ان کی تصدیق چھاپنا کتنی بڑی بے ایمانی ہے اور اگر مخالفین کی خوشامد کی وجہ سے انھوں نے حق کو چھپایا تو وہ حضرات معاذ اللہ حق پوش باطل کوش ٹھہرے پھر بھی ان کی تقریظ کو چھاپنا کتنی بڑی بددیانتی ہے ۔" (مناظرہ ادری ص۱۵ تا ص۲۲)

یہ رد بالغ "رادّ المہند" میں ۳۶ ویں ، ۳۷ ویں نمبر کے تحت بھی ص۱۱۸ سے دیکھا جا سکتا ہے ۔

"المہنّد" کی حالتِ زار

"مکہ معظمہ کے مفتی حنفیہ کے دستخط اور مہر "المہنّد" پر نہیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر انبیٹھی جی کی مکاری کھل گئی اور انھوں نے اس کی تصدیق نہیں فرمائی حالانکہ "حسام الحرمین" میں ان کی تقریظ موجود ہے ۔

حضرت شیخ الدلائل مولانا مولوی شاہ عبدالحق صاحب الہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریظ شریف "حسام الحرمین" میں موجود ہے اور "المہند" پر ان کے دستخط بھی نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت شیخ الدلائل عربی اردو دونوں زبانیں جانتے اور دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے بخوبی واقف تھے اگر انبیٹھی جی ان کی خدمت میں

[1] چور کتنا دلیر ہے کہ ہاتھ میں چراغ لیے ہوئے ہے ۔ ۱۲ منہ

حاضر ہوتے تو ان کی ساری دجالی کا لفافہ حضرت ہی کھول ڈالتے اس لیے ان کے دستخط بھی نہیں لیے گئے یہ بھی کذابی کی دلیل ہے ۔

مدرسہ صولتیہ جو مکہ مکرمہ میں تھا اس کے مدرسین اکثر دیوبندیہ کے عقائد سے واقف تھے ان میں کے بعض حضرات نے "حسام الحرمین" پر تقریظ لکھی مگر "المہند" میں ان میں سے کسی کے دستخط بھی نہیں یہ بھی کذابی کی دلیل ہے" ــــ

(رادّ المہند ص۱۱۶، ۱۱۸ شائع کردہ ازہری)

"المہنّد" کی دن دھاڑے آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش

"جب انبیٹھی جی نے دیکھا کہ کھایا اور کال بھی نہ کٹا اس قدر کذب و فریب کے بعد بھی حرمین شریفین سے کچھ زائد مہریں نہیں ملیں تو مجبوراً اپنے جرگے کے دیوبندیوں سے ہی تقریظیں لکھوا کر ان کے ترجمے کر کے چھاپ دیں اور اس طرح "حسام الحرمین شریف" کی نقل اتاری مگر بات تو یہ ہے کہ

"المہنّد" نقل میں ہے کچھ نہ کم　　آنچہ آدم می کند بوزینہ ہم

جس قدر دیوبندی وہابیوں کی تقریظیں "المہند" پر ہیں ان کے نام یہ ہیں محمد حسن[1] دیوبندی احمد حسن[2] امروہی عزیز الرحمٰن[3] دیوبندی دیوبندی دھرم کے حکیم الامت اشرف علی[4] تھانوی محمود حسن[5] دیوبندی قدرت اللہ[6] مراد آبادی حبیب الرحمٰن[7] دیوبندی قاسم[8] نانوتوی لخت جگر محمد احمد نانوتوی غلام رسول[9] مدرس دیوبند سہول[10] مدرس دیوبند عبدالصمد[11] بجنوری مدرس دیوبند محمد اسحٰق[12] منشوری ریاض الدین[13] میرٹھی امام الوہابیہ[14] کے نئے خلیفہ اور جمعیۃ الوہابیہ کے صدر کفایت اللہ شاہجہانپوری ضیاء الحق[15] مدرس امینیہ دہلی محمد قاسم[16] مدرس امینیہ دہلی عاشق الٰہی[17] میرٹھی سراج احمد[18] مدرس سردھنہ ضلع میرٹھ محمد اسحٰق[19] میرٹھی حکیم مصطفیٰ[20] بجنوری رشید احمد[21] گنگوہی کے دلبند مسعود احمد گنگوہی محمد یحییٰ[22] سہسرامی مدرس مظاہر علوم سہارنپور کفایت اللہ[23] گنگوہی عبدالرحیم[24] رائے پوری ــــ ملاحظہ ہو چنے ہوئے دیوبندیوں وہابیوں سے تقریظیں لکھوائیں اور ترجمہ کے ساتھ چھپوائیں تاکہ دیکھنے والا سرسری نظر سے دیکھ کر تو شبہہ میں پڑ جائے کہ آہا "المہند" پر بھی بہت سے علماء کی مہریں ہیں" ــــ (رادّ المہند ص۱۲۹)

"المہنّد" پر حرمین طیبین کی قابلِ اعتماد ایک مہر بھی نہیں

"المہنّد" پر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کی کل اکتیس[31] مہریں ہیں ان میں دو[2] تو مفتی مالکیہ اور ان کے

بھائی صاحب کی مُہریں فرضی ثابت ہوئیں اور ایک مُہر مفتی برزنجی کی ان کے رسالہ سے اتاری گئی ہے تیئیس[23] اس کے ساتھ کی "المہند" پر نہیں علامہ برزنجی کے رسالہ[1] پر ہیں اور ایک محمد صدیق افغانی کی ہے ایک کسی محب الدین مہاجر کی ہے تو "المہند" پر حرمین شریفین کی نہ رہیں مگر تین مُہریں "___ (رادّ المہند ص۱۱۹)

پھر حاشیہ میں فرمایا

___" ان تین کا بھی حال یہ ہے کہ علامہ شنقیطی نے تو "المہند" ہی کا رَد لکھا اور احمد رشید خاں نواب میں نواب اور خاں بتا رہا ہے کہ یہ بھی کوئی المہند ہی ہیں انبہٹی جی کی تلبیس ہے کہ نواب کو نام کے بعد ڈال دیا۔ اب رہے علامہ محمد سعید بابصیل تو ان کی تقریظ پوری نقل نہیں کی بلکہ کتر بیونت کاٹ چھانٹ کر کے خلاصہ لکھا جس کا صفحہ ۲۰ پر اقرار بھی ہے تو "المہند" کے پاس ایک سر بھی قابلِ اعتماد نہیں رہی۔ ۱۲ منہ "___ (رادّ المہند ص۱۱۹)

پھر آگے فرمایا

___" یہی "المہند" تھی جسے وامذیر کے دیوبندیہ لے کر بہت ناز سے اچھلتے تھے کہ "المہند" میں حرمین شریفین کی پچاس مُہریں ہیں جب اصل واقعہ انہیں اچھی طرح کھول کر دکھا دیا گیا تو سب ساکت و مبہوت ہو گئے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ انبہٹی جی "المہند" کے ساتھ رَدِّ وہابیہ میں بھی کوئی رسالہ لکھ کر لے گئے تھے جن پر "المہند" کا جادو چل گیا اُن سے "المہند" پر تقریظ لکھوائی اور جہاں فریب و مکر سے کام بنتا نہ دیکھا وہاں رَدِّ وہابیہ کا رسالہ پیش کر کے اس پر تقریظ لکھوائی اور ہندوستان آ کر وہ سب مہریں "المہند" پر چھاپ دیں۔ چنانچہ دمشق کے علامہ شیخ مصطفےٰ بن احمد شطی حنبلی کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے

___" خاصانِ خدا میں سے جناب عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے وہابی فرقہ کی تردید کے لیے "___

اسی طرح علامہ شیخ محمود رشید عطار کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے

---

[1] یعنی "تنقیف الکلام" جس کے اول آخر اور بیچ سے ایک ایک عبارت نقل کر کے اسے "المہند" کی تصدیق بتایا جیسا کہ ص۳۲ پر "مناظرہ ادربی" اور "رادّ المہند" سے گذرا۔ ۱۲ منہ

___" میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر، پس پایا اس کو جامع ہر باریک و باعظمت مضمون کا۔ جس میں رد ہے بدعتی وہابیوں کے گروہ پر "___

ان دونوں عبارتوں سے صاف ثابت ہو گیا کہ ان دونوں صاحبوں نے کسی ایسے رسالہ پر دستخط کیے تھے جو وہابیوں کے رَد میں تھا اور ظاہر ہے کہ "المہند" وہابیوں کے رَد میں نہیں بلکہ دیوبندیوں کے اوپر سے وہابیت کا الزام دور کرنے میں ہے تو ظاہر ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے "المہند" پر مہریں نہیں کیں بلکہ انبہٹی جی نے ردِّ وہابیہ کے رسالہ پر حاصل کیں اور اس پر سے "المہند پر اتار لیں ؎

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا اے ظالم ؎ تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

(۴۰) جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ انبہٹی جی نے رسالہ رَدِّ وہابیہ پر بھی کچھ مُہریں لیں اور اس پر سے "المہند" پر اتار لیں تو اب جتنی تقریظیں ایسی ہیں جن میں مضمون کا تذکرہ نہیں صرف اتنا لکھ کر تصدیق کر دی ہے کہ ہم نے یہ رسالہ دیکھا اسے صحیح پایا وغیرہ وہ سب اعتبار کے قابل نہیں رہیں کیا معلوم وہ مُہریں بھی رَدِّ وہابیہ ہی کے رسالہ پر سے "المہند" پر اتاری گئی ہوں "___

"المہنّد" کی دجّالیاں مکّاریاں

___" ہاں اشرفعلی تھانوی و خلیل احمد انبہٹی و مرتضیٰ حسن دربھنگی و مبلغ وہابیہ ایڈیٹر النجم عبدالشکور کاکوروی و محمد حسین رانديری و غلام نبی تاراپوری و احمد بزرگ ڈابھیلی اور تمام وہابی دیوبندی صاحبان آپ لوگ ملاحظہ فرمایئے آپ صاحبوں کی مایۂ ناز "المہند" کیسی کیسی دجّالیاں کر رہی ہے

[1] اپنے دھرم کے پیشواؤں کی اصل عبارتیں پیش نہ کرنا [2] اپنا عقیدہ اپنی مذہبی کتابوں کے خلاف بتانا۔ [3] چھپی ہوئی کتابوں کے مضمون سے انکار کر جانا۔ [4] خلاصہ کے نام سے بالکل نیا مضمون لکھنا جس کے معنی کا بھی اُن کتابوں میں پتہ نہیں۔ [5] ایک نئی عبارت گڑھ کر اسے اپنی کتابوں کی عبارت بنا دینا۔ [6] جو مضمون اصل کتابوں میں ہے اُس پر کفر کا فتویٰ دے دینا۔ [7] جو ان کی کتابوں میں چھپے ہوئے مضمون کے مطابق عقیدہ رکھے اُسے [8] ملحد [9] زندیق [10] ملعون [11] کافر [12] مرتد کہنا۔ [13] جس بات کو ان کی کتابوں میں شرک یا بدعت سیئہ یا حرام لکھا ہے اسے اعلیٰ درجہ کی عبادت [14] جنت کے درجے حاصل ہونے کا ذریعہ [15] نہایت ثواب [16] بلکہ واجب کے قریب [17] نہایت پسندیدہ [18] اعلیٰ درجہ کا مستحب (لکھ دینا)

[19] علم غیب کے حکم کو لفظ عالم الغیب کا اطلاق بنانا [20] انکار تخصیص کو اقرار تخصیص بنانا [21] انکار فرق کو طلب فرق بنانا۔ [22] ایسا کے لفظ کو اڑا دینا [23] جھوٹ بول کر علمائے حرمین کو دھوکے دینا [24] حضور اعلیٰحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دینا [25] علماء کی مُہریں لے کر "المہند" کی عبارت بدل ڈالنا [26] دیوبندی جرگہ کے مولویوں کی تقریظیں چھاپنا [27] مُہریں چھاپ کر کہہ دینا کہ ان کی اصل ہمارے پاس نہیں [28] دوسرے رسالہ سے "المہند" پر مُہریں اتار لینا [29] ردّ وہابیہ کے رسالہ پر مُہریں لے کر "المہند" پر اتار لینا وغیرہ وغیرہ۔

ارے بولو بولو جلد بولو کیا اسی کا نام حقانیت ہے کیا اسی "المہند" پر اُچھلتے کودتے ناچتے تھے کیا اسی "المہند" کو حسام الحرمین شریف کے سامنے پیش کرتے تھے ارے شرم! شرم!! شرم!!! خدا سے ڈرو۔ دیوبندی دھرم سے توبہ کرو۔

مسلمانو! بہر انصاف! ایسے ناپاک تقیوں ایسے ملعون جھوٹوں فریبوں اور ناپاکیوں بے باکیوں چالاکیوں عیاریوں مکاریوں دغابازیوں خباثتوں شناعتوں شرارتوں سے اگر انبہٹی جی نے اپنے موافق فتاویٰ حاصل کر بھی لیے ہوں تو کیا اس سے دیوبندیوں کا کفر اٹھ سکتا ہے ہرگز نہیں —— پھر کچھ معلوم ہے یہ ناپاک حرکتیں کسی جاہل دیوبندی کی نہیں بلکہ ایسی خبیث ملعون کتاب کا مصنف دیوبندی دھرم کا سرغنہ خلیل احمد انبہٹی ہے اور اس پر تصدیق کرنے والا دیوبندی دھرم کا بڑا گرو طائفہ وہابیہ کا حکیم الامۃ اشرفعلی تھانوی ہے پھر اس پر بہت بڑے چھوٹے چنگی پوٹے وہابیوں دیوبندیوں کی تصدیقیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ اور تقیہ اور فریب جس پر سنیوں کا بچہ بچہ لعنت بھیجتا ہے وہی دیوبندیت کے تاج کا سب سے اعلیٰ موتی ہے فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔

پیارے بھائیو! اب تم خود ہی انصاف کرو 'حسام الحرمین شریف میں تو **دیوبندیوں کی اصل عبارتیں** لکھی گئی ہیں جن پر علمائے کرام و مفتیانِ عظام مکۂ معظمہ و مدینۂ طیبہ نے بالاتفاق کفر و ارتداد کے فتوے دیئے لیکن "المہند" میں ان کفری عبارتوں میں سے کسی ایک کا بھی پتہ نہیں تو اب تم خود ہی سمجھ لو کہ "حسام الحرمین شریف" حق و صحیح اور "المہند" جھوٹی ناپاک ملعون فضیح ہے یا نہیں۔" (زاد المتقدم ص۱۱۹ تا ص۱۲۲)

ایک سہل بات

"المہند" میں شائع شدہ تصدیقات میں

نہ تو یہ ہے کہ

—— تھانوی، گنگوہی، انبہٹی و نانوتوی صاحبان 'حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارات قطعیہ کے (معاذ اللہ) لکھنے اور قائل و معتقد ہونے کے باوجود مسلمان ہیں

اور نہ یہ ہے کہ

—— حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فوٹو فتوائے گنگوہی میں کفریات قطعیہ یقینیہ نہیں ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

—— حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارات کی بنا پر تھانوی و گنگوہی و انبہٹی و نانوتوی صاحبان کے خلاف **حسام الحرمین** میں جو فتاوے صادر فرمائے گئے وہ (معاذ اللہ) غلط اور ناقابل عمل ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

—— حسام الحرمین میں جو ہمارے فتاوے ہیں وہ ہمیں دھوکہ دے کر ہم سے لیے گئے ہیں ہم نے ناواقفی بے علمی میں لکھے ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

—— حسام الحرمین والے فتاوے ہم نے واپس مانگ لیے اور اب جو انہیں پیش کرے وہ جھوٹا ہے۔

اور نہ یہ ہے کہ

—— اب مولوی خلیل انبہٹی صاحب نے ہمارے سامنے حفظ الایمان' براہین قاطعہ' تحذیر الناس اور فوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارتیں بعینہا و بالفاظہا پیش کیں' ہم نے ان عبارتوں میں غور کیا اور سمجھا کہ وہ عبارتیں کفر نہیں ان عبارتوں کا قائل و مصنف و معتقد اور مصحح و مصدق کافر نہیں۔ مرتد نہیں۔ گمراہ نہیں۔

جب "المہند" میں یہ **تفصیل نہیں** یہ توضیح نہیں اور **ہرگز نہیں** ہے[1] تو وہ "حسام الحرمین" کا جواب تو کیا ہو سکے گی اس سے "**حسام الحرمین**" کی **حقانیت و صداقت** کے روئے روشن پر ذرہ برابر **آنچ بھی نہیں آسکتی**۔

---

[1] جیسا کہ محبوب ملت حضرت علامہ مولٰینا محبوب علی خاں علیہ الرحمۃ والرضوان نے "لاجواب تحقیق واقعیت المہند" ص۱۹ میں ۱۳۸۸ھ افادہ فرمایا۔ ۱۲ منہ

"دیوبندیہ وہابیہ اگر سچے ہوتے تو اس فتویٰ کے حکم سے برارت کی صرف یہی صورت ہوسکتی تھی کہ اپنی وہ تمام اصل عبارتیں جنھیں علمائے اہل سنّت کفر بتاتے ہیں اور جن پر "حسام الحرمین شریف" میں کفر کا فتویٰ لیا گیا سب کی سب بعینہا بلاکم وکاست بغیر کسی قسم کی تغیر و تبدیل و تحریف اور کمی بیشی کے علمائے کرام حرمین طیبین کے سامنے پیش کردیتے ——— پھر جس قدر چاہتے اُن کی تاویلیں بھی عرض کرتے علمائے کرام ان عبارتوں کو ملاحظہ کرتے ان کی تاویلوں پر نظر فرماتے پھر اگر کفر ہوتا تو کفر کا فتویٰ دیتے کفر نہ ہوتا تو صاف لکھ دیتے کہ ان عبارتوں میں کفر نہیں ان کے لکھنے والے کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ اس قسم کا اگر فتویٰ لاتے تو بیشک وہ اعتبار کے قابل ہوتا ——— مگر انبھٹی جی نے اپنے دیوبندی پیشواؤں کی کفری عبارتوں میں سے ایک بھی نہیں پیش کی بلکہ سب کی سب اپنی اندرونی جیب میں چھپالیں اور جھوٹی عبارتیں گڑھ کر پیش کیں" ——— (رادّ المہند صہ ۱۲۴، ۱۲۵)

آخر انبھٹی صاحب نے ایسا کیوں کیا

حضرت شیر بیشۂ سُنّت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

——— "انبھٹی جی اور سارے کے سارے **دیوبندی** وہابی سب کے سب **جانتے تھے** کہ ضرور ضرور بیشک بلاشبہ ان کی ان **ملعون عبارتوں** میں قطعاً یقیناً اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی **توہین** اور گستاخی اور ضروریات دین کا انکار اور کفر و ارتداد ہے۔ اگر وہی اصل عبارتیں پیش کردیں گے تو پھر وہی کفر و ارتداد کا فتویٰ لگے گا جو "حسام الحرمین شریف" میں پہلے لگ چکا ہے۔ ہزار بہانے کریں گے ایک نہیں چلے گا لاکھ تاویلیں گڑھیں گے ایک نہیں سُنی جائے گی اسی لیے اُن اصل عبارتوں کو پیش کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اور نئی عبارتیں گڑھ کر پیش کرنی پڑیں تو "المہنّد" **سے ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی یہ عبارتیں کفر اور ان کے لکھنے والے کافر مرتد ہیں** وللہ الحمد۔

ارے وہابیو دیوبندیو دیکھو اسے حق کا غلبہ کہتے ہیں کہ تمہاری ہی "المہند" تمہارے ہی ہاتھوں سے تمہاری ہی گردنوں پر چل گئی اور دیوبندیت کا کام تمام کرگئی۔ یہ "المہند" کیا ہے گویا "حسام الحرمین شریف" کی صیقل ہے۔ حق وہ ہے جو سر پر چڑھ کر بولے" ——— (رادّ المہند صہ ۱۲۶)

مسلمانو!

اس دنیا میں جہاں

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ (پ۵ ع۶) | ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔

کا نُور پُر سرور ہے وہیں

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ (پ۵ ع۶) | اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں۔

کا بھی ظہور ہے۔

کافروں کے لیے

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ (پ۳ ع۲) | اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں، وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں۔

کی قہری مار ہے ——— اور

ایمان والوں کے لیے

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ (پ۳ ع۲) | اللہ والی ہے ایمان والوں کا۔ انہیں اندھیریوں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

کی بشارت ہے

اور حق کا طالب نامراد نہیں رہتا

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ (پ۲۱ ع۲) | اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے۔

دیوبندیہ قتال فی سبیل الطاغوت سے کب باز آتے ہیں اگرچہ ہر بار منھ کی کھاتے اور ذلت و شکست سے دوچار ہوتے ہیں ——— فتح و نصرت اور غلبہ و شوکت تو نصیبۂ اہل حق ہے

اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی۔ | اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

دیوبندیہ اپنی انہیں طاغوتی کوششوں سے ایک اندھیری یہ ڈالتے ہیں کہ

"حسام الحرمین شریف" میں پہلے "تحذیر الناس" کے صفحہ ۱۴ والی عبارت لکھی ہے پھر صفحہ ۲۸ والی عبارت لکھی ہے پھر صفحہ ۳ والی عبارت لکھی ہے اور اس طرح مقدم و مؤخر کرکے مسلسل ایک عبارت بناکر کفری معنیٰ پیدا کر لیے گئے ہیں۔

سرخیل گروہ اہل حق حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں

"موضع ادری ڈاکخانہ اندارا ضلع اعظم گڑھ کے مناظرہ میں پھر شہر گیا کے مناظرے میں بھی مولوی منظور سنبھلی صاحب نے یہی اعتراض کیا ــــ میں نے جواب دیا کہ ــــ "تحذیر الناس" صفحہ ۳ کی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصفِ مبارک خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے اس ضروری دینی معنیٰ کو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے مبعوث ہو چکنے کے بعد مبعوث ہوئے ہیں اور حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہیں۔ عوام یعنی نا سمجھ لوگوں کا خیال اور اہلِ فہم یعنی سمجھ دار لوگوں کے نزدیک غلط و باطل بتایا۔ یہ ایک عقیدۂ ضروریہ دینیہ کا انکار اور ایک مستقل کفر ہے۔

"تحذیر الناس" صفحہ ۱۴ والی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کسی اور نئے نبی کے پیدا ہونے کے شرعاً محال و غیر ممکن ہونے کا انکار کیا اور صاف لکھ دیا

ــــ "اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو تو بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" ــــ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں اور نبی کے پیدا ہونے کو شرعاً جائز و ممکن بتانا اور اسے ختم نبوت کے خلاف نہ ٹھہرانا' یہ ایک دوسرے عقیدۂ ضروریۂ دینیہ کی تکذیب اور دوسرا مستقل کفر ہے۔

"تحذیر الناس" صفحہ ۲۸ والی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد بھی جدید نبی کے پیدا ہونے کے شرعاً محال اور ناممکن ہونے کا انکار کیا اور صاف لکھ دیا

ــــ "اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" ــــ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد جدید نبی کے پیدا ہونے کو شرعاً جائز و ممکن بتانا اور اس کو ختم نبوت کے مخالف نہ ٹھہرانا یہ ایک تیسرے عقیدۂ ضروریۂ دینیہ کو جھٹلانا اور تیسرا مستقل کفر ہے تو ہر ایک عبارت میں ایک ایک کفر بکا ہے۔ لہٰذا اگر پہلے صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۲۸ والی عبارتیں لکھی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔

اگر پہلے صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۳ والی عبارتیں نقل کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۱۴ والی عبارتیں درج کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۱۴ والی عبارتیں تحریر کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۲۸ والی عبارتیں مندرج کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اور اب کہ پہلے صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۳ والی عبارتیں پیش کی گئی ہیں اب بھی وہی تین کفر ہیں **ہر ایک عبارت الگ الگ کفری معنیٰ میں مستقل اور متعین ہے** ــــ ترتیب بدل جانے سے کفری معنیٰ پیدا نہیں ہوئے بلکہ **ہر ایک عبارت کفری معنیٰ بتانے میں ایسی صریح نص مفسر ہے** کہ ان تینوں عبارتوں میں سے کسی عبارت میں کسی اور اسلامی معنیٰ کا قطعاً کوئی احتمال ہی نہیں پھر ترتیب بدل جانے پر آپ کا اعتراض لغو اور مہمل و بے کار ہو گیا یا نہیں۔

اس لاجواب قاہر جواب پر ادری کے مناظرے میں مولوی منظور سنبھلی صاحب کو قطعاً ساکت و صامت ہی ہونا پڑا تھا اور ان کی حمایت و امداد کے لیے ضلع اعظم گڑھ و ضلع گورکھپور و ضلع بلیا و ضلع جون پور کے جو ڈیڑھ سو وہابی دیوبندی مولوی صاحبان ادری کے جلسۂ مناظرہ میں جمع ہو گیے تھے ان میں سے بھی کوئی صاحب اس قاہر و لاجواب ایراد کا کوئی جواب نہیں دے سکے تھے۔

کمال حیا داری یہ ہے کہ مناظرۂ گیا میں بھی وہی بات اپنی پرانی بوسیدہ جس کی دھجیاں برسوں پہلے اڑا چکا تھا پھر میرے آگے پیش کر دی اور میں نے پھر اپنا وہی قاہر و زبردست ایراد کچھ توضیح و تمثیل کے اضافے کے ساتھ اس پر نازل کر دیا اور مولوی منظور سنبھلی صاحب کو اس جواب کے جواب سے پھر **عاجز و مبہوت** ہی ہونا پڑا اور گیا کے اس جلسۂ مناظرہ میں مولوی عبد القدوس و مولوی ولایت حسین و مولوی ناظر امام وغیرہم پینسٹھ وہابی دیوبندی مولوی صاحبان مولوی منظور سنبھلی صاحب کی امداد و اعانت کے لیے موجود تھے اُن میں سے بھی کسی صاحب سے اس لاجواب جواب کا کچھ جواب نہیں دیا جا سکا فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَعَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" (شمع منور ہدایات ص ۱۳۹ تا ۱۴۰)

ایک اندھیری دیوبندیہ نے یہ بھی ڈالی کہ

ــــ "اعلیٰحضرت نے "حسام الحرمین" میں عبارت "حفظ الایمان" کا لفظی ترجمہ پیش کر دیا اس لفظی ترجمہ کی وجہ سے علمائے حرمین نے کفر کا فتویٰ دے دیا اور ..... انبہٹی صاحب کا مقصد یہ تھا کہ علمائے حرمین

"حفظ الایمان" کی عبارت کا پُورا پُورا صحیح مطلب سمجھ کر علیٰ وجہ البصیرۃ فتویٰ دیں اس لیے ... تھانوی کے کلام کا خلاصہ اور مطلب اپنے لفظوں میں لکھ کر اس پر فتویٰ لیا آپ کے **اعلیٰحضرت کا پیش کیا ہوا ترجمہ بیشک صحیح اور مطابقِ اصل ہے** مگر لفظی ہونے کی وجہ سے توہین ہوگیا اور "المستند" میں پیش کیا ہوا ترجمہ با محاورہ ہے اس لیے توہین نہ ہوا ــــــ"

موضع ادری ضلع اعظم گڑھ میں مولوی منظور سنبھلی نے یہ اعتراض کیا تھا ــــــ اس کے جواب میں حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا

ــــــ "المستند" پر میرے لاجواب اعتراضات کے جواب سے عاجز ہو کر مولوی سنبھلی صاحب نے یہ تو قبول دیا کہ "حسام الحرمین شریف" میں عبارت تھانوی کا جو ترجمہ پیش کیا گیا ہے وہ صحیح اور مطابق اصل ہے مگر اتنے ہی پر اکتفا کرتے تو ہمارا اُن کا اتفاق ہو جاتا لیکن افسوس کہ اتنا کہنے کے بعد پھر احبار پرستی کی رگ پھڑک اُٹھتی ہے تو تھانوی کے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے یوں کہتے ہیں کہ یہ با محاورہ نہیں لفظی ترجمہ ہے اسی وجہ سے یہ مصیبت تھانوی صاحب پر آگئی کہ اُن پر خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے گھروں سے کُفر کا فتوے لگ گیا۔ الحمد للہ والحقُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ[1] ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

اب میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ اس بات کا ثبوت دیں کہ وہ ترجمہ عربی محاورے کے خلاف ہے اور وہ کون سی بات ہے جس پر اصل عبارت تھانوی دلالت نہیں کرتی مگر ترجمہ اس پر دلالت کر رہا ہے آپ نے جو جملہ کانت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ ثم علیها وبارك وسلم تحت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجهہٗ پیش کیا ہے اُس پر قیاس مع الفارق ہے۔ عربی میں کسی معظم کے لیے واحد کی ضمیر بولنا توہین نہیں اردو میں واحد کی ضمیر سے اگر مقصود اظہار عظمت و محبت نہ ہو تو توہین ہے۔ عربی کانت فلانۃ تحت فلان کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں مرد کی بیوی تھی اردو میں اس رشتہ کو یوں نہیں بتاتے کہ فلاں عورت فلاں کے نیچے تھی بلکہ یہی کہتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں مرد کی بیوی تھی ان وجوہ سے اس جملہ کا لفظی ترجمہ توہین ہوگیا۔ لیکن عبارت "حفظ الایمان" میں یہ لفظ ہے

---

[1] اور حق وہ ہے جس کی دشمن بھی گواہی دیں۔ ۱۲ منہ

"اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے"

اس کا عربی ترجمہ صرف یہی ہے

"ای خصوصیة فیه لحضرة الرسالة"

عبارت تھانوی میں یہ ہے ــــــ "ایسا علم غیب" ــــــ عربی میں اس کا ترجمہ اس کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا کہ ــــ مثل هذا العلم بالغیب ــــ پھر اب آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ترجمہ با محاورہ نہیں ــ پہلے آپ یہ بتا دیتے کہ عربی محاورے میں اس کا ترجمہ یوں ہونا چاہیے تھا اور اس پر کلام عرب سے دلائل پیش کرتے اس کے بعد یہ کہنا کچھ زیبا تھا کہ ترجمہ با محاورہ نہیں۔

رہا آپ کا ترجمہ "المستند" کو با محاورہ بتانا تو یہ آپ کا ایسا سفید جھوٹ ہے جس کے بولنے کی انبیٹھی صاحب کو بھی ہمت نہ ہو سکی ورنہ وہ اپنی گڑھی ہوئی عبارت کے مقابل اصل عبارت "حفظ الایمان" لکھ دیتے، کوئی ان کا کیا کر لیتا، یہی نا کہ اہل انصاف اس کذب و فریب پر لعنتِ الٰہی کا تحفہ بھیجتے تو وہ اب کیا اُٹھیں گے۔

آپ نے بزور زبان یہ کہہ دیا کہ "المستند" اور "حفظ الایمان" دونوں کی عبارتوں کے مطلب میں کچھ فرق نہیں۔ سُنیے "حفظ الایمان" میں ہے

ــــــ "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا" ــــــ

اور "المستند" میں ہے

ــــــ "علم غیب کا اطلاق[1]" ــــــ

کہیے ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوا یا نہیں۔ حکم اور اطلاق دونوں کے درمیان فرقِ عظیم ہے یا نہیں؟

"حفظ الایمان" میں ہے

ــــــ "ایسا علم غیب تو حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے" ــــــ

"المستند" میں ہے

ــــــ "بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید و عمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے"

---

[1] حکم کا معنی "اطلاق" گڑھنے پر آگے ص ــ پر تفصیلی رد آ رہا ہے۔ ۱۲ منہ

"حفظ الایمان" میں لفظ " ایسا " حرف تشبیہ تھا۔ " المہند " کی عبارت میں تشبیہ پر دلالت کرنے والا کون سا لفظ ہے جو اصل کفر تھا اوسی کو اڑا دیا۔ کہیے فرق ہوا یا نہیں ؟ " ـــــ (رو داد مباحثہ اہلسنت و وہابیہ ص۲۹ تا ص۳۱)

پھر دیوبندیت کا وہ سپوت پیدا ہوا جس نے ایمان کے ساتھ ساتھ عقل وفہم کی آنکھ پر بھی ٹھیکری رکھ لی۔ جس مکر کے کرنے اور جس جھوٹ کے بولنے میں دیوبندیہ کو شرم خلق آڑے آئی۔ دیوبندیت کا یہ سپوت اس مکر و زور پر بھی اقدام کر گیا بلکہ **دیوبندیہ کو تو اقرار ہی کرتے بنی تھی کہ** ـــــ "حسام الحرمین" میں پیش کردہ "حفظ الایمان و براہین و تحذیر" کا ترجمہ صحیح اور اصل کے مطابق ہے ـــــ دیوبندیت کے اس سپوت نے ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند[1] کا نقشہ کھینچ دیا اور اپنی کتاب انکشاف مکر و باطل مسمّٰی بہ غلط " انکشاف حق " میں لکھ گیا

ـــــ " تحذیر الناس و حفظ الایمان و براہین قاطعہ کے کلام کو وہ حضرات (علمائے حرمین شریفین) نہیں پہچانتے تھے ان کے سامنے ان کی زبان میں جو **مضمون** بنا کر پیش کیا گیا اس پر ان حضرات نے حکم کفر دیا۔ جو مضمون ان حضرات کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس مضمون کو جس مسلمان کے سامنے بھی پیش کیا جائے گا اگرچہ وہ مسلمان کم علم ہو اُس کو تو وہ بھی یقیناً کفر ہی بتلائے گا اُس کے کفر ہونے میں کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا مگر کلام تو اس میں ہے کہ وہ مضمون ان عبارات کا قواعد شرعیہ واصول علمیہ کے مطابق ہے نہیں " ـــــ (انکشاف ص۲۰)

بصیرت کا یہ اندھا اپنی بصارت اور نحو وصرف و عربی دانی سے بھی کورا تھا یا ہو گیا تھا کہ اُسے "حسام الحرمین" میں "حفظ الایمان، براہین و تحذیر" کی اصل عبارات اور اصل کے مطابق اُن کے ترجمے نظر نہ آئے حالانکہ اس کے سگے لیے دیوبندیہ ان کا اقرار دے چکے۔

پھر حضرات علمائے حرمین شریفین کے سامنے استفتاء میں تکفیر دیوبندیہ سے متعلق " المعتمد المستند " کا کلام ہی نہیں پیش کیا گیا بلکہ ـــــ فوٹو فتوائے گنگوہی سمیت دیوبندیہ کی **اصل کتابیں** حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس بھی **حاضر کی گئیں**۔ " تمہید ایمان " میں ہے

ـــــ " ایک فوٹو (فتوائے گنگوہی) علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لیے مع کتب دیگر دشنامیاں گیا تھا۔" (تمہید ایمان ص۳۴)

خود " حسام الحرمین " کے استفتاء میں ہے

ھا ھو ذا انبذ من کتبہم کاعجاز الاحمدی و	ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور

---

[1] باپ سے اگر نہیں ہو سکا بیٹے نے پورا کر دیا۔ ۱۲ منہ

ازالۃ الاوہام للقادیانی وصورۃ فتیا رشید احمد الکنکوھی فی فوتوغرافیا والبراھین القاطعۃ حقیقۃ لہ ونسبۃ لتلمیذہ خلیل احمد الانبھٹی وحفظ الایمان لاشرفعلی التانوی معروضات ؛ مضروب بخطوط ممتازۃ علی عباراتھا المردودات ؛	ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی طرف نسبت ہے اور اشرفعلی تھانوی کی "حفظ الایمان" کہ ان کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیے گئے ہیں۔ (حسام الحرمین ص۷،۸)

پھر علمائے حرمین شریفین میں حضرت مولانا عبدالحق مہاجر الہ آبادی بھی ہیں جو اردو زبان سے واقف ہیں ـــــ نیز ایک معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی دیکھ سکتا، سمجھ سکتا ہے کہ استفتاء میں دیوبندیہ کا عقیدہ اپنے لفظوں میں پیش کر کے اس کے متعلق استفسار نہیں کیا گیا بلکہ خود دیوبندیہ کی **بولیاں** پیش کر کے صاف صاف ان **بولیوں** کے بارے میں پوچھا گیا

ھل ھم فی کلماتھم ھذہ منکرون لضروریات الدین	آیا یہ لوگ اپنی ان **بولیوں** میں ضروریات دین کے منکر ہیں۔

(حسام الحرمین ص۸)

نیز صرف قول وعقیدہ کے متعلق بھی سوال نہیں کیا گیا بلکہ **قائلین** کے **نام** لے کر ان کا حکم پوچھا گیا تو یہ کور دیدہ کیا کہے گا

کیا یہ کہے گا کہ ان حضرات نے یہ **اطمینان** کیے بغیر کہ استفتاء میں پیش کی ہوئی حفظ و براہین و تحذیر کی بولیاں ان اصل کتابوں کے مطابق ہیں ـــــ اور یہ **غور** کیے بغیر کہ ـــــ ان بولیوں میں کسی طرح کا کوئی اسلامی پہلو نہیں ـــــ دیوبندیہ کی بولیوں کو کفر صریح اور دیوبندیہ کو ایسے کافر و مرتد قرار دے دیا کہ جو دیوبندیہ کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ـــــ حاشا کہ وہ **علمائے ربّانیّین** بے غور و اطمینان کے **نام بنام** ایسا سخت حکم فرمائیں۔

خود " حسام الحرمین " میں ہے حضرت مولانا علی بن حسین مالکی علیہ الرحمہ مدرس مسجد حرام فرماتے ہیں

حضرۃ المولی احمد رضا خان ؛ اطلعنی علی وریقات بین فیھا کلام من حدث فی الھند	حضرت مولیٰ احمد رضا خاں تو انھوں نے مجھے کچھ اوراق پر اطلاع دی جن میں ان گمراہوں کے کلام بیان کیے جو ہند میں

من ذوی الضلالات وھم غلام احمد القادیانی ورشید احمد واشرفعلی ، وخلیل احمد وخلا فھم من ذوی الضلال والکفر الجلی ، وان منھم من تکلم فی حق رب العالمین ، ومنھم من الحق النقص باصفیائہ المرسلین ، وانہ قد ابطل کلام کل من ھٰؤلاء المضلین ، برسالۃ بدیعۃ رفیعۃ واضحۃ البراھین ، وامرنی بالنظر فی کلام ھٰؤلاء القوم ، وماذا استحقوہ من اللوم ، فنظرت اطاعۃ لامرہ فی کلامھم فاذا ھو کما قال ذالک الھمام یوجب ارتدادھم فھم یستحقون الوبال ، بل ھم اسوء حالا من الکفار ذوی الضلال ،

(حسام الحرمین ص۱۲۳)

نئے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد **قادیانی** و**رشید احمد** و **اشرفعلی** و**خلیل احمد** وغیرہ ہیں جو گمراہی اور **کھلے کفر والے** ہیں اور یہ کہ ان میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العٰلمین کی شان میں کلام کیا اور ان میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا اور یہ کہ مصنف نے ان سب گمراہ گروں کے کلام کا رد ایک نو طرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جس کی حجتیں روشن ہیں۔ اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے **کلام میں غور کروں** اور دیکھوں کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کے لیے ان لوگوں کے **اقوال** میں **نظر** کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ واقعی جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا ان **لوگوں** کے **اقوال** ان کا **کفر واجب** کر رہے ہیں تو وہ سزا وار عذاب ہیں بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں۔

اللہ انہیں بہتر جزا عطا فرمائے کتنا صاف تر فرمایا

" النظر فی کلام ھٰؤلاء القوم "

ان لوگوں کے کلام میں غور کروں۔

اور مکر باطل کی جڑ کیسی کاٹ ڈالی کہ

" نظرت فی کلامھم . . . . . . یوجب ارتدادھم "

ان لوگوں کے اقوال میں غور کیا ان لوگوں کے اقوال ان کا کفر واجب کر رہے ہیں۔

نیز شیخ مالکیہ مدینہ طیبہ حضرت مولانا سید احمد جزائری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

فقد اطلعت علی ما تضمنہ ھذا السؤال مع الاجماع الذی عرضہ حضرۃ الشیخ احمد رضا خان ، متع اللہ المسلمین بحیاتہ ، ومتعہ بطول العمر والخلود فی جناتہ ، فوجدت ما نقلہ من الاقوال الفظیعۃ ، عن اھل ھذہ البدعۃ الشنیعۃ ، کفر صراح ،

استفتاء جو حضرت جناب احمد رضا خاں نے پیش کیا اس کے اندر جو کچھ تھا میں نے **نہایت غور سے دیکھا**۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اسے درازی عمر اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے تو میں نے پایا کہ وہ ہولناک **بولیاں**، ہولناک **اقوال صریح کفر ہیں** جو ان بُری بدمذہبی والوں سے انھوں نے نقل کیے۔

یہی وہ **غور و خوض** اور **اظہار حکم شرعی** ہے جس کی گذارش تمام **علمائے حرمین شریفین** سے استفتاء میں کی گئی تھی جسے ان حضرات نے باحسن وجوہ **شرفِ قبول بخشا** ـــــــ مگر کور دیدہ کو کچھ نظر نہ آیا اور کیسے نظر آئے جب کہ اس کا مقصود تو صرف یہ تھا کہ ـــــــ کسی طرح اس کے اور اس کے اپنوں کے کفر پر پردہ پڑے اور عام مسلمانوں کو اپنے جال میں گرفتار کرنے کا موقع ہاتھ آئے۔

اب کہ وہ مضمون مضمون کی رٹ لگانے والا کور دیدہ تو در گور ہوا اس کے اتباع و اذناب چشم انصاف رکھتے ہوں تو ـــــــ شمشیر حرمین کی ان تابشوں کے لیے جو ان حضرات کے کلام باصواب کا شف حجاب دافع شک وارتیاب سے ہویدا ہیں۔ چشم انصاف کے دریچے کھولیں ـــــــ اور ـــــــ مکر باطل و فریب کفر کے دلدل سے نکلیں ـــــــ ورنہ ـــــــ اپنے اس کور دیدہ کی مضمون مضمون کی رٹ کو بیٹھ کر روئیں ـــــــ جسے گستاخان بارگاہ رسالت پر فریفتہ ہو کر حمایت کفر و ارتداد کے نشہ میں چور ہو کر اس کی کچھ پروا نہ رہی تھی کہ ـــــــ عالم اسلام وسنیت ہی میں نہیں بلکہ دنیائے علم و فہم میں بھی کیا کچھ اس کی رسوائی ہوگی اور جہالت و عشق اجبار دیو بندیت سے دنیا اسے مطعون کرے گی ـــــــ وہ مفید و مضر کی تمیز سے آنکھیں بند کر کے "حسام الحرمین" میں مولینا شیخ ابو الخیر میرداد کی تقریظ سے " الکشاف " ص۲۰۹ میں یہ جملے نقل کر لایا

ـــــــ " فان من قال بھذہ الاقوال معتقدا لھا کما ھی مبسوطۃ فی ھذہ الرسالۃ لاشبھۃ انہ من الکفرۃ الضالین اھ "

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

ـــــــ " جس شخص نے یہ اقوال کہے ان پر اعتقاد رکھتے ہوئے جیسے کہ اس رسالہ میں بسط کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں وہ بیشک کافروں گمراہوں میں سے ہے " ـــــــ

اور پھر اس پر اپنی جہالت و حماقت اور شقاوت و غباوت کی جولانی دکھاتے ہوئے یوں بول پڑا

ـــــــ " اس میں صاف تصریح ہے کہ جو مضمون فاضل بریلوی نے اپنے رسالہ میں لکھ کر پیش کیا ہے اس مضمون پر

حکم کفر کی تصدیق فرما رہے ہیں اور یہ بھی فرما رہے ہیں کہ اگر قائل اس کا معتقد ہو کیونکہ رسالہ میں ان علمائے دیوبند کو اس مضمون خبیث کا معتقد بتایا گیا ہے۔ اب ذرا غور کیجیے وہ جب صاف صاف تبری و تحاشی کے ساتھ متعدد بار اس کا انکار کر چکے اور اس مضمون کو خود کفری مضمون بتا چکے اور ایسے مضمون کے قائل باعتقاد بلکہ بغیر اعتقاد کو بھی کافر و خارج اسلام بتا چکے اور اس عبارت کا مضمون صحیح بھی بیان کر چکے تو یہ حکم کفر حسب ارشاد علمائے حرمین بھی ان لوگوں پر کیسے ہو گیا۔" (الکشاف ص۴۹)

اس جہالت و حماقت کی کوئی حد ہے ـــــ حضرت مولینا میر داد علیہ الرحمہ تو فرما رہے ہیں کہ ـــــ جو ان بولیوں کا معتقد ہو کافر ہے ـــــ اور یہ کوریدہ ہے اڑا کر ـــــ بنائے ہوئے مضمون پر حکم کفر کی تصدیق ہے ـــــ منقول اقوال دیوبندیہ ـــــ اور ـــــ بنائے ہوئے مضمون ـــــ میں تمیز نہیں اور اکابر علمائے حرمین شریفین اور امام اہلسنت کے کلام کو جانچنے پرکھنے کی ہوس ؟ ع

ایں خیال ست و محال ست جنون

رہا دیوبندیہ کا دن دوپہر کے سورج کا انکار کرنا یعنی اپنی بولیوں میں کفر و توہین ہونے سے منکر ہونا تو **اولاً**

"صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ـــــ ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے ـــــ مثلاً زید نے کہا کہ خدا دو ہیں اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا مراد ہے یعنی قضا دو ہیں مبرم و معلق جیسے قرآن عظیم میں فرمایا اَلَاۤ اِنۡ یَّاۡتِیَ اللّٰہُ ای اَمۡرُ اللّٰہِ ـــــ عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہے یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں۔ شفا شریف میں ہے

ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل	صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔

شرح شفائے قاری میں ہے

ھو مردود عند القواعد الشرعیۃ۔	ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے۔

نسیم الریاض میں ہے

لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا۔	ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔

فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے

واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر۔	اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنی یہ لے کر میں پیغام لے جاتا ہوں، قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا یہ تاویل نہ سنی جائے گی" ـــــ (تمہید ایمان ص۳۶،۳۷)

تاویل تین قسم ہے قریب بعید متعذر ـــــ متعذر حقیقت میں تاویل نہیں ـــــ **تحویل و تحریف ہے** بزعم مرتکب یا تجریداً متعذر پر بھی تاویل کا اطلاق ہے۔ اور ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔ صریح و متعین المعنیٰ لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔ یہاں تاویل سے تاویل متعذر ہی مراد ہے یعنی متعین میں قائل جو کچھ بات بنائے گا وہ تاویل متعذر ہی ہوگی۔ کیونکہ تاویل متعذر نہ ہو بلکہ تاویل قریب یا بعید ہو تو پھر متعین نہیں رہے گا۔

ثانیاً دیوبندیہ نے بزور زبان اپنی بولیوں میں جو تاویلات یعنی تحریفات کیں ان کا بھی رد رسائل اہل حق مثلاً تمہید ایمان، وقعات السنان، ادخال السنان، الاستمداد، الموت الاحمر وغیرہ سے پا چکے اور جواب سے عاجز و ساکت و مہر بہ لب رہے ـــــ تو اپنی بولیوں کا مطلب کفر و توہین ہونا خود بھی قبول دیا۔

اور ضرور دیوبندیہ ان بولیوں کے معتقد ہیں اس لیے کہ ان بولیوں کے بکتے وقت لکھتے وقت دیوبندیہ سوتے نہ تھے، پاگل نہ تھے، شراب پیے ہوئے نہ تھے اور جب وہ بولیاں نہیں ہیں مگر کفر و توہین۔ تو یقیناً کفر و توہین ہی ان کی مراد اور ان کا اعتقاد ہوا ـــــ تو مولینا میر داد ممدوح نے جو معتقد الہا فرمایا۔ دیوبندیہ کا حال واقعی ہوا ـــــ اور وہ بسط البنانی تکفیر بھی کہ

"جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں" ـــــ (بسط البنان ص۴)

خود تھانوی جی کی تکفیر ہوئی ـــــ اور خود ان کے اپنے منھ سے ہوئی۔ تو مولانا میر داد علیہ الرحمہ کے معتقد لہا فرمانے سے **بجنوری جی** یا دیوبندیہ کو کیا نفع ملا؟۔

پھر علامہ شیخ صالح کمال علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقریظ سے یہ نقل کیا

"فھم والحال ما ذکرت مارقون من الدین اھ"

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

" یعنی تم نے جو حال ان کا بیان کیا ہے اگر وہ ایسے ہی ہیں تو بیشک وہ لوگ دین سے باہر ہیں "

یہاں بھی یہ کندۂ ناتراشیدہ ترجمہ عبارت میں اور بعد میں بھی اگر لگا کر والحال کو شرط بنا کر خوب لے اڑا۔ اس جاہل گنوار کو تمیز نہ ہوئی کہ **والحال شرط مشعر عدم جزم ہے یا بعد جزم، بیان بنائے حکم تکفیر ہے۔**

اگر علم و فہم کی کچھ بھی بینائی ہوتی تو اسی سے متصل اوپر کے جملے بھی دیکھتا جن میں علامہ موصوف نے بلا شرط صاف فرمایا

وان ائمۃ الضلال الذین سمیتھم کما قلت ومقالک فیھم بالقبول حقیق فھم والحال ما ذکرت ــــ مارقون من الدین ـ

اور بیشک گمراہی کے وہ **پیشوا** جن کا تم نے **نام لیا** **ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا** اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار قبول ہے اور ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ کافر اور دین سے باہر ہیں۔

یعنی وہ دیوبندیوں کی تکفیر حتماً جزماً فرما رہے ہیں اور والحال سے دیوبندیہ کی تکفیر جزمی حتمی کی **بنا** بتا رہے ہیں یعنی دیوبندیہ نے اپنی "حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فتوائے گنگوہی" میں جو صریح و متعین و ناقابل تاویل کفریات و کلمات توہین بکے ان کی وجہ سے وہ کافر ہیں ــــ مگر بجنوری جی کو یہ سمجھ کہاں ــــ اگر تھوڑی بہت تھی تو بھی نثار دیوبندیت ہو گئی۔

پھر علامہ برزنجی مرحوم کی تقریظ سے بجنوری جی نے یہ جملہ نقل کیا

ــــ " ھذا الحکم ھؤلاء الفرق والاشخاص ان ثبتت عنھم ھذہ المقالات الشنیعۃ اھ " ــــ

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

ــــ " یعنی یہ حکم کفر ان فرقوں ــــ اور اشخاص پر جب ہے کہ جب ان سے یہ مقالات شنیعہ ثابت ہو جائیں "

علامہ موصوف نے صاف صریح مقالات (بولیاں) فرمایا اور انہیں بولیوں کو شنیعہ (گندی خراب) کہا تھا اس کا ترجمہ تو کور دیدہ "مقالات" کر گیا مگر فوراً ہی بحکم الکفر ملۃ واحدۃ یہود سے ترکہ میں ملی احبار پرستی کی رگ پھڑک اٹھی تو "یعنی" کا پچر لگا کر "مقالات مطابقۂ اصل" کو "مضامین مخترعہ غیر" بنایا اور یوں بول پڑا

ــــ " یعنی جو مضمون رسالہ میں لکھ کر پیش کیا گیا؛ اس کے ثبوت شرعی ہو جانے پر حکم کفر ہے " ــــ (الکشاف ص۲۱)

اس اندھیر کی کوئی حد ہے؟ وہ "مقالات شنیعہ" فرمائیں اور یہ کور دیدہ "مضامین مخترعہ" لے اڑے

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

نیز علامہ محمد بن حمدان محرسی مالکی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقریظ "حسام الحرمین" سے یہ نقل کیا

ــــ " وھؤلاء ان ثبت عنھم ما ذکرہ ھذا الشیخ من ادعاء النبوۃ للقادیانی وانتقاص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رشید احمد وخلیل احمد واشرف علی المذکورین فلا شک فی کفرھم۔ یعنی جو کچھ اس شیخ (یعنی فاضل بریلوی) نے ان لوگوں کے متعلق بیان کیا ہے ادعائے نبوت قادیانی اور تنقیص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رشید احمد و خلیل احمد و اشرف علی سے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے تو ان کے کفر میں کچھ شک نہیں " ــــ

پھر اس پر اپنی جہالت کی ترنگ میں کہا

ــــ " صاف طور پر فرما رہے ہیں کہ ہم اپنے لیے ثابت ہو جانے کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ فاضل بریلوی کے بیان کردہ مضمون کے لیے فرما رہے ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے اور کوئی شبہ کلام و متکلم اور تکلم میں باقی نہ رہے اس وقت یہ حکم کفر ہے " (الکشاف ص۲۱)

بجنوری جی کو علم سے کچھ لگاؤ رہ گیا تھا! یا سب دیوبندیت پر نچھاور کر دیا تھا! ــــ یہ شبہ فی الکلام، شبہ فی المتکلم شبہ فی التکلم بجنوری جی سمجھتے بھی تھے یا سنی سنائی رٹی رٹائی پر شیخی بگھارنے کے عادی تھے اگرچہ اس کے نتیجے میں جہالت و غباوت کے القاب ان کا نصیبہ اور رسوائی کے ہار ان کے زیب گلو بنیں۔

سنو! اشخاص معینہ کی تکفیر جیسے موضوع عظیم الخطر پر تقریظ و تصدیق میں علامہ مالکی ممدوح کا ان شرطیہ فرمانا غایت احتیاط کی تعبیر ہے نہ کہ تصریح والتزام ادعائے عدم جزم جس سے بجنوری جی نے تعبیر کی۔

ورنہ بجنوری جی کے ہمنوا ذرا بتائیں تو ــــ جہاں شبہ فی الکلام ہو شبہ فی التکلم ہو شبہ فی المتکلم ہو ــــ وہاں ایک **صالح دیندار متقی مخلص مفتی** کی شرعی ذمہ داری کیا ہے؟ ــــ کیا یہی ذمہ داری ہے کہ ــــ اگر لگا کر شخص متعین و متشخص پر تکفیر جیسا حکم عظیم الخطر اپنے قلم اپنے مہر و دستخط سے لکھ کر شائع کرنے کے لیے فریق مخالف کے ہاتھوں میں تھما دے؟ ــــ بجنوری جی کو خوف خدا نہیں کہ ایمان ہی نہیں مگر شرم خلق بھی رخصت ہو گئی تھی؟ کہ مسلمانوں کو دھوکا دیتے اور ــــ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور ــــ کا مظاہرہ کرتے کچھ حیا نہ آئی۔

مسلمانو! تم نے کچھ سمجھا؟ ــــ یہ کور دیدہ تمہارے خوف سے علمائے حرمین شریفین کے خلاف

کھلم کھلا کچھ بولنے کی جرأت نہ کر سکا ـــــــ مگر دل کی دبی زبان پر آ ہی گئی اور پردے پردے میں یہ کور دیدہ جہالت کا پلندہ ـــــــ ان حضرات معقلین کو معاذ اللہ ـــــــ غیر ذمہ دار، نااہل، اور بے ثبوت کافی کلہ گویوں کی تکفیر کرنے والا ـــــــ بتا گیا۔

آخر مقالہ ص۲ میں بجنوری نے علامہ عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی حنفی مدرس مسجد کریم نبوی کی تقریظ "حسام الحرمین" سے یہ نقل کیا

"ـــــــ اما بعد فاذا ثبت وتحقق ما نسب لھؤلآء القوم وھم غلام احمد القادیانی وقاسم النانوتوی ورشید احمد الکنکوھی وخلیل احمد الامبیتوی واشرفعلی التھانوی واتباعھم مما ھو مبین فی السوال فعند ذلک یحکم بکفرھم "۔

پھر یعنی سے اس کا مطلب یہ بیان کیا

"ـــــــ یعنی جب ثابت اور متحقق ہو جائے جو کچھ اس شیخ نے ان لوگوں کی طرف منسوب کیا ہے (یعنی فاضل بریلوی نے) جن لوگوں کی طرف جو مضامین منسوب کیے ہیں اگر یہ مضامین واقعی طور پر ان سے ثابت اور متحقق ہو جائیں تو بیشک ان لوگوں پر حکم کفر ہوگا "ـــــــ (الکشاف ص۲۱)

اور "حسام الحرمین" کے ترجمہ "مبین احکام وتصدیقات اعلام" میں جو ثبت وتحقق کا ترجمہ صیغۂ ماضی سے کیا گیا اس پر بجنوری جی تلملا اٹھے اور لکھا کہ

"ـــــــ یہ بالکل خلاف واقعہ ہے نہ مولانا شلبی کی یہ مراد۔ نہ یہ ترجمہ قاعدۂ اکثریہ اغلبیہ کے موافق "ـــــــ

"مضامین مضامین" کا تلفظ پر فریب وجہالت نما تو اس کے منھ کو ایسا لگا ہے کہ چھوٹتا ہی نہیں بیسوں جگہ کتاب میں اسے دہرا گیا پھر بھی اسے اندیشہ لگا ہوا ہے کہ مسلمان اہل ایمان اس کی اس جہالت وفریب میں مبتلا نہ ہوں گے اور لاکھ "مضامین مضامین، مطلب مطلب" چلاتا رہے مسلمان اس کی ایک نہ سنیں گے اور عظمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دلوں میں بٹھائے ہوئے اس کو اور اس کے سگے دیوبندیوں کو کافر مرتد ہی مانیں گے۔

ہم یہاں اس کی اس ہوس اور اس کے مبلغ علم کی کچھ زیادہ ہی خاطر کر دیں۔ علامہ شلبی موصوف نے کیا فرمایا

فاذا ثبت وتحقق ما نسب لھؤلآء القوم مما ھو مبین فی السوال فعند ذلک یحکم بکفرھم۔	جب کہ ثابت وتحقق ہوا وہ جو استفتار میں ان لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا تو بیشک یہ اُن کے کفر پر حکم کرتا ہے۔

اب "حسام الحرمین" کے استفتار میں دیکھ لیجیے کہ دیوبندیہ کی نسبت کیا بیان کیا گیا ہے ـــــــ استفتار میں دیوبندیہ کی "حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفتوائے گنگوہی" کی بولیاں ہیں ـــــــ ان بولیوں کا عربی میں ترجمہ ہے ـــــــ اس ترجمہ میں بجنوری جی بھی کوئی فنی صرفی نحوی غلطی دکھانے سے عاجز رہے یہ عجز بجنوری جی کی طرف سے بھی اقرار ہوا کہ استفتار میں کفریات وکلمات دشنام دیوبندیہ کا ترجمہ صحیح اور مطابق اصل ہے ـــــــ جیسا کہ ان کے سگے دیوبندیہ اس کا صریح اقرار پہلے ہی دے چکے ـــــــ نیز بجنوری جی اور تمام دیوبندیہ اس ترجمہ میں محاورہ کی بھی کوئی غلطی نہ دکھا سکے تو اس ترجمہ کا بامحاورہ ہونا بھی ان کے اور تمام دیوبندیہ کے نزدیک ثابت ومسلم ٹھہرا[1] اور وہ دیوبندی بولیاں نہیں ہیں مگر صاف صریح متعین ناقابل تاویل کفر وتوہین جس سے ان کے قائلین دیوبندیہ نے قطعاً یقیناً ہرگز ہرگز انکار نہ کیا اور نہ رجوع کیا تو شبہہ فی الکلام شبہہ فی المتکلم، شبہہ فی المتکلم میں سے کس کا رفع زمانۂ آئندہ کے لیے باقی رہا؟ ـــــــ کہ "فاذا ثبت وتحقق" کا ترجمہ مستقبل سے کیا جاتا ـــــــ اور کیا جاتا تو بھی دیوبندیہ کو اس سے کیا نفع پہونچ سکتا تھا ـــــــ دیوبندیہ صریح کفر بک چکے اور کافر ہو لیے اب کسی مفتی شرع کو اس کا ثبوت یقینی بہم نہ پہنچنے سے دیوبندیہ کا صریح کفر مٹ تو نہیں جائے گا ـــــــ اور اس مفتی شرع کے ثبوت وتحقق کی قید لگا دینے سے دیوبندیہ مسلمان تو نہ ہو جائیں گے۔

رہی عبارات دیوبندیہ میں وہ مکابرانہ مزوّرانہ مطلب آفرینی جس سے بجنوری جی نے "الکشاف" کے صفحات سیاہ کیے ان میں اکثر بلکہ سب دیوبندی پس خوردہ ہیں جس کے پرخچے متعدد رسائل میں اڑا دیے گئے کسی چھوٹے بڑے دیوبندی حتیٰ کہ تھانوی صاحب کو بھی ان قاہر ردوں کے جواب کی سکت نہ ہوئی اور یوں عبارات ـــــــ "حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفتوائے گنگوہی" کا کفر وتوہین میں متعین ہونا یعنی ان عبارتوں میں کسی صحیح قابل قبول اسلامی پہلو کی گنجائش نہ ہونا ـــــــ تھانوی اور سارے دیوبندیہ نے خود ہی قبول دیا۔ یہاں ان تمام مطلب آفرینیوں کے رد کی حاجت نہیں ـــــــ "وقعات السنان، ادخال السنان،

---

[1] "قطع وبرید وتبدیل وتحریف" کے دیوبندی پس خوردہ بجنوری اقرار کا جواب ص۳ تا ص۳ میں "شیخ منورزہ نجات" ص۳ تا ص۱۲ سے گذرا۔

الاستمداد " الموت الاحمر اور قہروا جدیان " جیسی کتابیں ان مطلب آفرینیوں کے رد کے لیے کافی ووافی ہیں تاہم بعض مطلب آفرینیوں کی جن میں بجنوری جی نے اپنا خون پسینہ بہایا ہے خبرگیری یہاں مناسب ہے۔

تھانوی عبارت میں لفظ " حکم " سے اطلاق کا معنیٰ پیدا کرنے کے لیے بمصداق

ع اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

بجنوری جی نے بزعم خویش بڑی اونچی اڑان بھری اور " شرح ام البراہین " مطبوعہ مصر صـ۳۳ پر علامہ شیخ ابراہیم دسوقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے حاشیہ سے یہ نقل کیا

" اعلم ان الحکم یطلق عند اھل العرف العام علی اسناد امر الی الاٰخر ایجاباً وسلباً ویطلق عند المناطقۃ علی ادراک ان النسبۃ واقعۃ اولیست بواقعۃ وتسمیٰ حینئذٍ تصدیقا ویطلق علی النسبۃ التامۃ الخ یعنی جان لو کہ لفظ حکم کا اطلاق اہل عرف عام کے نزدیک ایک امر کی اسناد دوسرے امر کی طرف ایجاباً یا سلباً پر ہوتی ہے اور منطقیوں کے نزدیک ادراک نسبت واقعہ یا غیر واقعہ پر۔ اس وقت اس کا نام تصدیق ہوگا اور اسی کلمۂ حکم کا اطلاق نسبت تامہ پر بھی ہوتا ہے " (الکشاف صـ۱۲۹)

اس میں " حکم " کے تیسرے معنیٰ یعنی النسبۃ التامۃ کا اول تو مطلب گڑھا

" پوری پوری نسبت کرنا " (الکشاف صـ۱۲۹)

پھر اس جہالت پر یہ چُنائی چُنی کہ

" صاحب حفظ الایمان کا کلام علم غیب کی نسبت تامہ پر ہے جو اطلاق[1] عالم الغیب ہی سے ہوتی ہے " (الکشاف صـ۱۲۹)

---

[1] یہ اطلاق کی بناوٹ بھی بجنوری جی کی اپنی کمائی نہیں بلکہ وہی تھانوی پس خوردہ ہے تھانوی جی نے " بسط البنان " میں یہ بناوٹ گڑھی تھی جس پر رد کرتے ہوئے " وقعات السنان " صـ۳۶ میں فرمایا ——— " اولاً سائل کا سوال کہ وہ بھی انہیں کا خانہ ساز تھا اس کی عبارت ملاحظہ ہو جس میں صراحۃً یہ الفاظ موجود کہ ——— " زید کا عقیدہ کیسا ہے " (حفظ الایمان صـ۸) ——— نہ یہ کہ صرف لفظ (عالم الغیب) کے اطلاق کو پوچھتا ہو اگرچہ معنیٰ صحیح ہوں اسے یہ رسلیا (بسط البنان) والا یوں بناتا ہے کہ ——— " سوال میں مقصود اصل مسئلہ کی تحقیق نہیں ہے بلکہ عالم الغیب کے اطلاق کو پوچھا ہے " (بسط البنان صـ۲۶) ——— تھانوی صاحب دیکھیے یہ بلید کیسا کذاب وزدیکہ چراغ (مسارت جھوٹا چور رہا تھ کے چراغ لیے ہوئے) ہے ——— سائل تو صاف صاف عقیدہ کو پوچھتا ہے یہ نری اطلاق لفظ پر ڈھالتا ہے " ۱۲ منہ

بجنوری صاحبان! **اوّلاً** التامۃ کے معنیٰ میں وہ تکرار " پوری پوری " کس لغت یا اصطلاح میں ہے؟

ثانیاً اس پر یہ چنائی کہ ——— " علم غیب کی نسبت تامہ اطلاق عالم الغیب ہی سے ہوتی ہے " ——— کیسی ڈھٹائی ہے؟

کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو **عالم بالغیب، عالم بالغیوب، عالم الاسرار والخفایا** وغیرہ کہنے سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف علم غیب کی نسبت تامہ نہیں ہوتی؟

ایک مبتدی طالب علم بھی جانتا ہے کہ نسبت تامہ، نسبت ناقصہ کی مقابل ہے اگر سنی مسلمان کہتا ہے کہ ——— حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب داں ہیں رازوں کو جانتے ہیں، پوشیدہ باتوں کو جانتے ہیں ——— تو اس میں ہرگز نسبت ناقصہ نہیں اور جب ناقصہ نہیں تو بیشک بالیقین **نسبت تامہ** ہے اور **اطلاق عالم الغیب نہیں** ہے ——— تو حصر کہاں رہا؟۔

مگر بجنوری جی کو ایک نوسکھ طالب علم کے برابر بھی سمجھ نہیں ——— یا تھی مگر عشق دیوبند کفر و توہین کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس طوق جہالت کو اپنے گلے کا ہار بنایا کہ ——— علم غیب کی نسبت تامہ کا اطلاق عالم الغیب میں حصر کیا۔

اہل عقل و انصاف کے لیے مقام، مقام عبرت ہے کہ ——— ایک باطل پرست، باطل کی حمایت پر کمربستہ ہوتا ہے تو یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ——— حق دلیلوں سے وہ باطل کو حق ثابت کرے ——— لامحالہ ایک باطل کے لیے کئی باطل کا ارتکاب کرتا ہے اور ایک جھوٹ کو سچ کرنے کے لیے سو جھوٹ بولتا ہے۔

ثالثاً ہاں بجنوری جی نے یہاں تھانوی پس خوردہ والی ایک بڑی عیاری پہلے ہی کی وہ یہ کہ حفظ الایمانی **سوال نہ لکھ کر اس کا خلاصہ لکھا** تاکہ من مانی مطلب آفرینی کی راہ ہموار رہے۔ لکھتے ہیں

" اصل واقعہ یہ ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب سے استفتاء کیا گیا تھا جو چند سوالات پر مشتمل تھا آخری سوال اس کا یہ تھا جس کا **خلاصہ** یہ ہے، زید کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں ایک بالذات اس معنیٰ کر اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ دوسرے بالواسطہ اس معنیٰ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم الغیب تھے اس سوال کے جواب میں مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے اس بات پر کہ حق تعالیٰ کے سوا

دوسرے کو عالم الغیب نہیں کہہ سکتے دو دلیلیں بیان کی ہیں " ــــــ (الکشاف ص۱۳۵، ۱۳۶)

کیوں بجنوروی صاحبان اس سوال میں صراحۃً صاف صاف یہ الفاظ نہ تھے کہ

" زید کا یہ **عقیدہ** کیسا ہے ؟ " ــــــ (حفظ الایمان ص۲)

یہ تو بجنوری جی کی منظور نظر " حفظ الایمان " ہے جو ببانگ دہل پکار رہی ہے کہ تھانوی جی سے ــــــ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعطائے الٰہی عالم الغیب **ماننا** ــــــ **اعتقاد کرنا** پوچھا گیا تھا ــــــ بجنوری جی اس **سباق** کے خلاف ــــــ عالم الغیب کے **اطلاق** (عالم الغیب کہنے) ــــــ کی طرف جواب کا رُخ پھیر رہے ہیں ؟ ــــــ زبان سے تو خوف آخرت و دین و دیانت کے وہ بلند بانگ دعوے ــــــ اور عملاً مکر و زور و خیانت و بد دیانتی کا یہ عالم ؟ ــــــ حکم کے تین معانی بجنوری جی نے خود نقل کیے اور پھر جہالت کی یہ ترنگ کہ

" سائل کا سوال عالم الغیب کے بارے میں ہے علم غیب کے بارے میں نہیں ۔ دوسرے یہ کہ اگر کلام علم غیب کے بارے میں کرتے تو یوں کہتے کہ آپ کی ذات مقدسہ کے لیے علم غیب ثابت کرنا یا علم غیب ماننا " ــــــ (الکشاف ص۱۳۵)

کیوں بجنوری مُنشیو ! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب ماننے اور حضور کے لیے علم غیب ماننے میں فرق ہے ؟ ــــــ کیا حکم کے تین معانی جو بجنوری جی نے نقل کیے ان میں سے دوسرا معنیٰ ' تصدیق و اعتقادُ و اذعان نہیں جس کا ترجمہ ماننا ہے ؟

اب تو آپ لوگوں کو کُھلا کر **سوال عقیدہ** سے ہے اور اس کے جواب میں " حکم " بجنوری جی کے نقل کردہ معانی حکم میں سے دوسرے معنیٰ میں ہے یعنی اعتقاد و اذعان و تصدیق کیونکہ حکم کا یہی معنیٰ سوال اور سباق کے مطابق ہے ۔

رابعاً اطلاق از قبیل **تلفّظ** ہے اور بجنوری جی اپنے جاہلانہ استدلال میں حکم کے جن معانی کی نقل لائے وہ سب از قبیل **معانی و مفاہیم** ہیں اول و آخر کی تعبیر نسبۃ اور النسبۃ سے ہے ــــــ اور نسبت بولی نہیں جاتی ــــــ سمجھی جاتی ہے ــــــ اور **معنیٰ اوسط** کا مسکن **قلب** ہے وہ بھی از قبیل **لفظ** نہیں **زبان** اس کی **مظہر** ہے وسیدا کہتے ہیں اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ تو ان تینوں

معانی میں سے کسی بھی معنیٰ کے اعتبار سے **اطلاق پر حکم** کا اطلاق صحیح نہ ٹھہرا ــــــ تو بجنوری جی نے کھایا اور کال بھی نہ کٹا ــــــ ہاں بجنوری محنت و مشقت نے بجنوری جی کے نام علم پر پانی ضرور پھیر دیا ۔

اب تشبیہ و برابری پر بجنوری جی نے جو **ریز** کی ہے اس پر کچھ سُن لیجئے بجنوری جی لکھتے ہیں

" مولوی اشرف علی صاحب کی عبارت میں نہ تشبیہ ہے نہ برابری " ــــــ (الکشاف ص۱۳۹)

ہم ابھی ثابت کیے دیتے ہیں کہ **دونوں** ہیں مگر پہلے یہ تو سنئے دروغ گو را حافظہ نباشد بجنوری جی نے یہیں ص۱۳۹ میں دو جگہ تھانوی تشبیہ و برابری پر معاذ اللہ اور نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ پڑھا یعنی تشبیہ و برابری کے کفر ہونے کا اقرار کیا ــــــ اور دو صفحہ آگے ص۱۴۳ پر کہا

" تشبیہ مان ہی لی جائے تو بھی تنقیص و توہین نہیں پائی جاتی ہے " ــــــ

تو پھر دو صفحہ پہلے وہ کیوں کہا تھا کہ

" یعنی معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو ان مذکورہ اشیاء (یعنی بچوں پاگلوں جانوروں) کے علم کے ساتھ تشبیہ ہے یا برابر کیا ہے " ــــــ (الکشاف ص۱۳۹)

ہاں یہ کہیے کہ وہ مسلمانوں کے ڈر سے کہا تھا ورنہ **دلی عقیدہ** تو یہی ہے کہ یہ تشبیہ توہین نہیں ' تنقیص نہیں ' گستاخی نہیں ' کفر نہیں ۔

بجنوری جی لکھتے ہیں

" لفظ " ایسا " ہر جگہ تشبیہ کے لیے ہی نہیں بولا جاتا " ــــــ (الکشاف ص۱۳۹)

اور پھر یہ مثال دے کر کہ

" زید نے ایسا گھوڑا خریدا جو اسے پسند آیا " ــــــ (الکشاف ص۱۳۹)

پوچھتے ہیں

" یہاں لفظ " ایسا " کو کس کی تشبیہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے " ــــــ (الکشاف ص۱۳۹)

جی اس کی تشبیہ کے لیے ہے جسے بجنوری جی نے اپنے بطن فریب ماٰب میں چھپا رکھا ۔ بجنوری جی مہارت علم و فن کے آسمان چھوتے مظاہروں کے باوجود اردو زبان کے **قواعد** سے بھی جاہل تھے ــــــ سنئیے ــــــ

جہاں مشبہ و مشبہ بہ دونوں صراحۃً یا حکماً مذکور ہوں وہاں لفظ " ایسا " تشبیہ ہی کے لیے آتا ہے،
تشبیہ ہی کے لیے متعین ہوتا ہے اس کی مثال وہ نہیں جو بجنوری جی نے دی بلکہ اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی
کہے بجنوری جی نے تھانوی صاحب کی جو تھوڑی بہت حمایت کی ہے اس میں بجنوری صاحب کی کیا خصوصیت ہے
ایسی تھوڑی بہت حمایت تو دربھنگی و ٹانڈوی واجودھیا باشی نے بھی کی ہے۔

اب تو بجنوری مُنشو ! کچھ شرما کر فرار و جہالت سے گریزاں ہو کر مانو گے کہ تھانوی عبارت میں حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم غیب اور (دیوبندی دھرم میں) بچوں پاگلوں جانوروں کے علم غیب مشبہ و مشبہ بہ ہیں
اور لفظ " ایسا " تشبیہ ہی کے لیے ہے۔

یہ تو تھی تھانوی عبارت میں تشبیہ ، اب برابری بھی دیکھ لو

تھانوی نے یہ تشبیہ دے کر اس پر تفریع کی کہ

"۔۔۔ تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے " ۔۔۔ (حفظ الایمان صـ)

بجنوری صاحبان گوش شنوا رکھتے ہوں تو سنیں ۔۔۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے
رب کریم جل جلالہ نے جو علوم غیبیہ کثیرہ عظیمہ فخیمہ عطا فرمائے اگر ان کی وجہ سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
عالم الغیب کہنا جائز ہو جائے ۔۔۔ تو اس سے یہ کیونکر لازم آیا کہ **دیوبندی دھرم** میں پاگلوں جانوروں کو
ایک آدھ بات جو غیب کی معلوم ہے اس کی وجہ سے پاگلوں جانوروں کو بھی عالم الغیب کہنا صحیح ہو جائے ۔۔۔
۔۔۔ تو اس کے سوا تم اور کیا کہہ سکتے ہو کہ ۔۔۔ یہ لازم اس لیے آیا کہ ۔۔۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
علم اقدس ۔۔۔ اور پاگل چارپائے کا علم دونوں ایک سے ہیں ایک برابر ہیں یا فرق ہے بھی تو بہت معمولی۔
لہٰذا جیسے وہ اطلاق عالم الغیب صحیح ہونے کی علت ہو گیا یہ بھی ہو جائے گا ۔۔۔ تو صاف کُھل گیا کہ
۔۔۔ بے ادب خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بچوں پاگلوں جیسا علم مانتے اور علیت اطلاق کو
اس پر متفرع جانتے ہیں۔

اب تو نہ کہو گے کہ

"۔۔۔ برابری کے معنی کس قاعدے سے متعین ہوئے " ۔۔۔ (انکشاف صـ۱۳۹)

انتباہ

تھانوی صاحب کو یہ سب اور اس سے بہت زائد ان کی کفری عبارت کا مطلب ان کے جیتے جی کھول کھول کر
دکھا دیا گیا۔ سیکڑوں سوالات و ضربات ان کے سر پر نازل کیے گئے جن کے جواب سے عاجز و ساکت رہ کر
"حفظ الایمان" میں کفر بکنے کے بعد "بسط البنان و تغیر العنوان" میں بے تعلق باتیں لا کر اور نئے کفریات
بک کر تھانوی جی نے اپنی عبارت کا وہی مضمون وہی مطلب ہونا خود بھی قبول دیا جس پر "حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ"
میں فتوائے تکفیر ہے اور یوں اپنی عبارت "حفظ الایمان" کو متعین فی الکفر بنا کر اپنے کفر پر خود اپنے ہاتھوں
رجسٹری کر لی ۔۔۔ اور ان کی حمایت میں بجنوری جیسوں کے واویلوں اور " فلاں نے تکفیر نہیں کی " جیسے
پوچ اور لچر استدلال بلکہ افترا و بہتان نے نادان دوستی کا کام کیا اور تھانوی صاحب کو ان کے کفر پر اور جما دیا
اور ان کے پیچھے ان کے حامیوں کا دین و ایمان بھی تباہ و برباد ہو گیا۔ بجنوری منش سوچتے ہیں یہ واویلے اور
فلاں و فلاں کی چیخ پکار تھانوی صاحب سے کفر اٹھا دیں گے ؟ ۔۔۔ ہرگز نہیں ۔۔۔ یہ اللہ کا دین ہے
اور وہ اپنے سچے وعدہ سے اپنے بندوں کو توفیق دے گا جو اس کے دین کی مدد کو اٹھیں گے ۔۔۔
تھانوی وغیرہ مرتدین کے فتنۂ توہین کے مقابلے میں سینہ سپر ہوں گے اور کلمۂ حق سے ان مرتدین کے مکر و بناوٹ کی
ہر اندھیری کا نور کر کے ان دلدادگانِ توہین کا کافر و مرتد ہونا بے خوف و خطر بیان کریں گے۔

اہلِ عقل و انصاف خود فیصلہ کر لیں کہ

بجنوری جی کی جہالتیں ، سفاہتیں اور افترا ءات و بہتانات کی ترنگیں آشکارا ہو جانے کے بعد ان کی زبانی
یا بے ثبوت و حوالہ تحریری نقل و روایت کس درجۂ اعتبار و شمار میں ہو سکتی ہے۔

اور مسلمان اپنے اسلاف کا یہ ارشاد یاد کر لیں

فَاعْلَمْ ثَبَّتَنَا اللّٰهُ وَاِیَّاكَ عَلَی الْحَقِّ وَلَا
جَعَلَ لِلشَّیْطَانِ وَتَلْبِیْسِهِ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ اِلَیْنَا
سَبِیْلًا اَنَّ مِثْلَ هٰذِهِ الْحِكَایَةِ اَوَّلًا لَا تَوَقَّعُ
فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ رَیْبًا اِذْ هِیَ حِكَایَةٌ عَمَّنْ

اے عزیز اللہ پاک ہمیں اور تمہیں حق پر ثابت قدم رکھے
اور ایسا کرے کہ شیطان کو ہم تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہ ملے اور
ہمارے عقیدۂ حقہ پر باطل کی اندھیری ڈالنے کے لیے وہ ہمارے
قریب نہ آ سکے یقین رکھو کہ اس طرح کی حکایت اول تو کسی مومن کے

ارتد وکفر باللہ ونحن لا نقبل خبر المسلم المتھم فکیف بکافر افتری ھو ومثلہ علی اللہ ورسولہ ما ھو اعظم من ھذا والعجب لسلیم العقل یشغل بمثل ھذہ الحکایۃ سرہ وقد صدرت من عدو کافر مبغض للدین مفتر علی اللہ ورسولہ ۔

(شفا شریف ص [illegible])

دل میں کسی طرح کا شک نہیں ڈالے گی اس لیے کہ یہ حکایت وہ بیان کر رہا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور کافر و مرتد ہوگیا ہم کسی ایسے مسلمان کی خبر قبول نہیں کرتے جس پر تہمت ہو تو کافر کی کیسے قبول کریں گے حالانکہ اس نے اور اس جیسوں نے اس سے بھی بڑا افترا[1] کیا۔ تعجب ہے کہ عقل سلیم رکھنے والا ایسی حکایت کی طرف دھیان کیوں دیتا ہے جب کہ وہ ایسے کی زبان سے نکلی ہے جو دشمن ہے کافر ہے دین سے دشمنی رکھنے اور اللہ و رسول پر جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم افترا کرنے اور بہتان باندھنے والا ہے۔

دیوبندیہ کے کفر پر پردہ ڈالنے کی بجنوری جی کی ایک ناکام کوشش

صاحب جلالین پر خامہ فرسائی

بجنوری جی لکھتے ہیں

"___ فقیر نے سوال یہ کیا تھا کہ اس بیان میں[2] صاحب جلالین میں کیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص نہیں نکلی کہ انھوں نے وحی الٰہی کی قرارت میں القاء شیطان اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک پر القائے مدح اصنام جو کہ سراسر شان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہے بیان کیا۔ (الکشاف صـ۲۳۲) ...... کیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر بتوں کی مدح بالقائے شیطان جاری ہونا ماننا توہین نہیں ہے (صـ۲۳۳) ...... تفسیر جلالین میں تینوں مقامات مذکورہ میں اس مضمون کو صراحۃً بیان کیا۔" (صـ۲۳۳)

اس میں **بجنوری** جی نے اپنے بقول جس بیان میں **اپنے منہ توہین مانی** اور صرف توہین کے الفاظ ہی نہیں،

---

[1] قولہ "بڑا افترا" یعنی کفر و گستاخی۔ ۱۲ منہ

[2] "الکشاف" میں یوں ہی ہے۔ ۱۲ منہ

توہین کا **صراحۃً مضمون**[1] مانا اور اس بیان کو صاحب جلالین کا قول کہا اور صراحۃً صاحب جلالین کو اس کا قائل ٹھہرایا کہ لکھا

"___ تفسیر جلالین میں اسی مضمون کو صراحۃً بیان کیا" ___ (الکشاف صـ۲۳۳)

اور پھر بجنوری جی صاحب جلالین کے ویسے ہی مدح خواں رہے اس سے **بجنوری جی کا یہ دھرم** صاف آشکارا ہے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے (معاذ اللہ) اور صرف الفاظ نہیں بلکہ توہین کا مضمون بیان کرے اور مضمون اشارۃً کنایۃً نہیں بلکہ صاف صریح ہو۔ بجنوری جی کے نزدیک یہ نہ کفر ہے نہ گمراہی ہے نہ کوئی گناہ ___ اور ___ **وہ توہین** کا صراحۃً مضمون لکھنے، بیان کرنے والا بجنوری جی کے نزدیک نہ کافر ہے نہ گمراہ نہ مجرم ہے ___ جس کا صاف مطلب ہے کہ ___ بجنوری جی کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کفر نہیں اور اس جرم ملعون سے بجنوری جی کے نزدیک کسی مدعی اسلام شخص کے اسلام پر کچھ آنچ نہیں آتی ___ یہ ہے بجنوری جی کے **دل کی دبی** ___ جو توہین کو کفر اور توہین کرنے والے کو کافر ماننے کے ہزار **ریائی اقراروں** کے باوجود بجنوری جی کے منہ سے **پھوٹی پڑ رہی** ہے۔

ہم بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان ہیں سُنّی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور کے بعد حضور سے نسبت رکھنے والوں کی تعظیم ہمارے دلوں میں پیری ہوئی ہے کلمۂ اسلام کا احترام ہم ہی جانتے ہیں

---

[1] دیوبندیوں کی عبارات میں **توہین کے مضمون ہونے** کا بجنوری جی جگہ جگہ انکار کیے ہیں اسی سلسلے میں اپنا بھرم رکھنے کے لیے "الکشاف" صـ۲۲۳ پر لکھا

"___ جو **مضامین** خبیثہ ان عبارات کے فرض کیے گئے ہیں ان **مضامین** خبیثہ کے **کفر** اور اس کے **قائل کے کافر** ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا" ___

یعنی بجنوری جی باور کرا رہے ہیں کہ ___ توہین کے مضمون پر وہ تکفیر کرتے ہیں ___ مگر یہ بجنوری جی کے وہی ہاتھی دانت ہیں جو دکھانے کے ہوتے ہیں کھانے کے نہیں ___ یہاں بجنوری جی نے اپنا دھرم صاف کھول دیا کہ ___ توہین کے کھلے ہوئے صراحۃً مضمون پر بھی وہ تکفیر نہیں کرتے۔ ۱۲ منہ

—— اور جسے بارگاہ رسالت کا یقیناً گستاخ جانتے ہیں اسے بالیقین کافر مرتد مانتے ہیں ——

ہم بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ بہانگِ دہل اعلان حق کرتے ہیں کہ —— صاحب جلالین نے نہ تو ہرگز ہرگز توہین وتنقیص کے الفاظ کہے نہ معاذ اللہ توہین وتنقیص کا صراحۃً یا اشارۃً مضمون کیا۔ **صاحب جلالین نے یہاں اپنا کوئی قول وکلام ہرگز نہ لکھا** —— بلکہ صاحب جلالین نے جو کچھ کیا وہ صرف یہ ہے کہ ایک روایت تھی جسے نقل کر دیا —— اور **نقلِ روایت مستلزم اعتقاد وقبول نہیں** —— تو صاحب جلالین بالجزم کسی مضمون توہین کے قائل وقابل بالالتزام نہیں ہوئے —— اور کوئی شک نہیں کہ جس طرح قرآن کریم میں جہاں ظاہر، نص، مفسّر، محکم ہیں وہیں خفی، مشکل، مجمل، متشابہ بھی ہیں —— اسی طرح روایات احادیث میں جہاں ظاہر، نص، مفسّر، محکم ہیں وہیں خفی، مشکل، مجمل، متشابہ بھی ہیں۔

اور یہ روایت اقسام اوائل سے نہیں —— بلکہ اقسام اواخر میں قسم "**مشکل**" سے ہے۔

والہٰذا علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس روایت کی تعبیر "مشکل" سے کی کہ فرمایا ——

لنا فی الکلام علی مشکل ھذا الحدیث ماخذین
(شفا شریف ثانی ص۱۱)

اس مشکل حدیث پر کلام میں ہمارے لیے دو ماخذ ہیں۔

اور قرآن کریم وحدیث صحیح میں جو "مشکل" ہو اس کا اوّلین حکم یہ ہے

اعتقاد الحقیقۃ فیما ھو المراد
(نور الانوار ص۹۰)

مشکل کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ اس سے شارع کی جو بھی مراد ہے حق ہے۔

اور ثانیاً مشکل کا حکم یہ ہے

ثم الاقبال علی الطلب والتامل فیہ الی ان یتبین المراد
(نور الانوار ص۹۰)

وہ کلمہ مشکل کس کس معنیٰ میں آیا ہے اسے تلاش کرے اور کافی غور وخوض کرے کہ ان میں سے یہاں کس معنیٰ میں ہے یہاں تک کہ مراد ظاہر ہو۔

تو صاحب جلالین علیہ الرحمۃ والرضوان کا اس روایت کو نقل فرمانا محض اہل علم وصاحبان بصیرت کے سامنے

روایت کو پیش کر دینا ہے تاکہ بر تقدیر صحت روایت وہ حضرات اپنی طلب وتامل سے روایت کی حقیقی و واقعی مراد تک پہونچیں —— **تو صاحب جلالین ظناً بھی کسی مضمونِ توہین کے قائل وقابل نہیں ہوئے**۔ محشی جلالین نے صاحب جلالین کا یہی مقصد سمجھا لہٰذا حواشی میں کافی تفصیل سے ردّ وتاویل کا ذکر کیا اور حکم مشکل، طلب وتامل کی نظر تحکم بھی کرتی ہے کہ روایت مذکورہ

—— "قد قرأ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سورۃ النجم بمجلس من قریش بعد اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۞ وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی ۞ بالقاء الشَّیْطٰنِ علی لسانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غیر علمہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعر بہ تلک الغرانیق العلی ؛ وان شفاعتھن لترتجی ؛ ففرحوا بذلک ثم اخبرہ جبرئیل بما القاہ الشیطان علی لسانہ من ذلک فحزن فسلی بھذہ الاٰیۃ لیطمئن" —— (جلالین ص۲۸۳)

میں **قرأ کا مفعول بہ محذوف ہے** اور وہ "بقیۃ السورۃ" ہے اور "تلک الغرانیق" الخ قرأ کا مفعول بہ نہیں بلکہ **القاء مصدر کا مفعول بہ ہے** علی لسانہ میں **علیٰ** بمعنی **بائے الصاق** ہے[1] اور **لسان** بمعنی **تکلم** ہے جیسا کہ تاج العروس میں ہے یا **لسان** بمعنی **نغمہ** ہے جیسا کہ شفا شریف ثانی ص۱۱۰ میں ہے

—— "محاکیا "نغمۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ——

پھر علامہ علی قاری نے "نغمۃ" کی تفسیر **لہجہ وآواز** سے کی اور علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا

الظاھر انّہ اُرید بہ ھنا الصوت مطلقاً
(نسیم الریاض چہارم ص۹۰)

ظاہر یہ ہے کہ نغمہ سے یہاں مطلقاً آواز مراد ہے۔

تو علیٰ لسانہ کا معنیٰ ہوا —— "حضور کی تلاوتِ آیت سے ملاکر" جیسا کہ تفسیر خزائن العرفان

---

[1] تاج العروس ص۳۲۶ میں مررت بہ کے الصاق مجازی کی تفسیر کرتے ہوئے بحوالہ صحاح کا ناقل الصقت المرور بہ (گویا تم نے اپنا گزرنا اس سے ملایا) یعنی الصقت متعدی لائے ہیں والہٰذا تفسیر خزائن العرفان پ۱۷ ع۱۴ سورۂ حج زیر آیت ۵۲ یہی تعبیر اختیار کی فرمایا

"شیطان نے مشرکین کے کان میں دو کلمے ایسے کہہ دیئے" ۱۲ منہ

میں ہے ـــــــ یا یہ معنیٰ ہوا ـــــــ حضور کی آواز سے ملاکر یا آواز اور تلاوت کے لہجہ و انداز سے ملاکر ـــــــ جیسا کہ شفا و شروح شفا سے گذرا اور بہرحال " علی لسانہ " القاء مصدر کا **ظرف** ہے ۔ القاء کا بذریعۂ علی **مفعول بہ** نہیں ہے ۔ القاء کا بذریعۂ علی مفعول بہ **اَسْمَاعِہِمْ** ہے جو مقدر ہے[1] (یعنی علی اسماعہم ای قریش) من غیر علمہ القاء مصدر سے متعلق اور القاء کا **ظرف** ہے اور بالقاء الخ قد قرأ سے حال ہے اور معنیٰ روایت یہ ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کی ایک مجلس میں سورۂ نجم کی تلاوت میں اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝ وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی کے بعد بقیہ سورۃ کی تلاوت فرمائی جب کہ شیطان نے اس سے ملاکر یا حضور کی آواز کی نقل بناکر بتوں کی تعریف کے دو کلمے تلک الغرانیق الخ قریش کے کانوں میں ڈال دیئے اس سے قریش خوش ہوئے (سمجھے کہ حضور نے معاذ اللہ ان کے بتوں کی تعریف کی) وحی الٰہی کی تبلیغ و تعلیم میں مشغول ہونے کے سبب حضور کا التفات اس القائے شیطانی کی طرف نہ گیا ۔ حضرت جبریل علیہ الصلاۃ والتسلیم نے جب عرض کی کہ شیطان نے یہ کچھ قریش کے کانوں میں پھونکا ہے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج ہوا اس پر اللہ عزوجل نے اس آیت سے اپنے محبوب کو تسلّی دی وہ آیت یہ ہے[2]

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِهٖ ۚ	اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے سب پر کبھی یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انھوں نے پڑھا تو شیطان نے

---

[1] بجنوری جی نے جلالین کے اسی صفحہ سے جو " بما القاہ الشیطان علی لسان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ابطل اھ " نقل کیا ہے اس میں بھی علی لسان کا یہی معنیٰ ہے ۔ ۱۲ منہ

[2] تفسیر خزائن العرفان میں فرمایا ـــــــ " شانِ نزول جب سورۂ والنجم نازل ہوئی تو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے غور بھی کرسکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے جب آپ نے آیت وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی پڑھ کر حسبِ دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملاکر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبریل امین نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلّی کے لیے یہ آیت نازل فرمائی " ۱۲ منہ

فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ لِّیَجْعَلَ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ۝ (پ ۱۷ ع ۱۳ سورۂ حج آیت ۵۲ اور ۵۳)	ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کردیتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ کردے ان کے لیے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بیشک ستمگار دھر کے جھگڑالو ہیں ۔

صاحب جلالین کی جلالت علمی مقتضی ہے کہ خود انھوں نے یہی یا اس جیسا بے غبار معنیٰ اس روایت کا سمجھا ورنہ جس معنیٰ پر بجنوری جی نے " توہین نہیں نکلی ؟ " بہ استفہام انکاری کہا اور اپنی خباثتِ قلبی سے توہین کا صراحۃً مضمون صاحب جلالین کے سَر دھر دیا ہے ۔ اس معنیٰ پر روایت کے الفاظ مختل ہوکر رہ جائیں گے اور حاشا کہ صاحب جلالین جیسا عالم اس حالت میں اس روایت کو نقل کرے اور اپنی تفسیر میں جگہ دے ۔

مختل ہم نے اس لیے کہا کہ شروع میں " قد قرأ " اور بیچ میں " من غیر علمہ " متضاد ٹھہریں گے اس لیے کہ اس معنیٰ پر قد قرأ (معاذ اللہ) التزام قرارت مدح اصنام کو بتاکید بیان کرے گا اور التزام ' بے علم کے ممکن نہیں[1] ـــــــ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان بہت ارفع و اعلیٰ ہے ـــــــ عامۂ بشر میں دیکھ لیجئے ـــــــ جو بات کسی سے ایسی سرزد ہوئی جس کی اسے کچھ خبر نہ ہوئی ـــــــ کون ذی شعور اس بات کی اس کی طرف نسبت التزامی کرے گا ؟ ـــــــ اور اس کی بے خبری جانتے ہوئے یوں بیان کرے گا کہ ـــــــ بیشک فلاں نے یہ بات کہی اور اس کہنے کی اسے کچھ خبر نہ ہوئی ۔

ولہذا صاحب جلالین کا دامن توہین یا قبولِ توہین جیسی کفری نجاست سے قطعاً پاک و صاف قرار پایا نیز آیت

وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ۝ (پ ۱۷ ع ۱۳)	اور بیشک ظالم لوگ شقاق بعید میں ہیں ۔

---

[1] صدور افعالِ اختیاریہ کو شعور سے انفکاک نہیں ۔ ۱۲ (فتاویٰ رضویہ مترجم ص ۲۱۵ / ۳۱۲ ، ایا قوتہ الواسطہ ص ۳)

کے تحت جو ہے

"خلافٍ طویلٍ مع النبی والمؤمنین حیث جریٰ علیٰ لسانہ ذکر آلھتھم بما یُرضیھم ثم ابطل ذٰلک" (جلالین صفحۂ مذکور)

یہ "جری علیٰ لسانہ" زعمِ ظالمین کا بیان ہے یعنی جری علیٰ لسانہ زعما منھم یا علیٰ زعمھم جیسا کہ خود الفاظِ عبارت سے مفہوم ہو رہا ہے ——— یعنی ——— بیشک ظالم لوگ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ایمان والوں کے ساتھ طویل جنگ ٹھانے ہوئے ہیں کیونکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر ان ظالموں کے گمان میں معاذ اللہ ان ظالموں کے بتوں کا چرچا ان ظالموں کی پسند کے مطابق جاری ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا جھوٹ اور باطل ہونا ظاہر فرما دیا۔

الحاصل صاف ظاہر و ثابت ہوا کہ صاحبِ جلالین کسی قول و مضمون توہین کے ہرگز قائل و بادی نہیں قائل نہیں ——— صرف ایک "روایتِ مشکل" کے ناقل ہیں جب کہ تھانوی وغیرہ دیوبندی اشکال سے برکنار معانیٔ کفر و توہین میں متعین عباراتِ حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فتوائے گنگوہی کے ناقل نہیں یقیناً قائل ہیں ان عبارات کے خود بادی ہیں حتیٰ کہ مثلاً زید جس کے عقیدے سے "حفظ الایمان" میں سوال ہے اس کے خواب و خیال میں بھی مطلق بعض علوم غیبیہ کی بنا پر عالم الغیب ماننا نہ آیا ہوگا مگر تھانوی جی نے اسے اپنے جی سے گڑھ لیا اور جو زید کا عقیدہ اور صحیح منشا تھا یعنی علوم کثیرہ عظیمہ وافرہ متظافرہ کی بنا پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب ماننا، تھانوی اس سے صاف نظر چرا گئے ——— کیوں؟ ——— صرف اس لیے کہ اس منشا صحیح پر اس گندی گالی یعنی بچوں پاگلوں جانوروں کو بھڑانے کا موقع نہیں ملتا اور ان کا ناپاک مقصد توہین حاصل نہ ہوتا۔

بھنوری جی کے لیے اسی شفا شریف میں وہیں یہ درسِ عبرت تھا کہ

وَصَدَقَ الْقَاضِیْ بَکْرُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَالِکِیُّ حَیْثُ قَالَ لَقَدْ بُلِیَ النَّاسُ بِبَعْضِ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ وَالتَّفْسِیْرِ وَ تَعَلَّقَ بِذٰلِکَ	قاضی بکر بن علاء مالکی نے سچ کہا جہاں فرمایا کہ یقیناً کچھ تفسیر لکھنے والوں اور بعض بد دین گمراہوں کے سبب لوگ آزمائش میں پڑ گئے اور باطل پرست ملحدین، ظاہر بعض روایتوں

الْمُلْحِدُوْنَ۔ (شفا شریف جلد ثانی ص)	حدیث سورۂ نجم جیسی باتوں میں اُلجھ کر رہ گئے۔

یہ انہیں نظر نہ آیا اور نہ یہ بصیرت نصیب ہوئی کہ ——— ایک عالم ربانی کا فرمانا خود ان پر کیسا صادق آیا کہ ——— اُس مصروف عن الظاہر محتمل للمعنی الظاہر نقل میں توہین بتا کر اس سے ——— کُفرِ صریح کے قائل، عباراتِ متعین فی الکفر کے بادی دیوبندیہ کو انھوں نے مسلمان ٹھہرانا چاہا اور اپنا دین لٹنے ایمان برباد ہونے کی کچھ پرواہ نہیں کی۔

ایک آسان بات

بھنوری جی جگہ جگہ رونا روئے ہیں کہ فلاں عالم، فلاں جگہ کے عالم، فلاں مدرسہ کے عالم نے خبثائے دیوبندیہ کی تکفیر نہیں کی آخر یہ رونا کیوں؟ ——— بھنوری جی خود کو اَن پڑھ کہتے اور ناسمجھ جاہلوں میں اپنا شمار تو کراتے نہیں تھے بلکہ مدعی علم تھے نہ صرف مدعی علم بلکہ نہایت قابلیت جتاتے اور دور رس ماہر کامل بنتے تھے ——— تو پھر یہ فلاں و فلاں کی اوٹ میں منہ چھپانا کیوں؟ ——— اجماع درکار تھا تو وہ تو ہو چکا

اِنَّ جَمِیْعَ مَنْ سَبَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ کَافِرٌ مُرْتَدٌّ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّۃِ۔ (المعتقد ص)	جو کوئی بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے یا حضور کو عیب لگائے وہ بالاجماع کافر مرتد ہے۔

اب دیکھنا کیا باقی رہا تھا؟ ——— صرف یہ کہ جو کچھ براہین و حفظ الایمان و تحذیر و فتوائے گنگوہی میں دیوبندیہ نے لکھا وہ کفر و توہین ہے یا نہیں؟ اور ہے تو متعین ہے یا کسی تاویل بعید ابعد ضعیف اضعف کی گنجائش رکھتا ہے ——— اس کے لیے نہ اجماع تلاش کرنے کی حاجت تھی اور نہ منصب اجتہاد کی ضرورت ——— اپنے اسی علم اور قابلیت و مہارت کو جس کے بھنوری جی مدعی تھے کام میں لاتے ——— عباراتِ دیوبندیہ میں کوئی اپنا شبہہ تو بھنوری صاحب نے پیش نہ کیا پوری کتاب میں جو کچھ ہے دیوبندیہ ہی کا پس خوردہ یا اس پر حاشیہ آرائی ہے ——— اپنے کفِ لسان باطل کی وجہ میں خود ہی "بسط البنان" وغیرہ کو پیش کیا ہے (جیسا کہ "انکشاف" میں ہے)

" بسط البنان " میں تھانوی جی نے جو کچھ **مکروفریب** کیا اور بزورِ زبان اپنی عبارت کا جو مطلب گڑھا اس کا **قاہر رَد وقعات السنان' ادخال السنان** اور **قہرواجد دیان** میں ـــــــ نیز تحذیر و براہین سمیت حفظ الایمان کی دیوبندی بناوٹوں کا **رَدمتین " الموت الاحمر "** میں نیز **فتوائے گنگوہی** سے انکار دیوبندیہ کا **خصوصی رَد " تمہیدِ ایمان بآیات قرآن "** نیز

۱۳ ۲۶

لہ بجنوری جی کی جہالت کہ فتوائے گنگوہی کی گنگوہی کی طرف نسبت کے انکار پر الخطُ یشبہ الخط سے دلیل لائے اور اپنے پاؤں پر تیشہ زنی کو فتاویٰ رضویہ کا حوالہ دیا جس میں صاف واشگاف تصریح موجود ہے کہ

" مفتی کے خطوط بالاجماع مستثنیٰ ہیں " ـــــــ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص۳۳۳)

بجنوری جی یا ان کے ہمنوا استفتا بھیج کر تحریری فتویٰ بے دو گواہانِ عادل کے منگوانے کے قائل اور اس پر عامل تو نہ ہوں گے بلکہ اپنے چیلوں کو بھی روک گئے ہوں گے کیونکہ جب الخط یشبہ الخط خط خط کے مشابہ ہوتا ہے تو کیا اطمینان ـــــــ کہ فلاں مفتی ہی نے یہ فتویٰ لکھا ہے اس کے مہر و دستخط سے کسی جاہل گنوار یا کسی منافق غدار نے نہیں لکھا ـــــــ یہ ہے مَبلغ علم اور اس پر میدانِ تحقیق و بحثِ تکفیر میں بے مُتبعانہ جولانی دکھانے کی وہ دھن ۔ خدا جب دین لیتا ہے تو عقل چھین لیتا ہے ۔

فائدۂ نفیسہ :ـــــــ " مفتی کے خطوط بالاجماع مستثنیٰ ہیں " ـــــــ (فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۳۳۳)

یعنی مفتی کا خط فتویٰ اسی کا مانا جائے گا ـــــــ پھر جب اس فتوے کی مفتی کی طرف نسبت شائع و مشتہر ہو اور مفتی اس نسبت سے انکار نہ کرے تو وہ احتمال بعید بھی کہ ـــــــ ممکن ہے فتویٰ مفتی کا نہ ہو کسی اور نے مفتی کے نام سے لکھ دیا ہو ـــــــ مرتفع ہو جائے گا اور بغیر کسی احتمال و شبہہ کے وہ فتویٰ صراحۃً بداہۃً اسی مفتی کا قرار پائے گا ـــــــ ولہٰذا " تمہیدِ ایمان " میں فرمایا

ـــــــ " زید سے اس کا ایک مُہری فتویٰ اس کی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے ' لوگ اس کا رَد چھاپا کریں ' زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں ' زید اس کے بعد پندرہ برس جیے اور یہ سب کچھ

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

ان سب اور ان سے بہت زائد کا رَدِّ بدیع **" الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد "** میں امام اہلسنّت قدس سرہٗ کی حیاتِ مبارکہ ہی سے **چھپ کر شائع و مشتہر ہے** ـــــــ ان سب کو بہ نگاہِ عمیق و بہ نظرِ انصاف دیکھ لیجئے ۔ پھر بالفرض کفریاتِ دیوبندیہ پر ان قاہر رَدوں میں سے صرف ایک ایک رَد کو چھوڑ کر وہ سب کا جواب دے لیجئے کفریاتِ دیوبندیہ پر محض ایک ایک دلیل باقی رہ جاتی تو بھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

دیکھے گئے اور اس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے ' کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا " ـــــــ (ص۳۹)

فتوائے کذبِ گنگوہی کا یہی حال ہے ولہٰذا " تمہیدِ ایمان " میں فرمایا

ـــــــ " وہ فتوے جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لیے گئے جن میں سے ایک فوٹو کر علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لیے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے ' یہ تکذیبِ خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رَد کے شائع ہو چکا پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزارِ حسنی بمبئی میں اس کا اور مفصل رَد چھپا ' پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفۂ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رَد چھپا اور فتوے دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا ' اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتوے میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتویٰ کا انکار کر دینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلسنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے ' نہ کفرِ صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا " (ص۳۹، ۳۹)

تو فتوائے گنگوہی کی اور اس میں مذکور کفرِ صریح کی طرف نسبت میں کیا شبہہ رہا ۔

۱۲ منہ ۔

دیوبندیہ کو شرعاً کافر مرتد ماننے کے سوا ان کے سامنے کوئی راستہ نہ ہوتا بلکہ **بفرضِ محال** ایک بھی نہ سہی از اول تا آخر سب اعتراضوں کے جواب باصواب وہ دے لیتے (حالانکہ یہ قطعاً جزماً ناممکن ہے) تو بھی اس سے دیوبندیہ نہ مسلمان بنتے اور نہ ہی ان کی تکفیر کے سوا بجنوری جی کو کوئی چارہ کار رہتا وہ کیوں؟ ہم سے سنیے

دیوبندیہ کے جیتے جی دیوبندیہ کے رد ہوتے رہے تکفیریں ہوتی رہیں دیوبندیہ کی کوششیاں جڑ کر بیٹھیں مگر اُن کفری عبارات میں کوئی اسلامی پہلو نہ نکلنا تھا نہ نکلا ——— تو بفرض غلط وہ عبارتیں متعین نہ تھیں تو یوں دیوبندیہ کے کفر میں متعین ہوگئیں ——— اب کسی بجنوری یا ہندی وغیرہ کی تاویل سے ان عبارات کے قائلین کو کیا فائدہ؟ ——— وہ تو کافر کے کافر ہی رہے ——— اور ان سب حقائق کو دیکھتے سُنتے جانتے بوجھتے بالیقین ان سے باخبر رہتے ہوئے کسی بجنوری وغیرہ کو دیوبندیہ کی تکفیر سے کفِ لسان کی کیا گنجائش رہتی ——— تو صاف ظاہر وروشن ہوگیا کہ بجنوری جی نے جو کچھ ریز کی وہ حمایتِ دیوبندیت وحمیتِ کفر وردّت کی رگ تھی جو پھڑک اٹھی اور بجنوری کے دین وایمان کا کھلم کھلا صفایا کر گئی

اعاذنا اللہ تعالیٰ من ذٰلک وجمیع المسلمین بجاہ حبیبہ الامین علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ وحزبہٖ وابنہٖ الصلوٰۃ والتسلیم وعلینا معھم وفیھم الیٰ یوم الدین والحمد للہ ربّ العٰلمین۔

اسرار احمد نوری

نوری دار الافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنّت بدر الاسلام مانا پار بہریا

ڈاکخانہ حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور (یوپی) ۲۷۱۶۰۴۔

رجب ۱۴۲۴ھ۔

٤٩٦

علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتویٰ جس میں اللہ ورسول جلّ وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ماننے والوں کو ان کا سچّا ایمان دکھایا اور اللہ ورسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر حُجّتِ الٰہیہ تمام کردی

یعنی

حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین

۱۳۲۴ھ

مع ترجمۂ اردو

مبین احکام وتصدیقات اعلام

۱۳۲۵ھ

خوشی وشادمانی اسے کہ سُنے اور مانے ۔ اور حسرت وپشیمانی اسے کہ نہ سُنے یا سُن کر حق نہ پہچانے ۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم ط
نحمده ونصلّي على رسوله الكريم ط

سلٰم منا ورحمة الله وبركاته على سادتنا علماء البلد الامين، و قادتنا كبراء بلد سيد المرسلين، صلّى الله تعالى وسلّم وبارك عليه و عليهم اجمعين **وبعد** فان المعروض على جنابكم بعد لثم اعتابكم، عرض محتاج فقير، مظلوم اسير، ذى قلب كسير، على عظماء كرماء، اسخياء رحماء، يدفع الله بهم البلاء والعنا، ويرزق بهم الهنا والغنا[عه]، أن السنة فى الهند غريبة، وظلمات الفتن والمحن مهيبة، قد استعلى الشر، واستولى الضر[عه]، وتفاقم الامر، فالسنى الصابر على دينه كالقابض على الجمر، فوجب على ذمة همة امثالكم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ط

سلام ہماری طرف سے اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہمارے سرداروں امن والے شہر مکہ معظمہ کے عالموں اور ہمارے پیشواؤں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر۔ اللہ تعالےٰ درود وسلام وبرکت نازل کرے ہمارے نبی اور سب انبیاء پر۔ پھر آپ کی آستانہ بوسی کے بعد آپ کی جناب میں عرض (ایسی عرض جیسے کوئی حاجت مند بے نوا ستم دیدہ گرفتار دل شکستہ، عظمت والے کریموں، سخاوالے رحیموں سے عرض کرے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ بلا و رنج دور فرماتا اور اُن کی برکت سے خوشی وسودمندی بخشتا ہے) یہ ہے کہ مذہب اہل سنت ہندوستان میں غریب ہے اور فتنوں اور محنتوں کی تاریکیاں مہیب۔ شر بلند ہے اور ضرر غالب اور کام نہایت دشوار، تو سنی اپنے دین پر صبر کرنے والا ایسا ہے جیسے آگ مٹھی میں رکھنے والا۔ تو آپ جیسے

عه "الدنا" کا ہمزہ برائے مناسبت الف ہو گیا۔ ۱۲ ن ——— عه الضّر، ویُفتح لغتان، او بالفتح مصدر، وبالضم اسم۔ ۱۲ ن

السادة القادة الکرام ؛ اعانۃُ الدین ؛ واھانۃ المفسدین ؛ اذلیس بالسیوف فبالاقلام ؛ فالغیاث الغیاث یا خیل اللہ ؛ یا فرسان عساکر رسول اللہ ؛ اَمِدّونا بِعُدّۃ ؛ واَعِدّوا الدفع الاعداء عُدّۃ ؛ وشُدّوا عَضُدنا فی ھٰذہ الشدۃ ؛ ومن المیسور ؛ علی قدر المقدور ؛ فی ابانۃ ھٰذہ الامور ؛ اَنّ رجلا من علماء بلادنا ؛ الملقب علی لسان عمائدنا واسیادنا ؛ بعالم اھل السنۃ والجماعۃ ؛ وقف نفسہ علی دفاع تلک الضلالۃ و الشناعۃ ؛ فصنف کتبا ؛ والف خطبا ؛ تنوف کتبہ[1] علی مائتین ؛ بھا للدین زین ؛ وجلاء الرین ؛ منھا شرح علقہ علی المعتقد المنتقد ؛ سماہ المعتمد المستند ؛ وقد تکلم فی مبحث شریف منہ علی اصول البدع الکفریۃ ؛

سرداروں پیشواؤں کریموں کے ذمہ ہمت پر مدد دین اور تذلیل مفسدین واجب ہے جب تلواروں سے نہیں تو قلموں سے سہی فریاد فریاد اے خدا کے لشکرو! نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فوج کے سوارو! ہماری مدد کرو اپنی روشنائی سے، اور دفع دشمناں کے لیے سامان مہیا کرو اور اس سختی میں ہمارے بازو کو قوت دو۔ اور ان امور کے ظاہر کرنے میں بقدر قدرت ایک آسان بات یہ ہے کہ ہمارے شہروں کے علماء سے ایک مرد نے جو ہمارے سرداروں اور عمائد کی زبان پر لقب عالم اہلِ سنّت و جماعت سے ملقب ہے اپنی جان کو ان گمراہیوں اور قباحتوں کے دفع میں وقف کر دیا۔ کتابیں تصنیف کیں اور بیانات تالیف کیے اُس کی تصنیفیں[1] دو سو سے زائد ہوئیں جن سے دین کے لیے زینت اور زنگ کا دور ہونا ہے اُن میں سے "المعتقد المنتقد" کی شرح "**المعتمد المستند**" ہے اس کی ایک مبحث شریف میں اُن کفری بدعات کے اصول پر

[1] تلک عدتھا اذ ذاک اما الاٰن فقد تافت وللہ الحمد علی اربع مائۃ ام مصححہ غفرلہ ——— یہ شمار اس وقت تھا اور اب بفضلہ تعالیٰ چار سو ۴۰۰ سے زائد تصانیف ہیں ۱۲ مشیع عفی عنہ ——— میں کہتا ہوں یہ خبر بھی حین حیات کی ہے پوری عمر مبارک کی تصنیفات کا شمار کہیں زائد ہے ——— پھر وہ تصنیفات جن محنت دیگراں کو اپنے خانے میں ڈال لینے کی علت سے بری ہیں خود امام اہلِ سنّت تحدیث نعمت کے طور پر گویا ہیں ——— "بحمدہٖ عزّوجل فقیر کی عامہ تصنیفات افکار تازہ سے مملو ہوتی ہیں حتی کہ فقہ میں جہاں مقلدین کو ابداے احکام میں مجال دم زدن نہیں تحدثا بنعمۃ اللہ تعالیٰ ——— اور اس کی صداقت کے اعتراف و اظہار کو علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ باعث سعادت جان کر ولارض من کاس الکرام نصیب کی تصویر بارگاہ امام میں یوں نواسنج ہیں کہ ——— "صدقت یا سیادی لاریب فیہ اذ کان فضل اللہ علیک عظیما فاستفاد من ذکوتہ حظا یسیرا"۔ بملازمان سلطان کہ رساند این دعا را ؎ کہ بشکر بادشاہی ز نظر مران گدا را ـ الفقیر المفتقر ۱۲ اسرار احمد نوری ربیع الآخر ۱۴۲۹ھ اپریل ۲۰۰۸ء

مضاف الیہ کو اس کا قائم مقام کر دیا گیا (جیسا کہ ذیقاً سیفاً سیفواً کے تحت بشیر الناجیہ ص ۲۱ میں ہے)۔ ۱۵

الشائعۃ الاٰن فی الدیار الھندیۃ ؛ نعرض منھا ذکر بعض الفرق بلفظہ ؛ لیتشرف منکم بنظرۃ وتصدیق ؛ و تفرح السنۃ ؛ ویُفرَج عنھا کل محنۃ ؛ بعون التصویب منکم والتحقیق ؛ وتذکروا صریحا ان ائمۃ الضلال ؛ الذین سماھم ھل ھم کما قال ؛ فمقالہ فیھم بالقبول حقیق ؛ ام لا یجوز تکفیرھم ؛ ولا تحذیر العوام عنھم وتنفیرھم ؛ وان انکروا ضروریات الدین ؛ وسبّوا اللہ رب العٰلمین ؛ وسبّوا رسولہ الامین المکین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؛ وطبعوا واشاعوا کلامھم المھین ؛ لانھم علماء مولویۃ ؛ وان کانوا من الوھابیۃ ؛ فتعظیمھم واجب فی الدین ؛ وان شتموا اللہ وسید المرسلین ؛ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین ؛ کما تزعمہ بعض الجھلۃ من المذبذبین ؛ ویا سادا تنا بینوا نصر الدین ربکم ان ھٰؤلاء الذین سماھم ونقل کلامھم ؛ ھا ھو ذا نبذ من کتبھم کالاعجاز الاحمدی و وازالۃ الاوھام للقادیانی وصورۃ فتیا

کلام کیا ہے جو آج ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں اس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اسی کی عبارت میں آپ حضرات پر عرض کرتے ہیں تاکہ حضرات کی نگاہ و تصدیق سے مشرف ہو اور سنّت شاداں اور دور ہو اور حضرات کی تصحیح و تحقیق کی برکت سے مذہب اہلسنّت پر سے ہر مشکل دور ہو اور صاف ذکر فرمائیے کہ **وہ سرداران گمراہی جن کا ذکر اُس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی ہیں جیسا مصنّف نے کہا ہے تو جو حکم اس نے ان پر لگایا سزاوارِ قبول ہے** یا ان لوگوں کو کافر کہنا جائز نہیں نہ عوام کو اُن سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے اگرچہ وہ ضروریات دین کا انکار کریں اور رب العٰلمین اور اُس کے رسول معزز و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بُرا کہیں اور اپنا یہ اہانت بھرا کلام چھاپیں اور شائع کریں اس لیے کہ وہ عالم و مولوی ہیں اگرچہ وہابی ہیں تو ان کی تعظیم شرعاً واجب ہے اگرچہ اللہ و رسول کو گالیاں دیں، جیسا کہ بعض جاہلوں کا گمان ہے جن کے دل میں ایمان مستقر نہ ہوا۔ اور اے ہمارے سردارو! اپنے رب عزوجل کے دین کی مدد کو **بیان فرمائیے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنّف نے لیا** اور اُن کا کلام نقل کیا اور **ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں** جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوے کے

رشید احمد الکنکوھی فی فوتوغرافیا و البراھین القاطعة حقیقة له ونسبة لتلمیذه خلیل احمد الانبھتی وحفظ الایمان لاشرف علی التانوی معروضات، مضروب بخطوط ممتازة علی عباراتھا المردودات) ھل ھم فی کلماتھم ھذہ منکرون لضروریات الدین، فان کانوا وکانوا کفارا مرتدین، فھل یفترض علی المسلمین اکفارھم کسائر منکری الضروریات، الذین قال فیھم العلماء الثقات، من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر، کما فی شفاء السقام والبزازیة ومجمع الانھر والدر المختار وغیرھا من الکتب الغرر، ومن شك فیھم او وقف فی تکفیرھم، اوعظمھم اونھی عن تحقیرھم، فما حکمه فی الشرع المبین، لازلتم بفضل الله مفیضین، علی المسلمین احکام الدین، امین، والصلاة والسلام علی سید المرسلین، محمد وآلہ وصحبہ اجمعین،

رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہینِ قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی طرف نسبت ہے۔ اور اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان کہ ان کتابوں کی عباراتِ مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیئے گیے ہیں) آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر ہیں؟۔ اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انھیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے اور جو اُن میں شک کرے یا انھیں کافر کہنے میں تامل کرے یا اُن کی تعظیم کرے یا اُن کی تحقیر سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ آپ حضرات ہمیشہ فضلِ خدا سے مسلمانوں پر احکامِ دین کا افاضہ فرماتے رہیں۔ اور درود و سلام نازل ہو تمام رسولوں کے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب سب پر۔

قال فی المعتمد المستند

المعتمد المستند میں

(بعد ما حقق ان صاحب البدعة المکفرة

اولاً یہ تحقیق کی کہ بدعتِ کفریہ والا یعنی ہر وہ شخص کہ

اعنی بہ کل مدع للاسلام منکر لشئ من ضروریات الدین کافر بالیقین، وفی الصلاة خلفہ وعلیہ والمناکحة والذبیحة والمجالسة والمکالمة وسائر المعاملات حکمہ حکم المرتدین، کما نص علیہ فی کتب المذھب کالھدایة والغرر وملتقی الابحر والدر المختار ومجمع الانھر وشرح النقایة للبرجندی والفتاوی الظھیریة والطریقة المحمدیة والحدیقة الندیة والفتاوی الھندیة وغیرھا متونا وشروحا وفتاوی) ما نصہ ولنعد بعض من یوجد فی اعصارنا وامصارنا من ھؤلاء الاشقیاء، فان الفتن داھمة، والظلم متراکمة، والزمان کما اخبر الصادق المصدوق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا والعیاذ باللہ تعالی فیجب التنبہ علی کفر الکافرین المتسترین باسم الاسلام ولاحول ولاقوة

دعویٔ اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو یقیناً کافر ہے اُس کے پیچھے نماز پڑھنے اور اُس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور اُس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور اُس کے پاس بیٹھنے اور اُس سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں اُس کا حکم بعینہ وہی ہے جو مرتدوں کا حکم ہے۔ جیسا کہ کتب مذہب مثل ہدایہ و غرر و ملتقی الابحر و درمختار و مجمع الانہر و شرح نقایہ برجندی و فتاویٰ ظہیریہ و طریقۂ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و فتاویٰ عالمگیری وغیرہا متون و شروح و فتاویٰ میں تصریح ہے (اس تحقیق کے بعد یہ عبارت لکھی) اور چاہیے کہ ہم گنائیں اُن اشقیا میں سے بعض فرقے جو ہمارے شہروں اور زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس لیے کہ فتنے سخت صدمہ رساں ہیں اور ظلمتیں گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہیں۔ اور زمانہ کی وہ حالت ہے جیسی صادق مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان ہے اور صبح کو کافر والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اُن کافروں کے کفر پر آگاہی لازم ہے جو اسلام کے نام کو اپنا پردہ

الّا باللہ ۔

فمنهم المرزائية ونحن نسميهم الغلامية نسبةً الى غلام احمد القاديانى دجّالٌ حَدَثَ فى هذا الزمان فادّعى اوّلاً مماثلة المسيح وقد صدق واللہ فانه مثل المسيح الدجال الكذاب ثمّ ترقّى به الحال فادعى الوحى وقد صدق واللہ لقوله تعالىٰ فى شان الشيطين يُوْحِىْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا۔ اَمّا نسبة الايحاء الى اللہ سبحٰنهٗ وتعالىٰ وجَعْلُهٗ كتابه البراهين الغلامية كلام اللہ عزّ وجلّ فذٰلك ايضا مما اوحى اليه ابليس اَنْ خُذْ منى وانسب الى اله العٰلمين ثمّ صرّح بادعاء النبوة والرسالة وقال هو اللہ الذى ارسل رسوله فى قاديان وزعم ان مما نزل اللہ تعالىٰ عليه انا انزلناه بالقاديان وبالحق نزل وزعم انه هو احمد الذى بشّر به ابنُ البَتول وهو المراد من قوله تعالىٰ عنه وَمُبَشِّرًا

بنائے ہوئے ہیں ولا حول ولا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم۔

ان میں سے ایک فرقہ **مرزائیہ** ہے اور ہم نے ان کا نام غلامیہ رکھا ہے **غلام احمد قادیانی** کی طرف نسبت ۔ وہ ایک دجّال ہے جو اس زمانہ میں پیدا ہوا کہ ابتداءً مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور واللہ اُس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجّال کذاب کا مثیل ہے پھر اُسے اور اونچی چڑھی اور وحی کا ادعا کیا اور واللہ وہ اس میں بھی سچا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دربارۂ شیاطین فرماتا ہے ایک اُن کا دوسرے کو وحی کرتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کی رہا اُس کا اپنی وحی کو اللہ سبحٰنہٗ کی طرف نسبت کرنا اور اپنی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتانا یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ہے کہ لے مجھ سے اور نسبت کر رب العٰلمین کی طرف ۔ پھر دعویٰ نبوت و رسالت کی صاف تصریح کر دی اور لکھ دیا کہ اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا اور زعم کیا کہ ایک آیت اُس پر یہ اتری ہے کہ ہم نے اُسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اترا اور زعم کیا کہ وہی وہ احمد ہے جن کی بشارت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دی تھی اور اُن کا یہ قول جو قرآن مجید میں مذکور ہے میں بشارت دیتا آیا ہوں

بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ وزعم ان اللہ تعالىٰ قال له انك انت مصداق هٰذه الاٰية هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ثمّ اخذ يفضّل نفسه اللئيمة على كثير من الانبياء والمرسلين ؛ صلوٰت اللہ تعالىٰ وسلامه عليهم اجمعين ؛ وخص من بينهم كلمة اللہ وروح اللہ ورسول اللہ عيسىٰ صلّى اللہ تعالىٰ عليه وسلم فقال ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو

اُس سے بہتر غلام احمد ہے

اى اترك ذكر ابن مريم فان غلام احمد افضل منه واذ قد اُوخِذَ بانك تدّعى مماثلة عيسىٰ رسول اللہ عليه الصّلاة والسلام فاين تلك الاٰيات الباهرة التى اتى بها عيسىٰ كاحياء الموتىٰ وابراء الاكمه والابرص وخلق هيأة الطير من الطين فينفخ فيه فيكون طيرا باذن اللہ تعالىٰ فاجاب بان عيسىٰ انما كان يفعلها بمسمريزم اسم قسم من الشعوذة بلسان انكليزية قال

اُس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہے اس سے میں ہی مراد ہوں اور زعم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس سے کہا ہے کہ اس آیت کا مصداق تو ہی ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے ۔ پھر اپنے نفسِ لئیم کو بہت انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے افضل بتانا شروع کیا اور گروہ انبیاء علیہم السلام سے کلمۂ خدا و روحِ خدا و رسول خدا عزّ وجلّ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو تنقیص شان کے لیے خاص کر کے کہا ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو

اُس سے بہتر غلام احمد ہے

اور جب کہ اُس سے مواخذہ ہوا کہ تو اپنے آپ کو رسول خدا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مثیل بتاتا ہے تو وہ عقل کو حیران کر دینے والے معجزے کہاں ہیں جو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کیا کرتے تھے جیسے مُردوں کو جلانا اور مادرزاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرنا اور مٹی سے ایک پرند کی صورت بنانا پھر اُس میں پھونک مارنا اُس کا حکم خدا عزّ وجلّ سے پرندہ ہو جانا۔ تو اس کا یہ جواب دیا کہ عیسیٰ یہ باتیں مسمریزم سے کرتے تھے (کہ انگریزی میں ایک قسم کے شعبدے کا نام ہے) اور لکھا کہ میں اسی

ولولا انی اکرہ امثال ذٰلک لاتیت بہا و اذ قد تعود الانباء عن الغیوب الاٰتیۃ کثیرا، ویظہر فیہ کذبہ کثیرا بشیرا، داوی داءہ ھٰذا بان ظہور الکذب فی اَخبار الغیب لاینافی النبوۃ فقد ظہر ذٰلک فی اَخبار اربع مائۃ من النبیین واکثر من کذبت اخبارہ عیسٰی وجعل یصعد مصاعد الشقاوۃ حتّٰی عدّ من ذٰلک واقعۃ الحدیبیۃ فلعن اللہ من اٰذی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ولعن من اٰذی احدا من الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علی انبیاٰئہ وبارک وسلم واذ قد اراد قہر المسلمین علٰی ان یجعلوہ ایاہ المسیح الموعود ابن مریم البتول ولم یرض بذٰلک المسلمون واخذوا یتلون فضائل عیسٰی صلوٰت اللہ تعالٰی علیہ قام بالنضال وطفق یدّعی لہ علیہ الصلاۃ والسلام مثالب معایب حتی تعدّی الی امہ الصدیقۃ البتول المصطفاۃ المطہرۃ المبرّأۃ بشہادۃ اللہ تعالٰی ورسولہ صلی اللہ تعالٰی

باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی ذکر دکھاتا۔ اور جب پیشین گوئی کرنے کی عادت اُسے پڑی ہوئی ہے اور پیشین گوئیوں میں اُس کا جھوٹ نہایت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے تو اپنی اس بیماری کی یہ دوا نکالی کہ پیشین گوئیاں جھوٹی جانا کچھ نبوت کے منافی نہیں کہ پہلے چار سو انبیاء کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور سب میں زیادہ جس کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ عیسٰی ہیں علیہ الصلاۃ والسلام۔ اور یوں ہی شقاوت کی سیڑھیاں چڑھتا گیا یہاں تک کہ انہیں جھوٹی پیشینگوئیوں میں سے واقعۂ حدیبیہ کو گنا دیا۔ تو اللہ تعالٰی کی لعنت ہو اُس پر جس نے ایذا دی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو۔ اور اللہ تعالٰی کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔ اور اللہ تعالٰی کی درودیں اور برکتیں اور سلام اُس کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر۔ اور جب کہ اُس نے چاہا کہ مسلمان زبردستی اُسے مسیح ابن مریم بنالیں اور مسلمان اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسٰی علیہ الصلاۃ والسلام کے فضائل انھوں نے پڑھنا شروع کیے تو لڑائی کے لیے اٹھا اور عیسٰی علیہ الصلاۃ والسلام میں عیب اور خرابیاں بتانی شروع کیں۔ یہاں تک کہ اُن کی والدہ ماجدہ تک ترقی کی جو صدیقہ ہیں اور غیرِ خدا سے بے علاقہ اور جو اللہ تعالٰی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی

علیہ وسلم وصرح ان مطاعن الیہود علی عیسٰی وامہ لاجواب عنہا عندنا ولا نستطیع ردّہا اصلا وجعل یلحق البتول المطہرۃ من تلقاء نفسہ فی عدۃ مواضع من رسائلہ الخبیثۃ بما یستثقل المسلم نقلہ وحکایتہ ثم صرح ان لادلیل علٰی نبوۃ عیسٰی قال بل عدۃ دلائل قائمۃ علی ابطال نبوتہ ثم تستّر فَرَقا عن المسلمین ان ینفروا عنہ کافۃ فقال وانما نقول بنبوتہ لان القراٰن عدہ من الانبیاء ثم عاد فقال لایمکن ثبوت نبوتہ وفی ھٰذا المآثر اکذاب للقراٰن العظیم ایضاً حیث حکم باقامت الادلۃ علی بطلانہ الی غیر ذٰلک من کفریاتہ الملعونۃ اعاذ اللہ المسلمین من شرہ وشر الدجاجلۃ اجمعین ومنہم **الوہابیۃ الامثالیۃ والخواتمیۃ** وقد قصصنا علیک اقوالہم وشانہم وانہم کانوا وبانوا فیما قبل وہم مقتسمون الی **الامیریۃ** نسبۃ الی امیر حسن وامیر احمد السہسوانیین **والنذیریۃ** المنسوبۃ الی نذیر حسین الدہلوی **والقاسمیۃ**

گواہی سے چُنی ہوئی اور ستھری اور بے عیب ہیں۔ اور تصریح کردی کہ یہودی جو عیسٰی اور اُن کی ماں پر طعن کرتے ہیں اُن کا ہمارے پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم اصلاً اُن پر رَد کرسکتے ہیں اور اُن پاک بتول کو اپنی طرف سے اپنے خبیث رسالوں میں جا بجا وہ عیب لگائے کہ مسلمان پر جن کا نقل کرنا بھی گراں ہے اور تصریح کردی کہ عیسٰی کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں اُن کے بطلانِ نبوت پر قائم ہیں۔ پھر اس خوف سے کہ تمام مسلمان اس سے نفرت کرجائیں گے یوں اپنے کفر پر پردہ ڈالا کہ ہم انھیں صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیاء میں شمار کردیا ہے۔ پھر پلٹ گیا اور بولا کہ ان کی نبوت کا ثبوت ممکن نہیں اور اُس کے اِس قول میں جیسا کہ دیکھ رہے ہو قرآن مجید کا بھی جھٹلانا ہے کہ اس نے ایسی بات ٹھہرائی جس کے بطلان پر دلائل قائم ہیں۔ ان کے سوا اُس کے کفریاتِ ملعونہ اور بہت ہیں۔ اللہ تعالٰی مسلمانوں کو اُس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔

دوسرا فرقہ وہابیہ امثالیہ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے چھ یا سات مثل موجود ماننے والے) اور **خواتیمہ** (یعنی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سوا اور طبقاتِ زمین میں چھ خاتم النبیین موجود جاننے والے) اور ہم سابق میں اُن کے احوال واقوال اور یہ کہ وہ تھے اور نہ رہے بیان کرچکے ہیں اور وہ کئی قسم ہیں ایک امیریہ **امیر حسن و امیر احمد سہسوانیوں** کی طرف منسوب اور نذیریہ **نذیر حسین دہلوی** کی طرف منسوب اور قاسمیہ

المنسوبة الى قاسم النانوتی صاحب " تحذیر الناس " وھو القائل فیہ لو فرض فی زمنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بل لو حدث بعدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی جدید لم یخل ذٰلک بخاتمیتہ وانما یتخیل العوام انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنیٰ اٰخر النبیین مع انہ لا فضل فیہ اصلا عند اھل الفھم الی اٰخر ماذکر من الھذیانات وقد قال فی التتمۃ والاشباہ وغیرھما اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات اھ النانوتی ھٰذا ھو الذی وصفہ محمد علی الکانفوری ناظم الندوۃ بحکیم الامۃ المحمدیۃ فسبحٰن مقلب القلوب والابصار، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الواحد القھار العزیز الغفار، فھٰؤلاء المردۃ المریدۃ الخناس مع اشتراکھم فی تلک الداھیۃ الکبریٰ، مفترقون فیما بینھم علی اٰراء یوحی بھا الیھم الشیطان غرورا، وقد فصلت فی غیر ما رسالۃ

قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی **تحذیر الناس** ہے اور اس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ حالانکہ فتاویٰ تتمہ اور الاشباہ والنظائر وغیرہما میں تصریح فرمائی کہ اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریاتِ دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے جسے **محمد علی** کانپوری **ناظم ندوہ** نے حکیم امتِ محمدیہ کا لقب دیا۔ پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو یہ سرکش شیطان کے چیلے باآنکہ اس مصیبتِ عظیم میں سب شریک ہیں، آپس میں مختلف رایوں میں بھوٹے ہوئے ہیں جو شیطان فریب کی راہ سے ان کے دلوں میں ڈالتا ہے اور اُن کی تفصیل متعدد رسالوں میں ہو چکی۔

ومنھم الوھابیۃ الکذابیۃ اتباع رشید احمد الکنکوھی تقول اولا علی الحضرۃ الصمدیۃ تبعا لشیخ طائفتہ اسماعیل الدھلوی علیہ ما علیہ بامکان الکذب وقد رددت علیہ ھذیانہ فی کتاب مستقل سمیتہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح (۱۳۰۷ھ) وارسلتہ الیہ وعلیہ بصیغۃ الالتزام من بوسطۃ وأتت منہ الرجعۃ بواسطتھا منذ احدی عشرۃ سنۃ و قد اشاعوا ثلث سنین ان الجواب یکتب کتب یطبع ارسل للطبع وما کان اللہ لیھدی کید الخائنین، فما استطاعوا من قیام و ما کانوا منتصرین، والاٰن اذ قد اعمی اللہ سبحٰنہ بصر من قد عمیت بصیرتہ من قبل فانّیٰ یرجی الجواب، و ھل یجادل میت[1] من تحت التراب، ثم تمادی بہ الحال، فی الظلم والضلال، حتی صرح فی فتوی لہ (قد رأیتھا بخطہ وخاتمہ بعینی

تیسرا فرقہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کے پیرو۔ پہلے تو اُس نے اپنے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا کہ "اُس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے" اور میں نے اُس کا یہ بیہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں رد کیا جس کا نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح (۱۳۰۷ھ) رکھا اور میں نے یہ کتاب بصیغۂ رجسٹری اُس کی طرف اور اُس پر بھیجی۔ اور بذریعۂ ڈاک اُس کے پاس سے رسید آگئی جسے گیارہ برس ہوئے اور مخالفین تین برس خبریں اڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائے گا لکھ گیا چھاپا جائے گا۔ چھپنے کو بھیجدیا۔ اور اللہ عزوجل اس لیے نہ تھا کہ دغابازوں کے مکر کو راہ دکھاتا تو وہ نہ کھڑے ہوسکے نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے اور اب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھیں بھی اندھی کردیں جس کی ہیے کی آنکھیں پہلے سے پھوٹ چکی تھیں تو اب جواب کی امید کہاں۔ اور کیا خاک کے نیچے سے مُردہ[1] جھگڑنے آئے گا۔ پھر تو ظلم و گمراہی میں اُس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں (جو اُس کا **مُہری دستخطی** میں نے اپنی **آنکھ سے دیکھا**

[1] ھذا بحمد اللہ تعالیٰ من کرامات المصنف قالہ فی حیاۃ الکنکوھی ثم اماتہ اللہ الکنکوھی ولم یقدرہ ان یجیز جوابا اھ مصحح غفرلہ۔ یہ بحمد اللہ حضرت مصنف کی کرامتوں سے ہے یہ لفظ انھوں نے گنگوہی کی زندگی میں لکھا تھا پھر اللہ عزوجل نے گنگوہی کو موت دی اور اصلاً جواب دینے پر قادر نہ کیا۔ ۱۲ مصحح غفرلہٗ۔

وقد طبعت مراراً فی بمبئی وغیرھا مع ردھا) " ان من یکذب اللہ تعالٰی بالفعل ویصرح انہ سبحٰنہ وتعالٰی قد کذب وصدرت منہ ھٰذہ العظیمۃ فلا تنسبوہ الٰی فسق فضلا عن ضلال فضلا عن کفر فان کثیرا من الائمۃ قد قالوا بقیلہ، وانما قصارٰی امرہ انہ مخطئ فی تاویلہ"، فلا الٰہ الا اللہ انظر الٰی فخامۃ عواقب التکذیب بالامکان کیف جرت الی التکذیب بالفعل سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل اولٰئک الذین اصمھم اللہ واعمٰی ابصارھم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم **ومنھم الوھابیۃ الشیطانیۃ** ھم کالفرقۃ الشیطانیۃ من الروافض کانوا اتباع شیطان الطاق[1] وھٰؤلاء اتباع شیطان الآفاق ابلیس اللعین وھم ایضاً اذناب ذٰلک المکذب الکنکوھی فانہ صرح فی کتابہ البراھین القاطعۃ وماھی واللہ الا القاطعۃ لما امر اللہ بہ ان یوصل بان

جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا) صاف لکھ گیا کہ "جو اللہ سبحٰنہ وتعالٰی کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ تعالٰی) اللہ تعالٰی جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اُس سے صادر ہو چکا تو اُسے کفر بالائے طاق، گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو۔ اس لیے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں جیسا اُس نے کہا اور بس نہایت کار یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی"۔ تو لا الٰہ الا اللہ، اللہ عزوجل کے امکانِ کذب ماننے کا بُرا انجام دیکھو کیونکر وقوعِ کذب ماننے کی طرف کھینچ کر لے گیا۔ یونہیں سنّت الٰہیہ جلّ وعلا چلی آئی ہے اگلوں سے۔ یہی ہیں وہ جنہیں اللہ تعالٰی نے بہرا کیا اور اُن کی آنکھیں اندھی کردیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ **چوتھا فرقہ وہابیہ شیطانیہ** اور وہ رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح ہیں وہ شیطان الطاق[1] کے پیرو تھے۔ اور یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں اور یہ بھی اُسی تکذیب خدا کرنے والے گنگوہی کے دُم چھلے ہیں کہ اس نے اپنی کتاب براھین قاطعہ میں تصریح کی (اور خدا کی قسم وہ قطع نہیں کرتی مگر اُن چیزوں کو جن کے جوڑنے کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے) کہ اُن کے

---

[1] ھو کبیر الفرقۃ الشیطانیۃ کان یکون فی طاق جامع الکوفۃ فتسمیہ الشیاطین مومن الطاق وسماہ الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالٰی عنہ شیطان الطاق ۱۲ مصحح غفرلہ۔ وہ فرقہ شیطانیہ کا گرو ہے جامع مسجد کوفہ کے طاق میں رہا کرتا تھا تو وہ شیاطین اسے مومن الطاق کہا کرتے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کا نام شیطان الطاق رکھا۔ ۱۲ مصحح غفرلہ

شیخھم ابلیس اوسع علما من رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وھٰذا نصہ الشنیع بلفظہ الفظیع ص ۴۷ شیطان وملک الموت کو الخ ای ان ھٰذہ السعۃ فی العلم ثبتت للشیطان وملک الموت بالنص وای نص قطعی فی سعۃ علم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حتی تُرَدَّ بہ النصوصُ جمیعا ویُثبَت شرک وکتب قبلہ ان ھٰذا الشرک لیس فیہ حبۃ خردل من ایمان فیاللمسلمین، یاللمؤمنین بسید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیھم اجمعین، انظروا الٰی ھٰذا الذی یدّعی علو الکعب فی العلوم والاتقان وسعۃ الباع فی الایمان والعرفان، ویدعی فی اذنابہ بالقطب وغوث الزمان، کیف یسب محمدا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ملأ فیہ ویؤمن بسعۃ علم شیخہ ابلیس ویقول لمن علمہ اللہ مالم یکن یعلم وکان فضل اللہ علیہ عظیما الذی تجلّٰی لہ کل شیء وعرفہ وعلم ما فی السمٰوت والارض وعلم ما بین المشرق والمغرب وعَلِمَ عِلْمَ الاولین والاخرین کما نص علٰی کل ذٰلک الاحادیث الکثیرۃ

پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اُس کا بُرا قول خود اُسی کے بد الفاظ میں ص ۴۷ پر یوں ہے "شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رَد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔" اور اس سے پہلے لکھا کہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصّہ ہے۔

فریاد اے مسلمانو۔ فریاد اے وہ جو سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم پر ایمان رکھتے ہو اسے دیکھو یہ جو دعوٰی کرتا ہے کہ علم وبحث کا رکن اُونچے پائے پر ہے اور ایمان ومعرفت میں ید طولٰی رکھتا ہے اور اپنے دم چھلّوں میں قطب اور غوث زمانہ کہلاتا ہے کیسی منہ بھر کے گالی دے رہا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو۔ اور اپنے پیر ابلیس کی وسعتِ علم کو ایمان لاتا ہے اور وہ جنہیں اللہ عزوجل نے سکھا دیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اور اللہ عزوجل کا فضل اُن پر عظیم ہے وہ جن کے سامنے ہر چیز روشن ہوگئی اور انھوں نے ہر چیز پہچان لی اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے جان لیا اور مشرق ومغرب میں جو کچھ ہے سب جان لیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم انہیں حاصل ہوا جیسا کہ ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث میں تصریح فرمائی

انه" ای نص فی سعة علمه" فهل لیس
هٰذ ایمانا بعلم ابلیس وکفرا بعلم محمد
صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم وقد قال فی
نسیم الریاض کما تقدم من قال فلان اعلم
منه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فقد عابه و
نقصه فهو ساب والحکم فیه حکم الساب
من غیر فرق لا نستثنی منه صورة
وهذا کله اجماع من لدن الصحابة
رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم ثم اقول
انظروا الی أثار ختم اللّٰه تعالیٰ
کیف یصیر البصیر اعمیٰ ؛ و
کیف یختار علی الهدی العمیٰ
یومن بعلم الارض المحیط لابلیس
واذ جاء ذکر محمد رسول اللّٰه
صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم
قال "هٰذا شرک" وانما الشرک اثبات الشریک
للّٰه تعالیٰ فالشیء اذا کان اثباته لاحد
من المخلوقین شرکا کان شرکا قطعا لکل
الخلائق اذ لا یصح ان یکون احد
شریکا للّٰه تعالیٰ فانظروا کیف
امن بان ابلیس شریک له سبحٰنه

اُن کے حق میں یوں کہتا ہے کہ "اُن کی وسعت علم میں
کونسی نص ہے"۔ کیا یہ علم ابلیس پر ایمان اور علم محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ ہوا اور بیشک
نسیم الریاض میں فرمایا (جیسا کہ اُس کا نص اصل کتاب میں
گزر چکا ہے) کہ جو کسی کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے علم سے زیادہ بتائے اُس نے بیشک حضور اقدس
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کی شان گھٹائی
تو وہ گالی دینے والا ہے اور اُس کا حکم وہی ہے جو
گالی دینے والے کا ہے اصلاً فرق نہیں اُس میں سے ہم
کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر
صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے سے اب تک برابر اجماع
چلا آیا ہے پھر میں کہتا ہوں اللہ کے مہر کر دینے کے اثر
دیکھو کیونکر انکھیارا اندھا ہو جاتا ہے اور راہ حق چھوڑ
کر چوپٹ ہونا پسند کرتا ہے ابلیس کے لیے تو زمین کے
علم محیط پر ایمان لاتا ہے اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کا ذکر آیا تو کہتا ہے "یہ شرک ہے" حالانکہ شرک تو اسی کا
نام ہے کہ اللہ عزوجل کے لیے کوئی شریک ٹھہرایا جائے
تو جس چیز کا مخلوق میں سے کسی ایک کے لیے ثابت کرنا
شرک ہو تو وہ تمام جہان میں جس کے لیے ثابت کی جائے
یقیناً شرک ہوگا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا تو دیکھو
ابلیس لعین کا اللہ عزوجل کے ساتھ شریک ہونے کا کیسا ایمان

وانما الشرکة منتفیة عن محمد صلی اللّٰه
تعالیٰ علیه وسلم ثم انظروا الی غشاوة
غضب اللّٰه تعالیٰ علی بصرہ یطالب فی علم محمد
صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم بالنص ولا یرضی به
حتی یکون قطعیا فاذا جاء علی سلب علمه صلی اللّٰه
تعالیٰ علیه وسلم تمسک فی هذا البیان نفسه علی
ملاٰ بستة اسطر قبل هذا الکفر المهین ؛ بحدیث
باطل لا اصل له فی الدین ؛ وینسبه کذبا
الی من لم یروہ بل ردہ بالرد المبین ؛ حیث
یقول روی الشیخ عبد الحق (قدس سرہ عن
النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم انه قال) لا اعلم
ماوراء هٰذ الجدار اه مع ان الشیخ قدس
اللّٰه تعالیٰ سرہ انما قال فی مدارج النبوة
هکذا یشکل هٰهنا بان جاء فی بعض الروایات
ان قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم
انما انا عبد لا اعلم ماوراء هذا الجدار وجوابه
ان هذا القول لا اصل له ولم تصح به الروایة
اه فانظروا کیف یحتج بلا تقربوا الصلوٰة ویترک
وانتم سکٰرٰی وکذلک قال الامام ابن حجر العسقلانی
لا اصل له اه وقال الامام ابن حجر المکی فی افضل القریٰ
لم یعرف له سند اه وقد عرضت قولیه هٰذین اعنی

رکھتا ہے، شرکت تو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
منتفی ہے۔ پھر غضب الٰہی کا گھٹاٹوپ اُس کی آنکھوں پر
دیکھو علم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تو نص مانگتا ہے اور نص پر
بھی راضی نہیں جب تک قطعی نہ ہو اور جب حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی نفی پر آیا تو خود اسی بحث میں
ملا؟ پر اس ذلت دینے والے کفر سے چھ سطر پہلے
ایک باطل روایت کی سند پکڑی جس کی دین میں باطل
اصل نہیں اور اُن کی طرف اس کی جھوٹی نسبت کر رہا ہے
جنھوں نے اُسے روایت نہ کیا بلکہ اُس کا صاف رد کیا۔
کہ کہتا ہے شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے
پیچھے کا بھی علم نہیں۔ حالانکہ شیخ نے مدارج النبوۃ میں
یوں فرمایا ہے۔ یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ
بعض روایات میں آیا کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
یوں فرمایا میں تو ایک بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا
حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض
بے اصل ہے اس کی روایت صحیح نہ ہوئی دیکھو کیسی
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ سے دلیل لایا اور وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی کو
چھوڑ گیا۔ اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا اس کی کچھ
اصل نہیں اور امام ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا
اس کی کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ اور میں نے اُس کے
یہ دونوں قول یعنی وہ جو اُس نے تکذیب الٰہی عزجلالہ

ما اقترف من تكذيب الله سبحٰنهٗ وتنقيص
علم رسول الله صلّی الله تعالٰی علیه وسلم علٰی
بعض تلامذته ومریدیه فعارضنی وقال
ماکان شیخنا لیتفوّہ بامثال هٰذا الکفر
فاَریته الکتاب ، وکشفت عن کفرہ الحجاب ،
فَاَجاءہ الاضطراب ، الٰی ان قال لیس
هذا الکتاب لشیخی انما هو لتلمیذہ
خلیل احمد الانبهتی فقلت هو قد قرظ
علیه وسماہ کتابا مستطابا وتالیفا نفیسا
ودعا الله تعالٰی ان یتقبله وقال هٰذا الکتاب
دلیل واضح علٰی سعة نور علم مؤلفه وفسحة
ذکائه وفهمه وحسن تقریرہ وبهاء تحریرہ
اھ فقال لعله لم ینظر فیه مستوعبا انما نظر
بعض مواضع متفرقة واعتمد علٰی علم تلمیذہ
قلت کلا بل قد صرح فی هٰذا التقریظ انه راٰہ
من اوله الٰی اٰخرہ قال لعله لم ینظر فیه نظر
تدبر قلت کلا بل قد صرح فیه انه راٰہ بنظر
غائر وهٰذا لفظه فی التقریظ انّ احقر الناس
رشید احمد الکنکوهی طالع هٰذا الکتاب
المستطاب البراهین القاطعة من
اوله الٰی اٰخرہ بامعان النظر اھ

اور تنقیص علم رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وبال
اپنے سر لیا اُس کے بعض شاگردوں اور مریدوں کے
سامنے پیش کیے تو اُس نے میرا خلاف کیا اور بولا
بھلا ہمارے پیر کہیں ایسے کفر بک سکتے ہیں۔ تو میں نے
اُسے کتاب دکھائی اور اُس کے کُفر کا پردہ کھولا۔ تو
مجبور ہو کر اُسے یہ کہنا پڑا کہ یہ کتاب میرے پیر کی نہیں
یہ تو اُن کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی ہے۔ میں نے
کہا اُس نے اِس پر تقریظ لکھی۔ اور اِسے کتاب مستطاب اور
تالیف نفیس کہا۔ اور اللہ تعالٰی سے دُعا کی کہ اسے
قبول کرے اور کہا یہ براہین قاطعہ اپنے مصنّف کی
وسعتِ نورِ علم اور فسحت ذکاوت و فہم و حسن تقریر و بہائے
تحریر پر دلیلِ واضح ہے۔ تو اُس کا مرید بولا کہ شاید
اُنھوں نے یہ کتاب ساری نہ دیکھی۔ کہیں کہیں متفرق
جگہ سے کچھ دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسا کیا۔
میں نے کہا یوں نہیں بلکہ اُس نے اسی تقریظ میں تصریح
کی ہے کہ اُس نے یہ کتاب اوّل سے آخر تک دیکھی۔ بولا
شاید اُنھوں نے غور سے نہ دیکھی ہوگی۔ میں نے کہا
ہشت۔ بلکہ اُس نے تصریح کی ہے کہ میں نے اسے
بغور دیکھا اور تقریظ میں اُس کی عبارت یہ ہے۔ اس
احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب
براہین قاطعہ کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا۔ انتہے۔

فبهت الذی کابر واللہ لایهدی کید المکابرین
ومن کبراء هٰؤلاء الوهابیة الشیطانیة
رجل اٰخر من اذناب الکنکوهی یقال له اشرفعلی
التانوی صنف رسیلة لا تبلغ اربعة اوراق
وصرح فیها بان العلم الذی لرسول اللہ صلی اللہ
تعالٰی علیه وسلم بالمغیبات فان مثله حاصل
لکل صبی وکل مجنون بل لکل حیوان وکل بهیمة
وهٰذا لفظه الملعون ان صح الحکم علٰی ذات
النبی المقدسة بعلم المغیبات کما یقول به
زید فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهذا
ابعض الغیوب ام کلها فان اراد البعض فای
خصوصیة فیه لحضرة الرسالة فان مثل هذا
العلم بالغیب حاصل لزید وعمرو بل لکل صبی و
مجنون بل لجمیع الحیوانات والبهائم وان اراد
الکل بحیث لایشذ منه فرد فبطلانه ثابت نقلا
وعقلا اھ **اقول** فانظر الٰی اٰثار ختم اللہ تعالٰی
کیف یسوّی بین رسول اللہ صلی اللہ
تعالٰی علیه وسلم وبین کذا وکذا وکیف
ضل عنه اَنّ علم زید وعمرو
وعلم عظماء هٰذا التشیخ الذین
سماهم بالغیوب لایکون ان کان الا

[illegible] بالغمز علی الشیء [illegible] بالکسر علی القیاس . هذا الذی ذکره [illegible] تاج العروس ص ١٣٠

تو دنگ ہو کر رہ گیا ناحق جھگڑنے والا اور اللہ تعالٰی
ہٹ دھرموں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔ اور اس فرقہ وہابیہ
شیطانیہ کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دم چھلوں
میں ہے جسے **اشرفعلی تھانوی** کہتے ہیں اُس نے ایک
چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور
اُس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ
ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے اور اُس کی ملعون
عبارت یہ ہے آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا
اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب
سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد
ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو
زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے
بھی حاصل ہے الٰی قولہٖ اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں
اس طرح کہ اُس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا
بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔ **میں کہتا ہوں**
اللہ تعالٰی کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے
رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اور چنین و چناں میں اور
کیو نکر اتنی سی بات اُس کی سمجھ میں نہ آئی کہ زید و عمرو
اور اس شیخی بگھارنے والے کے یہ بڑے جن کا اس نے
نام لیا انہیں غیب کی کوئی بات معلوم ہوگی بھی تو محض

ظنا وانما العلم اليقيني بها اصالةً لانبياء الله تعالٰى وماحصل به القطع لغيرهم فانما يحصل بانباء الانبياء عليهم الصلٰوة والسلام لا غير المتر الٰى ربك كيف يقول وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وقال عز من قائل عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ الاٰية فانظر كيف ترك القراٰن ؛ وودع الايمان ؛ واخذ يسأل عن الفرق بين النبي و الحيوان ؛ كذٰلك يطبع الله على قلب كل متكبر خوّان ، ثم انظروا كيف حصر الامر بين مطلق العلم والعلم المطلق ولم يجعل الفرق بعلم حرف او حرفين وعلوم خارجة عن العد والحد شيئا فانحصر الفضل عنده في الاحاطة التامة ووجب سلب الفضيلة عن كل فضل ابقى بقيةً فوجب سلب فضل العلم مطلقا عن الانبياء عليهم الصلٰوة والسلام من دون تخصيص بالغيب والشهود وجريان تقريره الخبيث فيه اظهر من جريانه

بطور ظن حاصل ہوگی۔ امورِ غیب پر علمِ یقینی تو اصالۃً خاص انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو جن امورِ غیب پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیاء ہی کے بتانے سے ملتا ہے علیہم الصلٰوۃ والسلام نہ اور کسی کے کیا تو نے اپنے رب کو نہ دیکھا کیسا ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں اللہ تعالٰی اس کے لیے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چُنتا ہے۔ اور اُسی نے فرمایا (عزت والا وہ فرمانے والا) اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ دیکھو اس شخص نے کیسا قرآنِ عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو رخصت کیا اور یہ پوچھنے بیٹھا کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے ایسے ہی اللہ مُہر لگا دیتا ہے ہر مغرور بڑے دغاباز کے دل پر۔ پھر خیال کرو اُس نے کیونکر مطلق علم اور علمِ مطلق میں حصر کر دیا اور ایک دو حرف جاننے اور اُن علموں میں جن کے لیے حد نہ شمار کچھ فرق نہ جانا تو اُس کے نزدیک فضیلت اِسی میں منحصر ہوگئی کہ پُورا احاطہ ہو اور فضیلت کا سلب واجب ہوا ہر اس کمال سے جس میں کچھ بھی باقی رہ جائے تو غیب اور شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی، مطلق علم کی فضیلت کا سلب انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام سے واجب ہوا۔ اور علمِ غیب میں جاری ہونے سے مطلق علم میں اُس کی

في علم الغيب فان حصول مطلق العلم ببعض الاشيآء لكل انسان وحيوان اظهر من حصول بعض علوم الغيب لهم ثُمَّ اقول لن ترىٰ ابدا من ينقص شان محمد صلى الله تعالٰى عليه وسلم وهو معظم لربه عز وجل كلا والله انما ينقصه من ينقص ربه تبارك وتعالٰى كما قال عز وجل وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ فان ذٰلك التقرير الخبيث ان لم يجر في علم الله عز وجل فانه يجري بعينه من دون كلفة في قدرته سبحٰنه وتعالٰى كأن يقول ملحد منكر لقدرته العامة سبحٰنه و تعالٰى متعلما من هٰذا الجاحد المنكر لعلم محمد صلى الله تعالٰى عليه وسلم انه ان صح الحكم على ذات الله المقدسة بالقدرة على الاشيآء كما يقول به المسلمون فالمسئول عنهم انهم ماذا ارادوا بهٰذا البعض الاشياء ام كلها فان ارادوا البعض فاي خصوصية فيه لحضرة الالوهية فان مثل هٰذه القدرة على الاشياء حاصلة لزيد وعمرو بل لكل صبي ومجنون بل لجميع الحيوانات والبهائم وان ارادوا الكل بحيث لا يشذ منه فرد فبطلانه ثابت عقلا و

تقریرِ خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی و جانور کے لیے بعض اشیاء کا مطلق علم حاصل ہونا انہیں علمِ غیب حاصل ہونے سے زائد روشن ہے۔ پھر میں کہتا ہوں ہرگز کبھی تو نہ دیکھے گا کہ کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان گھٹائے اور وہ اُن کے رب جل وعلا کی تعظیم کرتا ہو۔ حاشا خدا کی قسم اُن کی شان وہی گھٹائے گا جو اُن کے رب تبارک وتعالٰی کی شان گھٹاتا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ ظالموں نے قرار واقعی خدا ہی کی قدر نہ پہچانی۔ اس لیے کہ یہ گندی تقریر اگر علم اللہ عزوجل میں جاری نہ ہو تو وہ قدرتِ الٰہی میں بعینہٖ بغیر کسی تکلف کے جاری ہے۔ جیسے کوئی بیدین جو اللہ سبحٰنہ وتعالٰی کی قدرتِ عامہ کا منکر ہو اس منکر سے کہ علمِ محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا انکار رکھتا ہے سیکھ کر یوں کہے کہ اللہ عزوجل کی ذاتِ مقدسہ پر قدرت کا حکم کیا جانا اگر بقول مسلمانان صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے مراد بعض اشیاء پر قدرت ہے یا کل اشیاء پر۔ اگر بعض پر قدرت ہونا مراد ہے تو اس میں اللہ عزوجل کی کیا تخصیص ہے۔ ایسی قدرت تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے اور اگر کل اشیاء پر قدرت مراد ہے اس طرح کہ اُس کی ایک فرد بھی خارج نہ ہے تو اس کا بطلان دلیلِ نقلی و عقلی سے

نقلا فان من الاشیاء ذاته تعالیٰ شانه و لا قدرة له علی نفسه والا لکان مقدورا فکان ممکنا فلم یکن واجبا فلم یکن الٰها فانظر الی الفجور کیف یجرّ بعضه الی بعض والعیاذ بالله رب العٰلمین وبالجملة هٰؤلاء الطوائف کلهم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمین وقد قال فی البزازیه والدرر والغرر والفتاوی الخیریه ومجمع الانهر والدر المختار وغیرها من معتمدات الاسفار فی مثل هٰؤلاء الکفار من شك فی کفره وعذابه فقد کفر اھ وقال فی الشفاء الشریف ونکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة الاسلام من الملل او وقف فیهم او شك اھ وقال فی البحر الرائق وغیره من حسّن کلام اهل الاهواء او قال معنوی او کلام له معنی صحیح ان کان ذٰلك کفرا من القائل کفر المحسّن اھ وقال الامام ابن حجر فی "الاعلام" فی فصل الکفر المتفق علیه بین ائمتنا الاعلام من تلفظ بلفظ الکفر یکفر وکل من استحسنه اورضی به یکفر اھ فالحذر الحذر ؛

ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذاتِ باری بھی ہے اور اُسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں ورنہ تحتِ قدرت ہوجائے گا تو ممکن ہوجائے گا تو واجب نہ رہے گا تو اِلٰہ نہ رہے گا تو بدکاری کو دیکھو کیسی ایک دوسری کی طرف کھینچ لے جاتی ہے اور اللہ کی پناہ جو سارے جہان کا مالک ہے۔ **خلاصۂ کلام** یہ ہے کہ **یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں باجماعِ امّت اسلام سے خارج ہیں** اور بیشک بزازیہ اور درر وغرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے اور شفا شریف میں فرمایا ہم اُسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملّتِ اسلام کے سوا کسی ملّت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے اور بحرالرائق وغیرہ میں فرمایا۔ جو بددینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنیٰ رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنیٰ ہیں اگر اُس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اُس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہوجائے گا اور امام ابن حجر نے کتاب "الاعلام" کی اُس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمۂ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اُس بات کو اچھا بتائے یا اُس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ بار بار احتیاط احتیاط

اتها الماء والمدر ؛ فان الدین اعز ما یؤثر ؛ وان الکافر لایوقّر ؛ وان الضلال اهم ما یحذر ؛ وان الشر اجلب للشر ؛ وان الدجال شر منتظر ؛ وان اتباعه اوفر واکثر ؛ وان عجائبه اظهر واکبر ؛ وان الساعة ادهٰی وامر ؛ ففروا الی الله ؛ فقد بلغ السیل الزبا ؛ ولاحول ولا قوة الا بالله ؛ وانما اطنبنا فی هٰذا المقام ؛ لان التنبیه علی هٰذا من اهم المهام ؛ وحسبنا الله ونعم الوکیل ؛ وافضل الصلاة واکمل التبجیل ؛ علی سیدنا محمد واٰله اجمعین ؛ والحمد لله رب العٰلمین ؛ انتهی کلام المعتمد المستند هٰذا ما اردنا عرضه علیکم ؛ ورجونا کل خیر وبرکة لدیکم ؛ افیدونا الجواب ؛ ولکم جزیل الثواب ؛ من الملك الوهاب ؛ والصلوٰة والسلام علی الهادی للصواب ؛

اے مٹی اور پانی کے پُتلے کہ تمام چیزیں جو پسند کی جائیں دین اُن سب سے زیادہ عزت والا ہے اور بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے اور بیشک ایک شر دوسرے شر کو نہایت کھینچ لانے والا ہے اور بیشک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے ان سب میں بدتر دجّال ہے اور بیشک اُس کے پیرو ان لوگوں کے پیروؤں سے بھی بہت زیادہ ہوں گے اور بیشک اُس کے اچنبھے ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے ہوں گے اور بیشک قیامت سب سے زیادہ دہشت والی اور سب سے زیادہ کڑوی ہے تو اللہ کی طرف بھاگو کہ اُبلا ٹیلوں تک پہنچ گیا اور نہ بدی سے پھرنا نہ نیکی کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے۔ میں نے اس لیے اس مقام میں کلام طویل کیا کہ ان باتوں پر تنبیہ کرنا اُن چیزوں میں تھا جو ہر مہم سے بڑھ کر مہم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانے والا اور سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر تعظیم ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی تمام آل پر اور سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے جہان کا ——— یہاں تک "المعتمد المستند" کا کلام ختم ہوا۔

یہ ہے وہ جسے ہم نے آپ پر پیش کرنا چاہا اور آپ کے پاس سے ہر خیر و برکت کی اُمید ہے۔ ہمیں جواب افادہ کیجئے۔ اور آپ کے لیے بادشاہ کثیر العطا کی طرف سے بہت ثواب ہے۔ اور درود وسلام رہنمائے حق

والآل والاصحاب ، الیٰ یوم الجزاء والحساب ؛

۲۱ ذی الحجۃ یوم الخمیس ۱۳۲۳ھ فی مکۃ المکرمۃ

زادھا اللہ شرفا وتکریما آمین ۔

اور اُن کے آل واصحاب پر روز جزا وشمار تک ــــــ

۲۱ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ میں لکھا گیا

اللہ اُس کا شرف واعزاز زیادہ کرے ۔ الٰہی ایسا ہی کر

صورۃ ماحررہ البحر الطمطام ؛

الحبر القمقام ، العلامۃ الھمام ؛

والرحلۃ القرم الکرام ؛ برکۃ الانام ؛

المفضال المقدام ؛ المتبتل الی اللہ ؛

التقی النقی الاواہ ؛ شیخ العلماء الکرام ؛

ببلد اللہ الحرام ؛ سیدنا ومولانا الشیخ

محمد سعید بابصیل ، اسبل اللہ

علیہ من مننہ ابسط ذیل ، مفتی

الشافعیۃ ، بمکۃ المحمیۃ ؛

تقریظ دریائے زخّار عالم کبیر جلیل المقدار

علّامہ بلند ہمّت مرجع مستفیدین

سردار کریم برکت خلق صاحب فضل و

تقدم منقطع بخدا پرہیزگار پاکیزہ

صاحب دردِ دل مکہ معظمہ میں علمائے کرام

کے اُستاد حرم محترم میں شافعیہ کے

مفتی سیّدنا ومولنا محمد سعید

بابصیل اللہ اُن پر اپنے احسانوں سے

نہایت وسیع دامن ڈالے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل علماء الشریعۃ

المحمدیۃ بھجۃ الوجود ؛ و

ملأ بارشادھم وایضاحھم الحق

المدائن والنجود ؛ وحرس

بنضالھم عن دین سید المرسلین ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعت

محمدیہ کو عالم کی تازگی بنایا ، اور اُن کی ہدایت اور

حق کو واضح کرنے سے شہروں اور بلندیوں کو بھر دیا

اور ان کی حمایت دینِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم سے حضور کی ملّت پاکیزہ کی چار دیواری کو

سور ملتہ المطھرۃ عن

التعدی علیہ وابطل بادلتھم الواضحۃ

ضلال المضلین الملحدین ؛ امابعد

فقد نظرت الی ماحررہ ونقحہ العلامۃ

الکامل ، والجھبذ الذی عن دین

نبیہ یجاھد ویناضل ؛ اخی وعزیزی

الشیخ احمد رضاخاں فی کتابہ الذی

سماہ المعتمد المستند ؛ الذی رد فیہ

علی رؤس اھل البدع والزندقۃ

الخبثاء بل ھم اشر من کل خبیث و

ومفسد ومعاند وبتین فی ھٰذہ

الرسالۃ مختصر ما الفہ من الکتاب

المذکور وبین فیھا اسماء جملۃ

من الفجرۃ الذین کادوا ان یکونوا

بضلالھم من اسفل الکافرین

فجزاہ اللہ فیما بین وھتک بہ خُمُۃ

خبثھم وفسادھم الجزاء الجمیل ؛

وشکر سعیہ واحلّہ من قلوب اھل

الکمال المحل الجلیل ؛ قالہ بفمہ ، وامر

برقمہ ؛ المرتجی من ربہ کمال النیل ؛

محمد سعید بن محمد بابصیل ؛ مفتی الشافعیۃ

دست درازی سے محفوظ فرمایا ، اور اُن کی روشن

دلیلوں سے گمراہ گر بیدینوں کی گمراہی کو باطل کر دکھایا

بعد حمد وصلاۃ میں نے وہ تحریر دیکھی جسے اُس

علّامۂ کامل اُستاد ماہر نے نہایت پاکیزگی سے لکھا

جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی طرف سے

جہاد وجدال کرتا ہے یعنی میرے بھائی اور میرے

معزز حضرت احمد رضا خاں نے اپنی کتاب مسمّی بہ

المعتمد المستند میں جس میں بدمذہبی وبیدینی کے

خبیث سرداروں کا رد کیا ہے بلکہ وہ ہر خبیث

اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں اور مصنف نے

اس رسالہ میں اپنی کتاب مذکور سے کچھ خلاصہ کیا ہے ،

اور اُس میں اُن چند فاجروں کے نام بیان کیے

ہیں جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب

کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہوں تو اللہ اُسے

اُس کے بیان پر اور اس پر کہ اُس نے ان کی

خباثتوں اور فسادوں کا پردہ فاش کر دیا عمدہ

جزا عطا فرمائے ۔ اور اُس کی کوشش قبول کرے

اور اہل کمال کے دلوں میں اُس کی عظیم وقعت پیدا

کرے ۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور حکم دیا اس کے

لکھنے کا اپنے رب سے پوری مرادیں پانے کے

امیدوار محمد سعید بن محمد بابصیل نے کہ مکہ معظمہ میں

بمكة المحمية ، غفر الله له ولوالديه ولمشايخه ومحبيه واخوانه وجميع المسلمين.

شافعیہ کا مفتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے اور اُس کے ماں باپ اور استاذوں اور دوستوں اور بھائیوں اور سب مسلمانوں کو بخشے۔

محمد سعید بابصیل

صورة ما زبره اوحد العلماء الحقانية ، وافرد العظماء الربانية ، ذو المناصب والمحامد ، فخر الاماثل والاماجد ، الورع الزاهد ، والبارع الماجد ، شيخ الخطباء والائمة بمكة المكرمة ، مانع الزيغ والفساد ، مانح الفيض والسداد ، مولينا الشيخ احمد ابو الخير ميرداد ، حفظه الله تعالى الى يوم التناد ،

تقریظ یکتائے علمائے حقانی یگانۂ کبرائے ربانی مرتبوں اور تعریفوں والے عمائد واکابر کے فخر صاحبِ زہد و ورع۔ حیرت بخش کمالات کے بزرگ مکہ معظمہ میں خطیبوں اور اماموں کے سردار کجی وفساد کے روکنے والے فیض وہدایت کے بخشنے والے مولانا شیخ ابوالخیر احمد میرداد اللہ عزوجل قیامت تک اُن کا نگہبان ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي منّ على من شاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو کہ اُس نے جس پر چاہا

بالفيض والهداية التي هي من اعظم النعم ، وتفضل عليه بالاصابة في كل ما خطر بباله وسنح ، احمده ان جعل علماء امة نبينا كانبياء بني اسرائيل ، ورزقهم الملكة في استنباط الاحكام باقامة البرهان والدليل ، واشكره اذ رفع لمن انتصب منهم لاقامة الحق اعلاما ، وخفض معانديهم اذ صيرهم في الخافقين اعلاما ، واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة عبد نطق بخلاصة التوحيد ، وجعله في جيد الزمان كالعقد الفريد ، واشهد ان سيدنا ومولينا محمدا عبده ورسوله الذي بعثه للعلمين نورا وهدى ورحمة ، وارسله بالتوضيح ليكون الدين الحنيفي مبسوط اليد الامة ، صلى الله تعالى عليه وعلى اله المصابيح الغرر ،

فیض وہدایت سے احسان فرمایا جو سب سے بڑی نعمت ہے اور اُس پر ایسا فضل کیا کہ جو کچھ اُس کے دل میں آئے اور جو خطرہ گزرے سب حق ومطابق تحقیق ہے میں اُس کی حمد کرتا ہوں کہ اُس نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمائے اُمت کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند کیا اور اُنھیں دلیل و حجت قائم کرنے کے ساتھ باریک احکام نکالنے کا ملکہ بخشا اور میں اُس کا شکر بجالاتا ہوں کہ علماء میں جنھوں نے تائید حق کے لیے قیام کیا اللہ نے ان کے نشان بلند فرمائے اور اُن کے مخالف کو پست کیا کہ انھوں نے مشرق ومغرب میں شہرے پائے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی ساجھی نہیں ایسے بندے کی گواہی جو خالص توحید بولا اور اُسے زمانہ کی گردن میں یکتا حمائل کی طرح کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار وآقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لیے نور وہدایت ورحمت کرکے بھیجا اور اُنہیں روشن بیان کے ساتھ بھیجا تاکہ یہ دینِ خالص اُمت پر کشادہ ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود وسلام بھیجے اور اُن کی آل پر کہ شمع تاباں

واصحابہ نجوم الھدی وعقود الدرر ؛
امابعد فالعلامۃ الفاضل ؛ الذی
بتنویر ابصارہ یحل المشاکل والمعاضل ؛
المسمی باحمد رضاخاں قد وافق اسمہ
مسماہ ؛ وطابق در الفاظہ جوھر معناہ ؛
فھو کنز الدقائق المنتخب من
خزائن الذخیرۃ ؛ وشمس المعارف
المشرقۃ فی الظھیرۃ ، کشاف مشکلات
العلوم فی الباطن والظاھر ؛ یحق
لکل من وقف علی فضلہ ان یقول
کم ترک الاول للاٰخر ، ؎
وانی وان کنت الاخیر زمانہ
لاٰت بمالم تستطعہ الاوائل
ولیس علی اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد
خصوصا بما ابداہ فی ھذہ الرسالۃ ؛ الحریۃ بالقبول
والتعظیم والجلالۃ ، المسماۃ بالمعتقد المستند من الادلۃ
والبراھین ، والقول الحق المبین ، القامع لاھل الکفر
والملحدین ، فان من قال بھذہ الاقوال معتقدا
لھا کماھی مبسوطۃ فی ھذہ الرسالۃ لاشبھۃ
انہ من الکفرۃ الضالین المضلین ، المارقین

ہیں اور اُن کے صحابہ پر کہ ہدایت کے ستارے اور
موتیوں کی لڑیاں ہیں۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک وہ
علامہ فاضل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکلوں اور
دشواریوں کو حل کرتا ہے **احمد رضا خاں** جو
اسم بامسمّٰے ہے اور اُس کے کلام کا موتی اُس کے معنیٰ
کے جواہر سے مطابقت رکھتا ہے تو وہ باریکیوں کا
خزانہ ہے محفوظ گنجینوں سے چُنا ہوا اور معرفت کا
آفتاب ہے جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا علموں کی مشکلات
ظاہر و باطن کا نہایت کھولنے والا جو اُس کے فضل پر
آگاہ ہوا سے سزاوار ہے کہ کہے اگلے پچھلوں کے لیے
بہت کچھ چھوڑ گئے۔ ؎
زمانے میں مَیں گرچہ آخر ہوا
وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان
خصوصاً اُن دلیلوں اور حجتوں اور حق واضح باتوں کے
باعث جو اُس نے اس رسالہ سزاوار قبول وتعظیم واجلال
مسمّٰے بہ المعتمد المستند میں ظاہر کیں جن سے اہل کفر و
الحاد کی جڑ کھود ڈالی۔ اس لیے کہ جو ان اقوال کا معتقد ہو
جن کا حال اس رسالہ میں مشرح لکھا ہے وہ بیشک
کافر ہے گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے دین سے

من الدین ؛ مروق السھم من الرمیۃ
لدی کل عالم من علماء المسلمین ؛
المؤیدۃ لما علیہ اھل الاسلام و
السنۃ والجماعۃ ؛ الخاذلۃ لاھل البدع
والضلالۃ والحماقۃ ، فجزاہ اللہ تعالٰی
عن المسلمین المقتدین بائمۃ الھدی
والدین الجزاء الوافی ؛ ونفع بہ
وبتألیفہ فی الاول والاٰخر ، ولازال علی
ممر الزمان ؛ رافع لواء الحق ناصر الاھلہ
ماتعاقب الملوان ، ومتع اللہ الوجود بحیاتہ
ومابرح ملحوظا بعون اللہ وعنایاتہ ؛
محفوظا بالسبع المثانی ؛ من کید کل عدو
وحاسد شانی ، بجاہ عظیم الجاہ خاتم
الانبیاء والمرسلین ، صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی
اٰلہ وصحبہ اجمعین ؛ رقمہ فقیر ربہ ، واسیر
ذنبہ ، احمد ابوالخیر بن عبد اللہ
میرداد ، خادم العلم والخطیب
والامام ، بالمسجد الحرام۔

(مہر: احمد ابوالخیر میرداد)

نکل گیا ہے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے مسلمانوں کے
تمام علماء کے نزدیک جو ملّتِ اسلام ومذہب سنّت و
جماعت کی تائید کرنے والے اور بدعت وگمراہی و
حماقت والوں کے چھوڑنے والے ہیں تو اللہ تعالٰی
مصنّف کو اُن سب مسلمانوں کی طرف سے جو ائمہ ہدایت و
دین کے پیرو ہیں جزائے کثیر دے اور اُس کی ذات
اور اُس کی تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے اور
وہ رہتی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا اہل حق کو مدد
دیتا رہے جب تک صبح وشام ہوا کرے اللہ تعالٰی اُس کی
زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند کرے اور ہمیشہ مدد و
عنایاتِ الٰہی کی نگاہ اُس پر رہے قرآن عظیم ہر دشمن و
حاسد وبدخواہ کے مکر سے اُس کی حفاظت کرے
صدقہ اُن کی وجاہت کا جن کی عزت عظیم ہے جو انبیاء و
مرسلین کے ختم کرنے والے ہیں۔ اللہ اُن پر اور اُن کے
آل واصحاب سب پر درود بھیجے اسے لکھا محتاج الٰہ
گرفتارِ گناہ احمد ابوالخیر بن عبد اللہ
میرداد نے کہ مسجد الحرام شریف میں علم کا
خادم وخطیب وامام ہے۔

(مہر: احمد ابوالخیر میرداد)

(۳) صورۃ ماسطرہ مقدام العلماء المحققین ، وھمام العظماء المدققین

(۳) تقریظ پیشوائے علمائے محققین والاہمتِ کبرائے مدققین عظیم المعرفۃ ماہر سردار

العریف الماھر ؛ والغطریف الباھر ؛ والسحاب الھامر ؛ والقمر الزاھر ؛ ناصر السنّة ؛ وکاسر الفتنة ؛ مفتی الحنفیة سابقا ؛ ومحط الرحال سابقا ولاحقا ؛ ذو العز والافضال ؛ مولینا العلامة الشیخ صالح کمال ؛ توّجه ذو الجلال ؛ بتیجان العز والجمال ؛

بزرگ صاحب نور عظیم ابر بارندہ ماہ درخشندہ، ناصر سنن، فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ جن کی طرف اول سے اب تک طالبانِ فیض دور دور سے جاتے ہیں، صاحب عزت و افضال مولٰنا علامہ شیخ صالح کمال ؛ جلال والا عزت و جمال کے تاج اُن کے سر پر رکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للّٰه الذی زین سماء العلوم بمصابیح العلماء العارفین ؛ وبین لنا ببرکاتھم طرق الھدایة والحق المبین ؛ احمدہ علی ما من بہ وانعم واشکرہ علی ما خص وعمم ؛ واشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ شھادة ترفع قائلھا علی منابر النور ؛ وتدفع عنہ شبہة اھل الزیغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے آسمانِ علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا اور اُن کی برکات سے ہمارے لیے ہدایت اور حق واضح کے راستوں کو روشن کر دکھایا میں اُس کے احسان و انعام پر اُس کی حمد کرتا ہوں اور اُس کے خاص اور عام افضال پر اُس کا شکر بجالاتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی کہ اپنے کہنے والے کو نور کے منبروں پر بلند کرے اور کجی اور بدکاری والوں کے شبہا

والفجور ؛ واشھد ان سیدنا ومولٰنا محمدا عبدہ ورسولہ الذی اوضح لنا الحجة ؛ وابان لنا طریق المحجة ؛ اللّٰھم فصل وسلم علیہ وعلی اٰلہ الطیبین الطاھرین ؛ واصحابہ الفائزین المفلحین ؛ والتابعین لھم باحسان الی یوم الدین ؛ لاسیما العالم العلامة بحر الفضائل ؛ وقرة عیون العلماء الاماثل ؛ مولانا الشیخ المحقق برکة الزمان احمد رضا خان ؛ البریلوی حفظہ اللّٰہ وابقاہ ؛ ومن کل سوء ومکروہ وقاہ ؛ اما بعد فعلیکم السّلام ایھا الامام المقدام ؛ ورحمة اللّٰہ وبرکاتہ علی الدوام ؛ ولقد اجبت فاصبت ؛ وحققت فیما کتبت ؛ وقلدت اعناق المسلمین قلائد المنن ؛ وادخرت عند اللّٰہ سبحٰنہ الاجر الحسن ؛ فابقاک اللّٰہ لھم حصنا منیعا ؛ وحباک من لدنہ اجرا عظیما ومقاما رفیعا ؛ وان ائمة الضلال الذین سمیتھم کما قلت ومقالک فیھم بالقبول حقیق

اُس کے پاس نہ آنے دے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں جنھوں نے ہمارے لیے حجت واضح کردی اور کشادہ راہ روشن فرمائی الٰہی تو درود اور سلام نازل فرما اُن پر اور اُن کی ستھری پاکیزہ آل پر اور اُن کے فوز و فلاح والے صحابہ اور ان کے نیک پیروؤں پر قیامت تک، بالخصوص اُس عالم علامہ بحر فضائل کا دریا ہے اور علمائے عمائد کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت مولٰنا محقق زمانے کی برکت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالٰی اُس کی حفاظت کرے سلامت رکھے اور ہر بری اور ناگوار بات سے اُسے بچائے۔ حمد و صلاۃ کے بعد اے امام پیشوا تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہمیشہ۔ بیشک آپ نے جواب دیا اور بہت ٹھیک دیا اور تحریر میں دادِ تحقیق دی اور مسلمانوں کی گردنوں میں احسان کی ہیکلیں ڈالیں اور اللہ عزوجل کے یہاں عمدہ ثواب کا سامان کرلیا تو اللہ تعالٰی آپ کو مسلمانوں کے لیے مضبوط قلعہ بنا کر قائم رکھے اور اپنی بارگاہ سے آپ کو بڑا اجر اور بلند مقام دے اور بیشک گمراہی کے وہ پیشوا جن کا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار قبول ہے

فهم والحال ما ذكرت كفار مارقون من الدين ؛ يجب على كل مسلم التحذير منهم ؛ والتنفير عنهم ، وذم طريقتهم الفاسدة ؛ وأرائهم الكاسدة ، واهانتهم بكل مجلس واجبة ؛ وهتك الستر عنهم من الامور الصائبة ؛ ورحم الله القائل ـــہ

من الدين كشف الستر عن كل كاذب
وعن كل بدعى اتى بالعجائب

ولولا رجال مؤمنون لهدمت
صوامع دين الله من كل جانب

اولئك هم الخاسرون ، اولئك هم الضالون ، اولئك هم الظالمون ، اولئك هم الكافرون ، اللهم انزل بهم بأسك الشديد ، واجعلهم ومن صدق اقوالهم مابين شريد وطريد ؛ ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا غاية محرم الحرام سنہ ۱۳۲۴ھ قاله بفمه ؛

تو اُن کا جو حال تم نے بیان کیا اُس پردہ کا فر اور دین سے باہر ہیں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو اُن سے ڈرائے اور اُن سے نفرت دلائے اور ان کے فاسد راستوں اور کھوٹی رایوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں اُن کی تحقیر واجب ہے اور اُن کی پردہ دری اُمور صواب سے ہے اور خدا اُس پر رحمت کرے جس نے کہا ؎

دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری
سارے بددینوں کی جولائیں عجب باتیں بری

دینِ حق کی خانقاہیں ہر طرف پاتا گری
گر نہ ہوتی اہلِ حق و رشد کی جلوہ گری

وہی زیاں کار ہیں۔ وہی گمراہ ہیں۔ وہی ستمگار ہیں۔ وہی کفار ہیں الہٰی اُن پر اپنا سخت عذاب اتار اور انہیں اور جو اُن کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کر دے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں کچھ مردود ۔ اے رب ہمارے ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال بعد اس کے کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا ۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب پر بکثرت درود وسلام بھیجے۔ سلخ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ اسے اپنی زبان سے کہا

وامر برقمه ، خادم العلم والعلماء بالمسجد الحرام محمد صالح ابن العلامة المرحوم الشيخ صديق كمال الحنفي مفتي مكة المكرمة سابقا غفر الله له ولوالديه ولمشايخه واحبابه وخذل اعداءه وحساده ومن بسوء اراده امين۔

اور لکھنے کا حکم دیا مسجد حرام شریف میں علم وعلما کے خادم محمد صالح بن علامہ مرحوم حضرت صدیق کمال حنفی سابق مفتی مکہ معظمہ نے۔ اللہ اُسے اور اُس کے والدین واساتذہ واحباب سب کو بخشے اور اُس کے دشمنوں اور حاسدوں اور برا چاہنے والوں کو مخذول کرے آمین

(۴) صورة مارقمه العلامة المحقق ؛ والفهامة المدقق ؛ مشرق سناء الفهوم ، مشرق ذكاء العلوم ، ذو العلو والافضال ، مولينا الشيخ على بن صديق كمال ؛ ادامه الله بالعز والجمال ؛

(۴) تقریظ علامہ محقق عظیم الفہم مدقق لامع انوار فہوم مشرق آفتاب علوم صاحب رفعت وافضال مولنا شیخ علی بن صدیق کمال اللہ انہیں ہمیشہ عزت و جمال کے ساتھ رکھے ۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى اعز الدين القويم بالعلماء العاملين المكرمين بالعلم النافع الذين جعلتهم انجما يستضاء بهم في الازمنة الدهماء الحوالك الظلم ، وشهبا تحرق بهم طوائف الطغيان والزيغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اس دینِ صحیح کو علمائے باعمل سے عزت دی جو نفع دینے والے علم کا اکرام پائے ہیں الٰہی تو نے جن کو وہ ستارے کیا کہ اندھیرے گھپ سخت تاریک زمانوں میں اُن سے روشنی لی جائے اور وہ شہاب کہ اُن سے سرکشی و کجی

والبدع فیعوس وارمم ؛ واشهد ان لا اله الّا الله وحده لا شریك له شهادةً اَدَّخِرُها الیوم الزحام؛ واشهد ان سیدنا محمد اعبدهٗ ورسوله خاتم الانبیاء العظام؛ صلّی الله تعالٰی علیه وسلم وعلٰی اٰله وصحبه الکرام؛

وبعد فانا اشکر الله ربی علٰی طلوع هٰذا النجم الساطع؛ والدواء الناجع، فی هٰذا الزمان الفاجع الواجع؛ الذی نریٰ فیه البدع کالسیل الدافع؛ واهلها یتناسلون من کل حَدَبٍ واسع؛ اللّٰهم اَخْلِ منهم البلاد؛ ومثّل بهم بین العباد؛ واهلِکهم کما اهلکت ثمود وعاد؛ واجعل دِیارهم بَلاقع، لاشك فی کفر هٰؤلاء الخوارج کلاب لنار وحزب الشیطان؛ وحقیق بالقبول والاذعان، ملجاء به هٰذا النجم اللامع، والسیف القامع، رقابَ الوهابیة ومن کان لهم تابع، الشیخ الکبیر؛ والعَلَم

بدمذہبی کے گروہ ایسے جلائے جائیں کہ خاک سیاہ ہوکر رہ جائیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جسے میں اُس زحمت کے دن کے لیے ذخیرہ رکھتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں عظمت والے انبیاء کے خاتم اللہ عزّوجلّ اُن پر اور اُن کے آل واصحاب کرام پر درود بھیجے حمد وصلاۃ کے بعد میں اپنے رب عزّوجلّ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ بلند ستارہ چمکا اور یہ پُورا نفع دینے والی دوا اس گھبراہٹ اور درد کے زمانہ میں پیدا ہوئی جس میں بدمذہبوں کو پُرزور نالے کی طرح ہم دیکھ رہے ہیں اور بدمذہب لوگ ہر کشادہ اونچی زمین سے ڈھال کی طرف پے در پے آرہے ہیں۔ الٰہی اُن سے شہروں کو خالی کر اور اُنہیں تمام خلق میں نکتا کر اور اُنہیں ہلاک کر جیسے تو نے ثمود اور عاد کو ہلاک کیا اور اُن کے گھروں کو کھنڈر کردے۔ **کچھ شک نہیں کہ یہ خارجی** یہ دوزخ کے کتے **شیطانی گروہ کافر ہیں** اور ماننے اور گرویدگی کے لائق ہے جس کو یہ روشن ستارہ لایا وہ وہابیہ اور ان کے تابعین کی گردن پر تیغِ بُرّاں استادِ معظم اور نامور

الشهیر؛ مولنا وقدوتنا **احمد رضاخان البریلوی**، سلمه الله واعانه علٰی اعداء الدین المارقین بحرمة سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم وعلیکم السلام؛

علی ابن صدیق کمال

مشہور ہمارا سردار اور ہمارا پیشوا **احمد رضاخان** بریلوی۔ اللہ اُسے سلامت رکھے اور دین کے دشمنوں دین سے نکل جانے والوں پر اُس کو فتح دے ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عزت کا صدقہ۔ اور آپ پر سلام ہو۔

علی ابن صدیق کمال

۵

صورة ما نمّقه البحر الزاخر؛ والحبر الفاخر؛ بقیة الاکابر؛ وعمدة الاواخر؛ الصفی المتوکل؛ الوفی المتبتِل؛ حامی السنن؛ ماحی الفتن؛ مطرح اشعة النور المطلق؛ مولٰینا الشیخ محمد عبدالحق؛ المهاجر الاله اٰبادی دام بالاَیَد والایادی السّلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ومغفرته۔

۵

تقریظ دریائے موّاج۔ عالم کبیر صاحبِ فخر۔ بقیۂ اکابر۔ معتمد دورِ آخر۔ متوکل باصفا۔ صاحبِ وفا۔ منقطع بخدا۔ حامیٔ سنن۔ ماحیٔ فتن۔ جلوہ گاہ لمعہائے نور مطلق۔ مولٰنا شیخ محمد عبدالحق مہاجر الٰہ آبادی۔ ہمیشہ قوت ونعمت کے ساتھ رہیں اور آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی مغفرت۔

بسم الله الرّحمٰن الرّحیم

الحمد لله الذی وفق من اختار من

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنا جو بندہ

عبادہ لحمایۃ ھٰذہ الشریعۃ ؛ وجعلھم ورثۃ انبیائہ فی العلم والحکمۃ ویالّھا من رتبۃ عالیۃ رفیعۃ ؛ والصّلوٰۃ والسّلام علٰی سیدنا محمد الذی جمع فیہ مولاہ الفضل جمیعہ ؛ وعلٰی اٰلہ واصحابہ ذوی النفوس السمیۃ المطیعۃ، ماصاح الھزار فوق الازھار ترنیمہ وترجیعہ ؛ **امابعد** فقد اطلعت علٰی ھٰذہ الرسالۃ الشریفۃ ؛ وماحوتہ من التحریر الانیق ؛ والتقریر الرشیق ؛ فرأیتہا ھی التی تقرّ بہا العینان لابغیرھا ؛ وھی التی تُصغی الیہا الأذان حیث ظھر خیرھا ومَیرھا ؛ اصاب صاحبہا العلامۃ الحبر الطمطام ؛ المقوال المفضال المنعام ؛ النحریر البحر الھُمام ؛ الاریب اللبیب القمقام ؛ ذوالشرف والمجد المقدام ؛ الذکی الزکی الکرام ؛ مولانا الفھامۃ الحاج **احمد رضاخان** ؛ کان اللہ لہٗ اینما کان ؛ ولطف بہ فی کل مکان ؛ فیما بسط وحقق ؛ وضبط ودقق ؛

پسند کیا اُس کو اِس شریعت کی حمایت کی توفیق بخشی اور اُسے علم وحکمت میں اپنے پیغمبروں کا وارث کیا اور یہ کیسا بلند وبالا مرتبہ ہے اور درود وسلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن میں اُن کے مولیٰ نے ساری خوبیاں جمع فرمادیں اور اُن کے آل واصحاب پر جن کی جانیں اُن کا حکم سُننے والی اور اُن کا فرمان ماننے والی ہیں، جب تک کلیوں پر بلبل اپنی نغمہ سرائیوں سے شور کرے۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں اس شرف والے رسالے پر مطلع ہوا اور وہ خوشنما تحریر اور زیبا تقریر جو اس میں مندرج ہے دیکھی تو میں نے اُسے ایسا پایا کہ اسی سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ غیر سے، اور وہی ہے جسے کان جی لگا کر سُنیں کہ اس کی خوبی اور اس کا فیض ظاہر ہے۔ اُس کے مؤلف علامہ عالم جلیل دریائے زخار بزرگو بسیار فضل کثیر الاحسان دلیر دریائے بلند ہمت ذہین دانشمند بحر ناپیدا کنار شرف وعزت وسبقت والے صاحب ذکا ستھرے نہایت کرم والے ہمارے مولیٰ کثیر الفہم حاجی **احمد رضا خاں** نے کہ وہ جہاں ہو اللہ اس کا ہو اور ہر جگہ اس کے ساتھ لطف فرمائے اس **تفصیل وتحقیق** و ربط وضبط وتدقیق میں **راہِ صواب** پائی

اقسط وشرعا ؛ وارشد وھدی ؛ فیجب ان یکون المرجع عند الاشتباہ الیہ ؛ والمعول علیہ ؛ فجزاہ اللہ الجزاء التام ؛ واسبغ علیہ نعمہ غایۃ الانعام ؛ واطال ظلّہ طوال الدھر المستدام ؛ بارغد عیش لایُسأم فیہ ولایُسام ؛ بحق صندید المرسلین سید الانام ؛ علیہ وعلٰی اٰلہ الکرام ؛ وصحابتہ الفخام ؛ ازکٰی صلاۃ اللہ واطیب السلام ؛ حررہ العبد الضعیف الملتجی بحرم ربہ الھادی محمد عبدالحق ابن مولانا الشیخ شاہ محمد الالٰہ اٰبادی ؛ عاملھما اللہ بفضلہ العمیم۔ ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ من الھجرۃ النبویۃ علٰی صاحبہا الف الف صلاۃ وتحیۃ۔

(مہر: محمد عبدالحق ۸۱ ۱۲) عفی عنہ

انصاف کیا اور عدل کیا اور رہنمائی وہدایت کی تو **واجب** ہے کہ شبہ کے وقت **اسی تحقیق** کی طرف **رجوع** کی جائے اور اسی پر اعتماد ہو تو اللہ اُسے پوری جزا بخشے اور اُس پر انتہا درجے کی اپنی نعمتیں کثیر و وافر کرے اور ابد الآباد تک اُس کے فضل کو ممتد کرے نہایت وسیع عیش کے ساتھ جس سے جی نہ اُکتائے نہ کوئی حادثہ پیش آئے سردار مرسلین سید عالمین کا صدقہ۔ اُن پر اور اُن کی عزت والی آل اور عظمت والے صحابہ پر اللہ کی سب سُتھری درود اور سب سے پاکیزہ سلام۔ لکھا اسے بندۂ ضعیف نے کہ اپنے رب ہادی کی حرم میں پناہ لیے ہے محمد عبدالحق ابن مولانا حضرت شاہ محمد الٰہ آبادی۔ اللہ تعالیٰ اُن دونوں کے ساتھ اپنے فضلِ عام کا معاملہ کرے۔ ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ صاحبِ ہجرت پر دس لاکھ درود وسلام۔

(مہر: محمد عبدالحق ۸۱ ۱۲)

---

⑥ صورۃ ماتقحہ غیظ المنافقین، و فوز الموافقین ؛ حامی السنۃ واھلھا، ماحی البدعۃ وجھلھا ؛ زینۃ الزمان ؛

⑥ تقریظ غیظِ منافقین وکامِ موافقین حامیِ سُنّت واہلِ سُنّت ماحیِ بدعت وجہلِ بدعت زینتِ لیل ونہار

وحسنة الاوان، مُنشِد خُطَب الکرام، محافظ کتب الحرم، العلامة الجلیل، والفهامة النبیل، حضرة مولینا السید اسمٰعیل خلیل، ادامهما اللّٰه بالعز والتبجیل،

نکوئی روزگار خطیب خطبہائے کرم محافظ کتب حرم علامہ ذی قدر بلند عظیم الفہم دانشمند حضرت مولٰنا سید اسماعیل خلیل اللہ تعالٰے اُنہیں عزت و تعظیم کے ساتھ ہمیشہ رکھے۔

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰه الواحد الاحد القهار، القوی العزیز المنتقم الجبار، المتعالی بصفات الکمال والجلال، المتنزه عن قول اهل الکفر والطغیان والضلال، الذی لیس له ضد ولا ند ولا امثال، ثم الصلوٰة والسلام علی افضل العٰلمین، سیدنا محمد بن عبد اللّٰه خاتم النبیین والمرسلین، المنقذ لمن تبعه من الخزی والردی، الخاذل لمن استحب العمی علی الهدی، **اما بعد** فاقول ان هؤلاء الفرق الواقعین فی السؤال، غلام احمد القادیانی ورشید احمد ومن تبعه کخلیل الانبهتی واشرفعلی وغیرهم لا شبهة فی کفرهم

سب خوبیاں خدا کو جو ایک اکیلا سب پر غالب ہے قوت وعزت وانتقام وجبروت والا جو صفاتِ کمال و جلال کے ساتھ متعالی ہے، کافروں سرکشوں گمراہوں کی باتوں سے منزہ ہے جس کا نہ کوئی ضد ہے نہ مانند نہ نظیر۔ پھر درود وسلام اُن پر جو سارے جہان سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم ابن عبد اللہ تمام انبیاء ورسل کے خاتم اپنے پیرو کو رسوائی وہلاکت سے بچانے والے اور جو ہدایت پر نابینائی کو پسند کرے اُسے مخذول کرنے والے۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ **طائفے** جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور **رشید احمد** اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے **خلیل احمد انبہٹی** اور **اشرفعلی** **وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں**

بلا مجال، بل لا شبهة فیمن شك بل فیمن توقف فی کفرهم بحال من الاحوال، فان بعضهم منابذ للدین المتین، وبعضهم منکر ماهو من ضروریاته المتفق علیه بین المسلمین، فلم یبق لهم اسم ولا رسم فی الاسلام، کما لا یخفی علی اجهل الناس من الانام، فان ما اتوا به شیئ تمجه الاسماع، وتنکره العقول والقلوب والطباع، ثم اقول ایضا انی کنت اظن ان هؤلاء الضالین المضلین، الفجرة الکفرة المارقین من الدین، انما حصل لهم ماحصل من سوء الاعتقاد، بناء علی سوء الفهم من عبارات العلماء الامجاد، والاٰن حصل لی علم الیقین الذی لاشك فیه انهم من دعاة الکفرة یریدون ابطال دین محمد صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فتجد بعضهم ینکر اصل الدین، وبعضهم یدعی النبوة منکرا لخاتم النبیین، وبعضهم یدعی انه عیسٰی وبعضهم یدعی انه المهدی واهونهم فی الظاهر بل اشدهم فی الحقیقة هؤلاء الوهابیة لعنهم

نہ شک کی مجال بلکہ جو اُن کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں اُنہیں کافر کہنے میں توقف کرے اُس کے کفر میں بھی شبہہ نہیں کہ اُن میں کوئی تو دینِ متین کو پھینکنے والا ہے اور اُن میں کوئی ضروریاتِ دین کا انکار کرتا ہے جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے تو اسلام میں اُن کا نام نشان کچھ باقی نہ رہا جیسا کہ کسی جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں کرو وہ جو کچھ لائے ایسی چیز ہے جسے سُنتے ہی کان پھینک دیتے ہیں اور عقلیں اور طبیعتیں اور دل اُس کا انکار کرتے ہیں نیز پھر میں کہتا ہوں میرا گمان تھا کہ یہ گمراہان گمراہ گر فاجر کافر دین سے خارج ان میں جو بد اعتقادی حاصل ہوئی اُس کا منشے بد فہمی ہے کہ عبارات علمائے کرام کو نہ سمجھے اور اب مجھے ایسا علم الیقین حاصل ہوا جس میں اصلاً شک نہیں کہ یہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں دینِ محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں تو ان میں تو کسی کو اصلِ دین کا انکار کرتے پائے گا اور ان میں کوئی ختم نبوت کا منکر ہو کر نبوت کا مدعی ہے اور کوئی اپنے آپ کو عیسٰی بتاتا ہے اور کوئی مہدی اور ظاہر میں ان سب میں ہلکے اور حقیقت میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں۔ خدا

اللّٰه واخزاهم ، وجعل النار ماواهم
ومثواهم ، يلبّسون على العوام ، الذين
هم كالانعام ، بانهم هم المتبعون للسنة ،
وان غيرهم من السلف الصالح الائمة ،
فمن دونهم مبتدعون ، وللسنة الغراء
تاركون ومخالفون ، فياليت شعري اذا
لم يكن هؤلآء لنهجه صلى الله تعالى عليه
وسلم متبعين فمن المتبع له واحمد
الله تعالى على ان قيض هذا العالم العامل
والفاضل الكامل ، صاحب المناقب و
المفاخر ، مظهر كم ترك الاول للأخر ،
فريد الدهر ، وحيد العصر ، مولنا
الشيخ **احمد رضا خان** سلمه الله
الرب المنان ، لابطال حججهم
الداحضة ، بالأيات والاحاديث
القاطعة ، كيف لا وقد شهد له
عالموا مكة بذلك ، ولو لم يكن
بالمحل الارفع لما وقع منهم
ذلك ، بل اقول لو قيل فی
حقه انه مجدد هذا القرن
لكان حقا وصدقا ـه

ان پر لعنت کرے اور ان کو رسوا کرے اور ان کا
ٹھکانا اور ان کا مسکن جہنم کرے بے پڑھے جاہلوں کو
جو چوپاؤں کی طرح ہیں دھوکے دیتے ہیں کہ وہی
پیروانِ سنت ہیں اور اُن کے سوا اگلے نیک امام
اور جو اُن کے بعد ہوئے بدمذہب ہیں اور روشن
سنت کے تارک و مخالف ہیں۔ اے کاش میں جانتا کہ
گروہِ سلفِ کرام طریقہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
متبع نہ تھے تو طریقہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیرو کون ہے
اور میں اللہ عزوجل کی حمد بجالاتا ہوں کہ اُس نے
اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا جو فاضل کامل ہے
منقبتوں اور فخروں والا اس مثل کا مظہر کہ "اگلے
پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گئے" یکتائے زمانہ
اپنے وقت کا یگانہ مولانا حضرت **احمد رضا خاں**۔
اللہ بڑے احسان والا پروردگار اُسے سلامت رکھے
اُن کی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی حدیثوں سے
باطل کرنے کے لیے۔ اور وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ
علمائے مکہ اُس کے لیے ان فضائل کی **گواہیاں**
دے رہے ہیں اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو
علمائے مکہ اُس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں
کہ **اگر اُس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ**
اِس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق و صحیح ہو۔

له لبس (ض) عليه الامر لبسًا : خلطه ، والتلبيس : التخليط ، مشددة للمبالغة ـ ١٢ ن

وليس على الله بمستنكر
ان يجمع العالم فی واحد

فجزاه الله خير الجزاء عن الدين
واهله ، ومنحه الفضل والرضوان
بمنه وكرمه ، والحاصل قد
وجدت بارض الهند الفرق كلها
وهذا بحسب الظاهر ، والاهم
بطانة الكفرة اعدآء الدين ،
ومرادهم بذلك ايقاع التفرقة
بين كلمة المسلمين ، رب ليس الهدى
الا هداك ، ولا الآء الا آلاءك ،
وحسبنا الله ونعم الوكيل ،
ولاحول ولا قوة الا بالله العلى
العظيم ، اللهم ارنا الحق حقا
وارزقنا اتباعه ، وارنا الباطل
باطلا والهمنا اجتنابه ،
وصلى الله على سيدنا
محمد وعلى اله و
وصحبه وسلم قاله بفمه ،
وكتبه بقلمه ، راجي عفو ربه الجليل
حافظ كتب الحرم المكی

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

تو اللہ اُسے دین اور اہلِ دین کی طرف سے سب میں
بہتر جزا عطا کرے اور اُسے اپنے احسان اپنے کرم سے
اپنا فضل اپنی رضا بخشے۔ اور حاصل یہ کہ زمین ہند
میں سب طرح کے فرقے پائے جاتے ہیں اور یہ
باعتبار ظاہر ہے۔ ورنہ وہ حقیقت میں کافروں کے
راز دار ہیں اور دین کے دشمن ہیں اور ان باتوں سے
اُن کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔
الٰہی ہدایت نہیں مگر تیری ہدایت، اور نہ نعمتیں ہیں مگر
تیری نعمتیں۔ اور اللہ ہم کو بس ہے اور وہ اچھا کام
بنانے والا ہے اور نہ گناہوں سے پھرنا نہ طاعت کی
طاقت مگر اللہ عظمت و بلندی والے کی
توفیق سے۔ الٰہی ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی
پیروی ہمیں روزی کر اور ہمیں باطل کو
باطل دکھا اور ہمارے دل میں ڈال کہ اس
سے دور رہیں۔ اور اللہ درود و سلام بھیجے
ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور
اُن کے آل و اصحاب پر اسے اپنی زبان سے کہا اور
اپنے قلم سے لکھا اپنے جلال والے رب کی معافی کے
امیدوار حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کے حافظ

السید اسمٰعیل
ابن السید خلیل

سید اسماعیل ابن
سید خلیل نے ۔

٧ صورة ما رصفه ذو العلم الراسخ، والفضل الشامخ، والكرم والمنن، والخلق الحسن، والبهاء والزين، مولينا العلامة السيد المرزوقي ابوحسين، حفظه الله في النشأتين۔

تقریظ صاحب علم محکم وفضیلت بلند و کرم واحسان وخلق حسن ونور و زینت مولنا علامہ سید مرزوقی ابو حسین ۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اُن کا نگہبان ہو ۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذى اطلع فى سماء الوجود شمسا بازغة، فكانت لظلمات الضلالات ناسخة دامغة، و للهداية الى طريق الحق حجة بالغة، ومحجة من سلكها لا تزل قدمه ولا تكون زائغة، بوجود من افاض الله علينا برسالته نعما سابغة، وملأ بالعرفان قلوبا كانت فارغة، سيدنا ومولينا محمد الذى أتاه الله الأيات البينات، والمعجزات

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے عالم کے آسمان میں ایک مہر درخشاں چمکایا جو گمراہیوں کی اندھیریوں کا مٹانے والا اور سرکوب ہوا اور راہِ حق کی طرف رہنمائی کی حجتِ کامل بنا اور ایسا کشادہ راستہ کہ جو اُسے چلے نہ اُس کا پاؤں پھسلے اور نہ کج ہو، یہ سب اُس کے وجود سے جس کی رسالت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں وسیع نعمتوں کا فیض پہنچایا اور معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کو اللہ عزّوجلّ نے روشن آیتیں اور عقل کو حیران کر دینے والے معجزے

الباهرات، واطلعه على ما شاء من المغيبات، صلى الله عليه وعلى آله واصحابه الذين سبقونا بالايمان سبقا، وباعوا نفوسهم فى نصرة دينه، وتمهيد طرقه وتمكينه، فاولئك هم الفائزون حقا، المشرفون خلقا وخُلقا، المميزون بحسن ذكر يبقى، واجوبة تزايد فى صحف الاعمال ويرقى، وعلى اتباعه المتمسكين بهديه القويم، السالكين صراطه المستقيم، لاسيما ورثته العلماء الاعلام، الذين يستضاء بنورهم فى حالك الظلام، ادام الله وجودهم على توالى الاعصار، واطلع فى سماء المعالى سعودهم فى جميع القرى والامصار، أمين أما بعد فقد من الله تعالى على وله الحمد والشكر بالاجتماع بحضرة العالم العلامة، والحبر البحر الفهامة، ذى المزايا الغزيرة، والفضائل

عطا فرمائے اور انہیں بقدر اپنی مشیت کے غیبوں پر علم بخشا۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود بھیجے اور اُن کے آل واصحاب پر جو ایمان میں ہم پر سابق ہوئے اور دینِ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مددگاری اور اُس کے جمانے اور اُس کے رستے آراستہ کرنے میں انھوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں وہی ٹھیک ٹھیک مراد کو پہنچے صورت وسیرت دونوں میں شرف والے ایسی نیک نامی کے ساتھ ممتاز جو ہمیشہ باقی رہے گی اور ایسے ثواب کے ساتھ مخصوص جو نامۂ اعمال میں افزونی وترقی پائے گا، اور اُن کے پیروؤں پر جو اُن کی درست چال کو مضبوط تھامے ہوئے ہیں اور اُن کے سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں بالخصوص حضور کے وارث علمائے نامدار جن کے نور سے سخت اندھیری میں روشنی لی جاتی ہے۔ اللہ عزوجلّ زمانے کی بقا تک اُن کا وجود رکھے اور بلندیوں کے آسمان پر اُن کے سعد ستارے تمام گاؤں اور شہروں میں ظاہر کرے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد بیشک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا۔ اور اُسی کے لیے حمد وشکر ہے۔ کہ میں حضرت عالم علامہ سے ملا جو زبردست عالم دریائے عظیم الفہم ہیں جن کی فضیلتیں وافر اور مزایا

الشهيرة ؛ والتاليف الكثيرة ، فى اصول الدين وفرعه ، ومفردات العلم دجموعه ؛ ولاسيما فى الرد على المبطلين ؛ من المبتدعة المارقين ؛ وقد كنت سمعت بجميل ذكره ؛ وعظيم قدره ؛ وتشرفت بمطالعة بعض مصنفاته ؛ التى يضيئُ الحقُّ بها من نور مشكوته ؛ فوقعت محبته بقلبى ؛ واستقرت بخاطرى ولُبّى ؛

والاذن تعشق قبل العين احياناً.

فلما من الله تعالى بهذا الاجتماع، ابصرت من اوصاف كمالاته مالايستطاع ؛ ابصرت علَمَ علمٍ عالى المنار ؛ وبحرَ معارف تتدفق منه المسائل كالانهار ؛ صاحب الذكاء الرائع، حامل العلوم الذى سُدَّ بها الذرائع ؛ المطيل بلسانه فى حفظ تقرير علوم الشرائع. المستولى على الكلام والفقه والفرائض ؛ المحافظ بتوفيق الله تعالى على الاٰداب والسنن والواجبات والفرائض ؛ استاذ العربية والحساب ؛ بحر المنطق الذى يُكتسب منه

ظاہر اور دین کے اصول وفروع اور علم کے علیحدہ و مجموع میں تصانیف متکاثر خصوصاً اہل بطلان دین سے نکل جانے والے بدمذہبوں کے رد میں اور بیشک میں نے اُن کا اچھا ذکر اور بڑا مرتبہ پہلے ہی سنا تھا اور اُن کی بعض تصانیف کے مطالعے سے مشرف ہوا تھا جن کے نور قندیل سے حق روشن ہوا تو اُن کی محبت میرے دل میں جم گئی اور میرے قلب وعقل میں متمکن ہو چکی تھی ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

تو جب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے میں نے علم کا کوہ بلند دیکھا جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا ایسا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں سیراب ذہن والا ایسے علموں کا صاحب جن سے فساد کے ذریعے بند کیے گئے تقریر علوم دینیہ کی محافظت میں طاقتور زبان والا جو علم کلام وفقہ وفرائض پر غلبہ کے ساتھ حاوی ہے توفیق الٰہی سے مستحبات و سنن وواجبات وفرائض پر محافظت کرنے والا، عربیت وحساب کا ماہر، منطق کا وہ دریا جس سے

لَاٰلیه اَیْ اکتساب ؛ مسهّل الوصول ؛ الى علم الاصول ؛ اذ لم يزل لها راتضاء حضرة مولنا العلامة الفاضل المولوى البريلوى الشيخ **احمد رضا**؛ اطال الله حياته ؛ وادام فى الدارين سلامته ؛ وجعل قلمه سيفا مسلولا لايُغمد الا فى رقاب المبطلين ؛ اٰمين اللّهم اٰمين ؛ فتذكرتُ عند رؤياه ؛ حفظه الله ؛ قول الشاعر ؛ الناظم الناثر ؎

كانت مُسَاءلةُ الركبان تخبرنى
عن احمد بن سعيد اطيبَ الخبر
ثم التقينا فلا والله ما نظرتْ[1]
اذناى احسنَ مما قد رأى بصرى

ورأيت نفسى ذاعيَ وحصَر ؛ عن البلوغ فى وصفه الى البُغْيَة والوطَر ؛ وقد تفضل على الفاضل المذكور ؛ ضاعف الله له الاجور ؛ برؤية هذا التاليف الجليل ؛ والتصنيف النبيل ؛ الذى ذكر فيه الفرق الضالة الحديثة ؛ التى كفرت ببدعها المكفرة الخبيثة ؛

[1] ھکذا فی الاصل ولعلہ فی الاصل ما سمعت اذنی بخبر — علی الروایۃ ... حتی التقینا فلا واللہ ما سمعت ؛ اذنی باحسن مما قد رأی بصری ۔ ۱۲ ن

اُس کے موتی حاصل کیے جاتے ہیں اور کیسی خوبی کے ساتھ حاصل کیے جاتے ہیں، علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا اس لیے کہ ہمیشہ اُس کی ریاضت رکھتا ہے حضرت مولنا علامہ فاضل مولوی بریلوی حضرت **احمد رضا** اللہ تعالیٰ اُس کی عمر دراز کرے اور دونوں جہان میں اُسے ہمیشہ سلامت رکھے۔ اور اُس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے جس کا نیام نہ ہو مگر اہل بطلان کی گردنیں۔ ایسا ہی کر یا اللہ ایسا ہی تو مجھے اُنہیں دیکھ کر۔ اللہ ان کا نگہبان ہو۔ شاعر صاحب نظم ونثر کا یہ قول یاد آیا ؎

قافلے جانب احمد سے جو آتے تھے یہاں
حال دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا
جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں نے
اُس سے بہتر نہ سُنا تھا جو نظر نے دیکھا

اور میں نے اپنے آپ کو اُس کی مدح میں مراد و خواہش کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز ودرماندہ دیکھا۔ اور حضرت فاضل مذکور نے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ثواب مضاعف کرے، مجھ پر بڑا احسان کیا کہ یہ تالیف جلیل اور تصنیف پُردانش میرے دیکھنے میں آئی جس میں اُن نئے گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو اپنی خبیث وکفری بدعتوں کے سبب کافر ہوگئے تو

سہ البُغیۃ : ما ابتُغی کالبِغیۃ بالکسر والضم ۔ ۱۲ ن

فرفعت اکف الضراعة ، متشفعا بصاحب الشفاعة ، طالبا من اللہ حفظ الایمان ، مستعیذا بہ من الکفر والفسوق والعصیان ، وان یحفظ جمیع المسلمین ، من سریان عقائد الکفرة المضلین ، ویجزی حضرة المؤلف خیر الجزاء فی یوم الدین ، اذ قام مقاما تشکرہ علیہ جمیع المؤمنین ، فی الرد علی ھؤلاء المبطلین ، بل الکذبة المفترین ، و بیان فضائحھم ، وترھاتھم وقبائحھم ولاشک ان ما ھم علیہ من الاعتقاد فی غایة البطلان والفساد ، لاتصوبہ العقول ، ولاتصدقہ النقول ، بل مجرد اوھام وترھات ، لیس لھا ادلة ولاشبہ تدرء عنھم ولاتاویلات ، وانما ھی محض اتباع للھوی ، موقع والعیاذ باللہ تعالیٰ فی الردی ، وقد قال اللہ تعالیٰ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وقال تعالیٰ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وقال تعالیٰ وَلَا تَتَّبِعِ

میں نے گڑگڑانے کے ہاتھ بلند کیے صاحبِ شفاعت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے شفاعت چاہتا ہوا اللہ عزوجل سے محافظت ایمان کی دعا کرتا ہوا کفر و فسق و معصیت سے اُس کی پناہ مانگتا ہوا اور یہ کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں گمراہ گروں کی سرایت عقائد سے بچائے اور یہ کہ حضرت مؤلف کو سب سے بہتر جزا قیامت کے دن عطا کرے۔ کہ وہ ایسے مقام پر قائم ہوئے جس کا شکر سب مسلمان کریں یعنی ان بطلان والے سخت جھوٹے مفتریوں کے رد اور اُن کی رسوائیوں اور جھوٹی باتوں اور برائیوں کے بیان میں۔ اور کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ جس **عقیدہ پر ہیں حد درجہ کا فاسد و باطل ہے** جو نہ عقلوں کے نزدیک کسی طرح معقول نہ نقلیں اُس کی تصدیق کریں بلکہ نرے وہم اور جھوٹی بناوٹ کی باتیں ہیں **نہ اُس کے لیے کوئی دلیل ہے نہ کوئی شبہ جو اُن کا عذر ہو سکے نہ کوئی تاویل**۔ بلکہ وہ تو صرف خواہشِ نفسانی کی پیروی ہے جو معاذ اللہ ہلاکت میں ڈالنے والی ہے اور بیشک اللہ سبحانہ نے فرمایا بلکہ ظالم لوگ اپنی خواہشِ نفس کے پیرو ہوئے بے جانے بوجھے اور اُس سے بڑھ کر گمراہ کون جو خواہشِ نفس کا پیرو ہو اور فرمایا ٹھیک راہ چلنے کو خواہش کی پیروی نہ کرو اور فرمایا خواہش کی

الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وقال تعالیٰ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ ۭ وقال تعالیٰ ، وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ وقال تعالیٰ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ، وقد اخرج الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ حجب التوبة عن کل صاحب بدعة حتی یدع بدعتہ ، واخرج ابن ماجة عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعة حتی یدع بدعتہ ، واخرج ابن ماجة ایضاً عن حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایقبل اللہ لصاحب بدعة صوما ولاصلاة ولاصدقة ولاحجا ولاعمرة ولاجھادا ولاصرفا ولاعدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین ، واخرج البخاری ومسلم فی صحیحیھما عن ابی بردة بن ابی موسی الاشعری رضی اللہ

پیروی نہ کر کہ وہ تجھے بہکا دے گی اللہ کی راہ سے اور فرمایا بھلا کیا دیکھا تو نے اُس کو جس نے اپنی خواہش کو خدا بنا لیا۔ اور فرمایا اُس نے اپنی خواہش کی پیروی کی تو اُس کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ تو اُس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے اور فرمایا اُس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور اُس کا کام حد سے گزر گیا اور بیشک طبرانی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو توبہ سے محروم رکھتا ہے جب تک اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہیں چاہتا کہ کسی بدمذہب کا کوئی عمل قبول کرے جب تک وہ اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے نیز ابن ماجہ نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ کوئی فرض نہ نفل۔ نکل جاتا ہے اسلام سے ایسا جیسے نکل جاتا ہے بال آٹے سے۔ اور بخاری و مسلم نے صحیحین میں ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ

عنه حدیثا طویلا وفیه فلما افاق ای
ابوموسی قال انا بريءٌ ممن بَرِيءَ منه
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحدیث
واخرج مسلم فی صحیحه عن یحیی بن
یعمر قال قلت لابن عمر رضی الله تعالیٰ
عنهما یا اباعبد الرحمٰن انه قد ظهر
قِبَلَنا ناس یقرؤن القرآن ویزعمون
ان لاقدر وان الامر اُنُف فقال اذا
لقیت اولٰئک فاخبرهم انی
بريءٌ منهم وانهم براء منی
انتهی ؛ فرحم الله امرأً ناضل
عن الحق وایده واظهره ؛ و
اَدحَضَ الباطل ودمره ؛ ورحم
الله امرأً اعان علیٰ ذٰلک نصرة
للدین ؛ وخِذلاناً للکفرة المبطِلین؛
ورحم الله امرأً تباعد عن
اهل الکفر والضلال ؛ واستعاذ
بالله القادر المتعال ؛ فی
البُکور والاٰصال ؛ من
الوقوع فی مصاید تلک
الحِبال ؛ قائلاً الحمد لله الذی

تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل روایت کی اُس میں ہے
کہ جب ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غش سے افاقہ
ہوا۔ فرمایا میں بیزار ہوں اُس سے جس سے بیزار
ہوئے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تا آخر حدیث
اور مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن یعمر سے روایت کی کہ
انھوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے عرض کی کہ اے ابوعبدالرحمٰن ہماری طرف
کچھ لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں
تقدیر کوئی چیز نہیں اور ہر کام ابتداءً واقع ہوتا ہے
کہ اس سے پہلے اُس کے متعلق کوئی تقدیر وغیرہ
نہ تھی فرمایا جب تم اُن سے ملو تو انہیں خبر کر دینا
کہ میں اُن سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیگانے ہیں۔
انتہی۔ تو اللہ رحم فرمائے اُس مرد پر جس نے حق کی طرف سے
مجادلہ کیا اور اُس کی تائید کی اور اُسے ظاہر کیا اور
باطل کو دھکا دیا اور ہلاک کیا اور اللہ رحم فرمائے
اُس مرد پر جس نے اس کام میں اعانت کی دین کی مدد
اور باطل والے کافروں کو مخذول کرنے کے لیے۔
اور اللہ رحم کرے اُس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے
دور ہوا اور صبح و شام اللہ قدرت والے بلندی والے
کی پناہ چاہی اُن رسیوں کے پھندوں میں پڑنے
سے، یہ کہتا ہوا کہ سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے

عافانی مما ابتلاهم به وفضلنی
علیٰ کثیر ممن خلق تفضیلا ؛ فقد
اخرج الترمذی عن ابی هریرة رضی
الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم قال من رأی مبتلًی فقال
الحمد لله الذی عافانی مما ابتلاک
به وفضلنی علیٰ کثیر ممن خلق
تفضیلا لم یُصِبه ذٰلک البلاء وقال
الترمذی حدیث حسن ورحم الله
امرأً طلب لهم من الله تعالیٰ الهدایة ؛
لترک تلک الغَوایة ؛ وطَرح تلک
الاعتقادات الباطلة ؛ والبِدَعِ المکفِّرَة
المضلِّلة ؛ والتوبةِ منها ؛ بالاعراض
عنها ؛ والتوفیقِ ؛ لاقوم طریق ؛ فانه
تعالیٰ لا رب غیره ؛ ولا خیر
الا خیره ، علیه توکلت والیه اُنیب ؛
وصلی الله تعالیٰ علیٰ نبیه
ومصطفاه ؛ واٰله وصحبه وکل
من اتبعه واقتفاه ؛ اٰمین ؛
والحمد لله رب العٰلمین ؛
قاله بفمه ؛ وکتبه بقلمه ؛

مجھے اُس بلا سے نجات دی جس میں اُن کو مبتلا کیا
اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی (کہ آدمی کیا۔
مسلمان کیا۔ سُنّی کیا) کہ بیشک ترمذی نے بوساطت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے روایت کی کہ فرمایا جو کسی بلا کے مبتلا کو دیکھ کر
یہ دعا پڑھے کہ سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے مجھے
اُس بلا سے بچایا جس میں تجھے گرفتار کیا اور اپنی
بہت مخلوق پر مجھے فضیلت دی وہ بلا اُسے نہ
پہنچے گی۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ اور اللہ
اُس مرد پر رحم کرے جو اُن لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ
سے ہدایت مانگے کہ اس گمراہی کو چھوڑیں اور ان
باطل عقیدوں اور ان کفر وضلالت کی بدعتوں کو
پھینکیں اور ان سے توبہ کریں رُوگردانی کریں اور
سب سے زیادہ سیدھے راستے کی توفیق پائیں اس لیے
کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی رب نہیں اور اسی کی خیر
خیر ہے میں نے اُسی پر بھروسا کیا اور اسی کی طرف
رجوع کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور اپنے
چنے ہوئے پر درود بھیجے اور اُن کے آل و
اصحاب اور ہر تابع و پیرو پر۔ الٰہی ایسا ہی کر۔ اور
سب خوبیاں اُس خدا کو جو صاحب سارے جہان کا
اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا

احد خدمة طلبة العلم بالمسجد الحرام المکی
محمد المرزوقی ابوحسین
عفا اللہ عنہ آمین ۔

مسجد حرام شریف میں طالبِ علموں کے ایک خادم
محمد مرزوقی ابوحسین نے
اللہ اُس کی بخشش کرے آمین

٨

صورة ما املاہ ذوالشرف الجلی ؛ والفخر العلی ؛ الفاضل الکامل ؛ والعالم العامل ، دامغ اھل الکفر والکید ؛ مولینا الشیخ عمر بن ابی بکر باجنید ؛ ادامہ اللہ بالتأیید والاید ؛

تقریظ صاحب شرف روشن و فخر بلند فاضل کامل، عالم باعمل، سرشکن اہلِ مکر وکید، مولنا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں تائید و تقویت کے ساتھ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ؛ والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین ؛ وعلی الہ وصحبہ اجمعین ؛ ورضی اللہ عن التابعین ؛ وتابعیھم باحسان الی یوم الدین ؛ وبعد فقد اطلعت علی ھذہ الرسالۃ ؛ للفاضل العلامۃ ؛ والرُّحلۃ الفھامۃ ؛ الشیخ **احمد رضا** ؛ فرأیت ان من ذکر فیھا من اھل الزیغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود وسلام تمام پیغمبروں کے سردار اور اُن کی آل واصحاب سب پر۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کے تابعوں اور قیامت تک اُن کے اچھے پیروؤں سے راضی ہو۔ بعد حمد وصلوٰۃ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو ایسے فاضل علامہ کی تصنیف ہے جس کی طرف اطراف سے استفادے کے لیے سفر کیا جائے عظیم فہم والا حضرت **احمد رضا**۔ اور میں نے دیکھا کہ جن کجرووں

والضلال ضالون مضلون ؛ ومن الدین مارقون ؛ وفی طغیانھم یعمھون ؛ اسأل مولای العظیم ان یسلط علیھم من یقمع شوکتھم ؛ ویقطع دابرھم ؛ فاصبحوا لا یُرٰی الا مساکنھم ؛ ان ربی علی کل شیءٍ قدیر ؛ وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ؛ والحمد للہ رب العلمین ؛ قالہ الفقیر الی اللہ تعالیٰ
عمر بن ابی بکر
باجنید

گمراہوں کا اُس میں ذکر کیا ہے گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں اور دین سے باہر ہیں اور اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ میں اپنے عظمت والے مولیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اُن پر ایسے کو مسلط کرے جو اُن کی شوکت کی بنیاد کھود کے پھینک دے اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ اُن کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔ بیشک میرا رب ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے آل واصحاب سب پر درود بھیجے اور سب خوبیاں اُس خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔ کہا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف حاجتمند عمر بن ابی بکر باجنید نے۔

٩

صورة ما حبرہ ؛ حامل لواء العلماء المالکیۃ ؛ مطرح الانوار العرشیۃ والفلکیۃ ، الفاضل البارع ؛ الخاشع المتواضع ؛ ذو التُّقیٰ والنُّقیٰ ؛ مفتی المالکیۃ سابقا ؛ مولینا الشیخ عابد بن حسین ؛ زینہ اللہ بازین زین ؛

تقریظ سردار لشکر علمائے مالکیہ، موردِ انوار عرش وفلک، فاضل صاحب کمالات حیران کن، صاحبِ خشوع وتواضع و پرہیزگاری وپاکیزگی، پیشین مفتی مالکیہ مولنا شیخ عابد بن حسین۔ اللہ تعالیٰ انہیں سب سے اعلیٰ درجہ کی زینت سے مزین فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعلیك ایها المفضال ؛ سلام الله المتعال ؛ الحمد لله الذی اطلع فی سماء العلماء شموس العرفان ؛ فازاحوا بانوارها الساطعة عن الدین غیاهب ذوی البهتان ؛ والصلاة والسلام علی اکمل من اختصه مولاه بعلم المغیبات ؛ وجعله نورا ماحیا غیاهب التلبیس عن الملة الحنیفیة بقواطع الآیات ؛ ونزهه عن جمیع النقائص کالکذب والخیانة ؛ فمعتقد خلافه کافر یستحق بالاجماع الاهانة ؛ وعلی آله الامجاد ؛ واصحابه الاسیاد ؛ اما بعد فانه لما وفق الله لاحیاء دینه القویم ؛ فی هذا القرن ذی الفتن والشر العمیم ؛ من اراد به خیرا من ورثة سید المرسلین ؛ سید العلماء الاعلام ؛ وفخر الفضلاء الکرام ؛ وسعد الملة والدین ؛ احمد السیر ؛ والعدل[1] الرضا فی کل وطر ؛ العالم العامل ذو الاحسان ؛

اور آپ پر اے بڑے فضل والے اللہ تعالیٰ کا سلام۔ سب حمد اُس خدا کو جس نے علماء کے آسمان میں معرفت کے آفتاب چمکائے تو انہوں نے اُن کی بلند شعاعوں سے دین پر سے بہتان والوں کی اندھیریاں ہٹا دیں۔ اور درود و سلام اُن پر جو سب میں زیادہ کامل ہیں ایسوں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب دینے کے ساتھ خاص کیا اور اُنہیں ایسا نور کیا جو ملتِ اسلام سے شبہات کی تاریکیوں کو یقینی آیتوں سے مٹاتا ہے اور اُن کو تمام عیوب مثل کذب و خیانت وغیرہ سب سے پاک کیا۔ اس کے خلاف کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے تمام علمائے امت کے نزدیک سزاوار تذلیل ہے۔ اور ان کی عزت والی آل اور سیادت والے صحابہ پر۔ بعد حمد و صلاۃ جب کہ اس فتنوں اور عالمگیر شر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دینِ متین کو زندہ کرنے کی اُسے توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا، وہ جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں سے ہے، علمائے مشاہیر کا سردار اور معزز فاضلوں کا مایۂ افتخار دینِ اسلام کی سعادت نہایت محمود سیرت ہر کام میں پسندیدہ صاحب عدل عالم با عمل صاحب احسان

[1] العدل = مصدر بمعنی عادل [illegible]

حضرة المولی احمد رضا خان ؛ فقام فی ذلك بفرض الکفایة ؛ وقمع ببراهینه القاطعة ضلالة المبطلین البادیة لذوی الدرایة ؛ ومن الله علی فی اسعد الاوقات ؛ واشرف الطوالع وابرك الساعات ؛ بالتیمن بشمس سعوده ؛ واللیاذ بساحة احسانه وجوده ؛ والوقوف علی رسالته التی جعلها حاصل رسائله اللاتی اقام فیها البراهین ؛ وبین فیها انواع الضلال ؛ الصادر من اهل الخبال ؛ وهم غلام احمد القادیانی ؛ ورشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی ؛ وخلافهم[2] من اهل الضلال والکفر الجلی ؛ وسود بها وجه ضلالهم المبین ؛ فذکرت عند ذلك قول من اجتباه مولاه لن تزال هذه الامة قائمة علی امر الله لا یضرهم من خالفهم حتی یاتی امر الله ؛

حضرت مولیٰ **احمد رضا خان** تو اُس نے اس باب میں فرضِ کفایہ ادا کر دیا اور اپنی قطعی حجتوں سے اہلِ بطلان کی اُس گمراہی کا قلع قمع کر دیا جو اربابِ علم پر ظاہر تھی اور اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک تر وقت اور سب سے شریف تر طالع اور سب سے مبارک تر ساعت میں مجھ پر احسان کیا کہ مشار الیہ کے آفتاب سعادت سے مجھے برکت ملی اور اُس کے احسان و بخشش کے میدان میں میں نے پناہ پائی اور اُس کے اُس رسالہ پر واقف ہوا جسے اُس نے اپنے اُن رسالوں کا خلاصہ ٹھہرایا جن میں حجتیں قائم کیں اور اُن اقسام گمراہی کا حال کھول دیا جو اہل فساد سے صادر ہوئیں۔ اور وہ اہلِ فساد غلام احمد قادیانی و رشید احمد و خلیل احمد و اشرفعلی وغیرہم کھلے کافرِ گمراہ ہیں۔ اور مصنف نے اُس رسالہ سے ان کی صریح گمراہی کا منھ کالا کر دیا تو اس وقت مجھے اُن کا کلام یاد آیا جنہیں اُن کے مولیٰ نے چن لیا کہ یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی انہیں نقصان نہ دے گا جو اُن کا خلاف کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے۔

[1] یعنی اِسی قدر کا رد ہو سکتا ہے باقی جو خباثتیں اُن کے دلوں میں بھری ہیں انھیں خدا جانتا ہے۔ ۱۲ مترجم غفرلہٗ

[2] شاع وذاع الآن فی الحجاز الشریف استعمال خلافہ بمعنی غیرہ یقولون جاءنی زید وخلافہم ای وغیرہ اھ مصححہ۔

صلی اللہ وسلم علیه ، وعلٰی آله ومن انتمٰی الیه فجزی اللہ مؤلفها حیث قام بهذا الامر الواجب ، وکشف بشموسه عن وجه الدین الغیاهب ، وقمع ضلال المبطلین ، المفسدین عقائد ضعفاء المسلمین ، عن الاسلام والمسلمین خیرا لجزاء ، وابقی بدر سعوده منیرا فی سماء الشریعة الغرآء ، ووفقه الٰی ما یحبه ویرضاه ، واناله من الخیر غایة مایتمناه ، اٰمین اللّٰهم اٰمین ، قاله بفمه ، وامر برقمه ، خادم العلم بالدیار الحرمیة ، محمد عابد ابن المرحوم الشیخ حسین مفتی السادة المالکیة ،

اللہ تعالٰی اُن پر درود وسلام بھیجے اور ان کی آل پر اور جو ان کے ساتھ نسبت والے ہیں ۔ تو اللہ تعالٰی اس مؤلف کو جس نے یہ فرض ادا کیا اور اپنے آفتابوں سے دین کے چہرے سے تاریکیاں دور کیں اور اُن اہلِ بطلان کی گمراہیوں کا قلع قمع کر دیا جو کمزور مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑتے ہیں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اور اُس کی سعادت کا ماہ تمام آسمانِ شریعتِ روشن میں چمکتا رکھے اور اُسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق بخشے اور اس کی تمنا کی انتہا تک اُسے خیر عطا فرمائے ۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر۔ اُسے کہا اپنے منہ سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا بلادِ حرم میں علم کے خادم محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین مفتی سردارانِ مالکیہ نے ۔

(مہر: محمد عابد بن حسین ۱۳۰۰)

صورة ما نظمه فی سلك التحریر ، العالم النحریر ، الصفی الزکی ، الذهین الذکی ، صاحب التصانیف ، والطبع اللطیف ، مولانا علی بن حسین المالکی ، نورہ اللہ بالنور الملکی ،

تقریظ فاضل ماہر کامل صاحب صفا وپاکیزگی و ذہن و ذکا صاحب تصانیف وطبع لطیف مولنا علی بن حسین مالکی ۔ اللہ تعالٰی اُن کو نور آسمانی سے منور کرے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعلیك ایها المفضال سلام اللہ ،

اور آپ پر اے بڑی فضیلتوں والے اللہ کا سلام

ورحمته وبرکاته ورضاه ، اِنّ اعذب المقال ، حمد ذی الجلال ، المنزه عن النقائص والاشباه ، الذی ختم الرسالة باکرم رسول اجتباه ، ونزهه وسائر رسله من الکذب والمنقصات ، واختصهم من بین مخلوقاته بالاطلاع علی المغیبات ، فمن الحق بهم ادنی نقص من العباد فقد صار بالاجماع من اهل الارتداد ، اللّٰهم فصلّ علیهم وسلّم ، وآلهم وصحبهم وکرّم ، سیما نبیك المصطفٰی ، وآله واصحابه اهل الصدق والوفا ، امابعد فانه لما منّ اللہ علیّ باستجلاء نور شمس العرفان ، من سماء صفاء ملتزم الاتقان ، من صار محمودًا بفعله ، کشاف اٰیات فضله ، وکیف لا وهو مرکز دائرة المعارف الیوم ، ومطلع کواکب سماء العلوم فی دار القوم ، عضد الموحدین ، وعصام المهتدین ، القاطع بصارم البراهین ، لسان المضلین الملحدین ،

اور اُس کی رحمت اور اُس کی برکتیں اور اُس کی رضا بیشک سب سے زیادہ میٹھی بات اُس جلال والے کی حمد ہے جو ہر عیب اور مانند سے پاک ہے جس نے رسالت ختم فرمائی ایسے رسول پر جو سب چُنے ہوئے رسولوں سے اکرم ہیں اور اُن کو اور اپنے سب رسولوں کو خلاف بیانی اور ہر عیب سے پاک کیا اور تمام مخلوقات میں اپنے رسولوں کو علم غیب عطا فرمانے سے خاص کیا ۔ تو جو شخص اُن پر ادنیٰ نقص لگائے وہ باجماع اُمت مرتد ہے۔ الٰہی تو اُن سب انبیاء اور اُن کے آل و اصحاب پر درود وسلام بھیج اور اُن کی عظمت رکھ بالخصوص اپنے نبی مصطفٰے اور اُن کے آل و اصحاب اہلِ صدق و وفا پر ۔ حمد و صلاۃ کے بعد جب اللہ تعالٰے نے مجھ پر یہ احسان کیا کہ اُس آسمانِ صفا سے جسے استوارکاری لازم ہے آفتاب معرفت کا نور مجھے علانیہ نظر پڑا وہ جس کے افعالِ حمیدہ اُس کی آیاتِ فضیلت کے نہایت ظاہر کرنے والے ہیں اور کیوں نہ ہو حالانکہ وہ آج دائرۂ علوم کا مرکز ہے اور قوم اسلام کے گھر میں ستارہائے آسمانِ علوم کا مطلع ہے مسلمانوں کا یاور اور راہ یابوں کا نگہبان حجتوں کی تیغ بُرّاں سے گمراہ گروں بیدینوں کی زبانیں کاٹنے والا

والرافع منار الایمان ؛ حضرۃ المولی احمد رضا خان ؛ اطلعنی علی وریقات[1] بیّن فیها کلام[2] من حدث فی الہند من ذوی الضلالات وھم غلام احمد القادیانی ورشید احمد واشرفعلی ؛ وخلیل احمد وخلافھم[3] من ذوی الضلال والکفر الجلی ؛ وانّ منھم من تکلم فی حق رب العالمین ؛ ومنھم من الحق النقص باصفیائہ المرسلین ؛ وانّہ قد ابطل کلام کل من ھؤلاء المضلین ؛ برسالۃ بدیعۃ رفیعۃ واضحۃ البراھین ؛ وامرنی بالنظر فی کلام ھؤلاء القوم ؛ وما ذا یستحقونہ من اللوم ؛ فنظرت اطاعۃ لامرہ فی کلامھم فاذا ھو کما قال ذلک الھمام یوجب اکفارھم فھم یستحقون الوبال ؛ بل ھم اسوء حالا من الکفار ذوی الضلال ؛ فجزی اللہ ھذا الھمام ؛ حیث ابطل برسائلہ قول ھؤلاء اللئام ؛ وقام

ایمان کے ستونِ روشنی کا بلند کرنے والا حضرت مولٰی **احمد رضا خاں** تو انھوں نے مجھے کچھ اوراق پر اطلاع دی جن میں اُن گمراہوں کے نام بیان کیے ہیں جو ہند میں نئے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد **قادیانی** و رشید احمد و اشرفعلی و **خلیل احمد** وغیرہ ہیں جو گمراہی اور **کھلے کفر والے ہیں** اور یہ کہ اُن میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العٰلمین کی شان میں کلام کیا اور اُن میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا۔ اور یہ کہ مصنف نے اِن سب گمراہ گروں کے کلام کا رَد ایک نوطرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے، جس کی حجتیں روشن ہیں اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے کلام میں غور کروں اور دیکھوں کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کے لیے **اُن لوگوں کے اقوال میں نظر کی** تو کیا دیکھتا ہوں کہ **واقعی** جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا **ان لوگوں کے اقوال اُن کا کفر واجب کر رہے ہیں** تو وہ سزاوارِ عذاب ہیں بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں۔ تو اللہ اُس عالی ہمم کو کہ اس نے اپنے رسالوں سے ان کمینوں کے اقوال رَد کیے اور اس زمانہ میں

[1] طبع مطبع اہل سنت وجماعت بریلی جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ کہ قدیم تر نسخہ ہے پھر طبع حزب الاحناف لاہور نیز باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ بدایوں ۱۳۴۱ھ ومطبوعہ کانپور ۱۳۳۵ھ کہ یہ بھی قدیم نسخے ہیں اور جدید نسخہ قادری کتب گھر سب میں "کلام" ہی ہے اور ترجمے "اعلام" سمجھ میں آتا ہے۔ ۱۲ نوری دار الافتاء ۸ جمادی الآخرہ ۱۴۲۵ھ۔

[2] ای دعاوی بعضھم کما تقدم ۱۲ منہ غفرلہ۔

بفرض الکفایۃ فی ھذا القرن العمیم الشرور ؛ وحمی المسلمین عن سفسطۃ[3] تماصدر من اھل الفجور ؛ عن الاسلام والمسلمین ؛ احسن ما جازی بہ عبادہ المخلصین ؛ ووفقہ وسددہ لاحیاء الشریعۃ الغراء ؛ واسعدہ وایدہ ونصرہ علی ھؤلاء الاشقیاء ؛ ولا زال بدر اقبالہ طالعا فی سماء کمالہ ؛ اٰمین ؛ اللھم اٰمین ؛ والحمد للہ ؛ علی ما اولاہ ؛ والصلاۃ والسلام ؛ علی خاتم الرسل الکرام ؛ واٰلہ والاصحاب ؛ ماتیمّن بذکرھم کتاب ؛ قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ ؛ العبد الفقیر ذو الاٰثام ؛ محمد علی المالکی المدرس بالمسجد الحرام ؛ ابن الشیخ حسین مفتی المالکیۃ ؛ سابقا بالدیار الحرمیۃ ؛

حسین محمد علی بن ۱۳۱۰

جس کا شر عام ہو رہا ہے فرض کفایہ کی بجا آوری کی اور ان فاجروں نے جو بے اصل بناوٹیں جوڑیں مسلمانوں کو ان سے باز رکھا، اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر وہ جزا دے جو اپنے خالص بندوں کو عطا فرمائی اور اُسے اس شریعتِ روشن کے زندہ کرنے کی توفیق دے اور اس کام کا ٹھیک صلح کرے اور اُسے سعادت و تائید بخشے اور ان بدبخت لوگوں پر اس کی مدد کرے اور ہمیشہ اس کے اقبال کا ماہ تمام اس کے آسمانِ کمال میں چمکتا رہے۔ ایسا ہی کرے اللہ ایسا ہی کر۔ اور اللہ ہی کے لیے حمد ہے کہ اُس کو ایسی نعمتیں دیں۔ اور درود و سلام اُن پر جو تمام عزت والے رسولوں کے خاتم ہیں اور آپ کے آل و اصحاب پر جب تک ان کے ذکر سے کتابیں برکت حاصل کریں۔ کہا اسے اپنی زبان سے لکھا اسے اپنے قلم سے بندۂ محتاج و گنہگار محمد علی مالکی مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین سابق مفتی مالکیہ بمکۂ مکرمہ نے

حسین محمد علی بن ۱۳۱۰

[3] ما زائدۃ ... کثیرا مفعول مطلق وما زائدۃ لتاکید الکثرۃ ۱۲ منہ

ثم امتدح الفاضل العلامۃ الممدوح ؛ حفظہ المولی السبّوح ؛ حضرۃ مصنّف المعتمد المستند ؛ کان لہ الاحد الصمد ؛ بقصیدۃ غراء ؛ وھی ھذہ کما تری ؛

پھر فاضل علامہ ممدوح سلمہ اللہ تعالٰی **نے حضرت مصنّف المعتمد المستند** دام **فضلہٗ کی مدح میں ایک روشن قصیدہ لکھا کہ ہدیۂ انظارِ ناظرین ہے۔**

فاسْتَ ثَنِيَّةٌ محسنها لما زهت
وحلت وطابت طيبةٌ وتشرفت

وانثَتْ تقول لدى التفاخر اننى
خير البلاد لمكةٌ دونى ثبت

انى احبٌ من البلاد جميعها
لله حقا دعوةُ الهادى وفت

وبى المطيع تضاعفت حسناته
بزيادة عما بمكة ضوعفت

وانا السماء تزينتْ بكواكب
كلُّ الانام بنورها السامى اهتدت

ما البدر بل ما الشمس الا من سنا
تلك الكواكبِ فى البريّة اشرقت

فلذلك الخضراءُ تبرقع وجهَها
وبكت من الغبراء حتى اُغرقت

فاز الذى قد زارنى بحبيبه
ذى المعجزات ومن به العليا ارتقت

بينا انا مصغٍ لطيب قولها
اذشمتُ مكةَ فى المحاسن اقبلت

تُبدى مفاخرها وقالت اننى
امّ القرى فجميعها بعدى اتت

انا قبلة للعالمين جميعهم
وبىَ المشاعر والمناسك جُمّعت

جھومتا ناز میں طیبہ ہے کہ تیری قدرت
یہ مرا حُسن یہ نکہت یہ حلاوت یہ صفت

کہہ رہا ہے دمِ نازش کہ میں ہوں خیر بلاد
میرے اعزاز کے نیچے ہے حرم کی عزت

میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب
مصطفےٰ کی برکت اُن کی دُعا کی برکت

نیکیاں کے ہیں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں
مجھ میں ہے اُس سے فزوں فضلِ خدا کی کثرت

وہ فلک ہوں کہ منوّر ہے مرے تاروں سے
جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت

ماہ میں شعشعہ افشاں ہے اُنہیں کا پرتو
مہر رخشاں میں درخشاں ہے اُنہیں کی رنگت

ہے فلک چادر نیلی میں اِسی سے رُوپوش
گریۂ ابر سے ہے غرقۂ آبِ خجلت

کام جاں دیں مرے زائر کو خدا کے محبوب
معجزے والے کہ رفعت کو ہے جن سے رفعت

سُن رہا تھا میں مدینہ کی یہ اچھی باتیں
کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت

زیورِ حُسن سے آراستہ نازش کرتی
کہ میں ہوں امِ قریٰ سب ہے مجھ کو سبقت

خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم
مجھ میں ہے جائے حج و عمرہ و قرباں کی کھپت

سه شام رمق البرق شیئا : نظر الیہ اریتہ قصدہ و ارنی عقیر ؛ سه ودت مرد و الغرص بمعنی بانیدن باران در برق ۔ سه بارش کی امید میں بجلی کو دیکھنے لگ جانا ۔ ۱۲ منہ

بى بيتُ بارينا الحرامُ وزمزمٌ
طعمٌ شفا من كل حادثة برت

وبى الصفا للطائفين ومروةٌ
ويمين رب الخلق بى قد قُبّلت

وبى الحطيم ومستجارٌ والمقا
م ومسجد حسناته قد ضوعفت

زادت على حسنات طيبةٍ[1] مائةُ
الفٍ عن الهادى الرواية اُثبتت

وانا احب الارض للمولى وللمـ
ـختار عند رواة آثار روت

وانى بانى خير ارض الله نص له العظيم رواية ايضا زهت

انا مطلع للنيرات جميعها
فبم الفخار لطيبةٍ اذ فاخرت

وانا التى قصدى لقصد النسك يحـ
ـرم قاصدى حتما بما قد اُقّتت

وانا على المستطاع[2] حجى واجب
عينا بعمر مرة قد بُرّئت

وكفايةٌ فى كل عام قد اُتى
والسّيئات بساحتى قد كُفّرت

مجھ میں ہے خانۂ حق بیت معظم زمزم
ذوق کا ذائقہ ہر درد کی حکمی حکمت

سعی والوں کے لیے مجھ میں صفا مروہ ہیں
بوسہ دینے کے لیے عکسِ یمینِ قدرت

مستجار اور حطیم اور قدمِ ابراہیم
اور مسجد جس میں بڑھیں بے منت

عملِ طیبہ سے مسجد کا عمل لاکھ گنا
آئی مولیٰ سے روایت بہ سبیلِ صحت

ہیں حدیثیں کہ مرے مثل کسی خطے سے
نہ خدا کو ہے محبت نہ نبی کو اُلفت

بہترینِ ارضِ خدا نزدِ خدا ہوں یہ بھی
اک روایت ہے مرے نام کے انجیل میں ثبت

سارے تارے تو مری پاک اُفق سے چمکے
مجھ پہ نازش کی مدینے کے لیے کون جہت

قاصدِ حق پہ مرے قصد سے واجب احرام
آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت

حکم مسطور ہے حق کا کہ ہوا فرض العین
حج مرا عمر میں اِک بار جو رکھتا ہو سکت

اور یہ فرضِ کفایہ ہے کہ ہر سال ہو حج
میرے دربار میں جرموں کو ملی محویت

[1] طيبة على زنة سيدة عدل عن الاسم الى الصفة اشارة الى ان التسمية مبنية على التوصيف ومائة بالوقف وان كانت مضافة الى الف لما صرح العروضيون ان كل عروض محل الوقف كالضرب وذلك ان تقرء طَيْبَةْ باسكان الياء والوقف على التاء ومائة بواو الاطلاق على ان زادت بمعنى ازدادت والفاعل مائة الف فيصير العروض متفعلن اه مصححه —

[2] سه دراصل شفاءٌ تھا یا الف ممدودہ ۔ برائے وزن شعر ہمزہ ساقط ہوا ۔ ۱۲ ؛ سه المستطاع : مصدر ہے اور اسم فاعل یعنی مستطیع کے معنی میں ہے

فی کل یوم ینظر المولی الی

اھلی برحمته ابتداء قد ثبت

فیعم حتی النائمین بساحتی

فضلا برحمته ومغفرة وفت

وبکل یوم مائة عشرون من

رحمات مولی الخلق بی قد أنزلت

للطائفین والناظرین لکعبة

والراکعین علیهم قد قُسّمت

انا مهبط الوحی الکریم ومظهر ال

ایمان والطاعات بی قد نُوّعت

حبی من الایمان جاء وانني

انفی کما الکیرُ الخبائثَ اذیدت

وانا المقدسة الحرام العرش والبـ

ـلد الامین صلاح اسمائی سمت

بی اکثر القرآن انزل ربّنا

منی سری بدرٌ فأرضٌ اشرقت

لما اطالت فی تمدح نفسها

قامت وقالت طیبةٌ هی طوّلت

حسبی بما جزم الانام بانها

خیر البقاع لطیبها ممن حوت

وکم الاصول تشرفت بفروعها

فباحمدٍ أباؤه قد شُرّفت

مجھ میں جب تک جو رہے اس پہ ہو ہر روز علام

ابتداءً مرے مولیٰ کی نگاہِ رحمت

وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہوں

دفترِ بخشش و رحمت میں ہو اُن کی بھی لکھت

ایک سو بیس ہیں خاص اُس کی نظرہائے کرم

روز اترتی ہیں جو مجھ میں پے اہلِ طاعت

اہلِ طواف اہلِ نماز اہلِ نظر یعنی جو

ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پر یہ ہیں اُن پر قسمت

مہبطِ وحی ہوں میں مظہرِ ایماں ہوں میں

مجھ میں ہر گونہ ہیں طاعاتِ الٰہی مثبت

جزءِ ایماں ہے محبت مری میں کرتا ہوں

دور ناپاکیوں کو کورۂ حدّاد صفت

پاک و ذی حرمت و عرش و بلدِ امن و صلاح

میرے اسماء ہیں معلے مرے نام و نسبت

مجھ میں ہی اترا ہے قرآن کا اکثر حصّہ

مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ چمکی چھ جہت

جب کہ مکّہ نے یہ کی اپنی ثنا میں تطویل

اُٹھ کے طیبہ نے کہا تا بکجا طولِ صفت

مجھ کو یہ تربتِ اطہر ہی کفایت ہے کہ ہے

بہتریں بقعہ بجزم علمائے امّت

کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے

مصطفٰے سے ہوئی آبائے نبی کی عزت

ـه البقعة بالضم ویفتح ... قاموس ... ص ۱۲۰

بی من ریاض الخلد روضةُ قربة

بی تم بدر الدین أیْ جُمعت

بی اربعون من الصلاة براءة

بی منبر الهادی علی حوض ثبت

انفی الخبائث قد أتی کالکیر بی

محراب طه بتربة فضلت

قال النبی بانها من جنة

وبتفلةٍ من خیر مبعوث حلت

انا طابةٌ انا دار هجرة من سما

بی قربة عن حج بیت قدّمت

وبی الإساءة لا یضاعف ذنبها

اما بمکة فالاساءة ضوعفت

منی قبور الصاحبین وعترةٍ

اَمسوا اضیاء الارض منهم نُوّرت

لما سمعتُ مقالَ کلٍّ منهما

قلتُ اطلبا حکمًا عد الله نمت

ذا خُبرةٍ مولی المعارف والهدیٰ

رب البلاغة من به الدنیا زهت

ذا عفة ذا حرمة عند الملا

ذا فطنة منها العلوم تفجرت

شرح المقاصد فهو سعد الدین

بذکائه شرح المواقف فانجلت

مجھ میں کامل ہوا دین مجھ میں ہوئیں جمع آیات

مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاضِ قربت

مجھ میں چالیس نمازیں ہیں براتِ اخلاص

مجھ میں منبر جو بچھے گا لبِ حوضِ رحمت

ہر نجس دُور کروں مجھ میں ہے محرابِ حضور

مجھ میں وہ پاک کواں غرس ہے جس کی شہرت

کر دیا شہد لعابِ دہنِ شہ نے جسے

جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے چاہِ جنّت

مجھ میں قربت وہ ہے جو حج پہ مقدم ٹھہری

میں ہوں طابہ میں ہوں طٰہٰ کا مکانِ ہجرت

مکّہ میں جرم بھی ہو ایک کا لاکھ اور مجھ میں

ایک کا ایک ہے۔ مجھ میں ہے عاصی کی بچت

مجھ میں صدّیق ہیں فاروق ہیں آلِ شہ ہیں

جن ستاروں سے چمک اٹھی زمیں کی قسمت

باتیں دونوں کی میں سُن سُن کے ہوا عرض گذار

فیصلے کے لیے چاہو حکم با نصفت

ربِ بلاغت کا معارف کا ہدیٰ کا مولٰے

صاحبِ علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت

عفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا

جس سے علموں کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت

اس نے کی شرحِ مقاصد وہ ہوا سعد الدین

ذہن سے کشف کیے موقفِ دین و ملت

ـه الحدیث: رواه ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعا ... قرۃ العیون ... ص ۱۲۰

عَضُدَ الهدایۃِ فخرُنا محمودُ نِعْـ
ـمَ انّہ کشّافٌ ای اُحکمت
اَبدیٰ معانی المشکلات بیانُہ
ببدیعِ مَنطِقِہ الجواہرُ نُظِمَتْ
ایضاحہ بدلائل الاعجاز اسـ
ـرارُ البلاغۃ منہ حقا اُسفِرت
قالا ومن ھُو قد تَوثّقنا بہ
قلتُ العزیز ومَنْ بہ التقوی صفتْ
محیی علوم الدین احمد سیرۃً
عَدلٌ رِضاً فی کل نازلۃ عرت
مولی الفضائل احمد المدعو رضا
خان البریلی مَنْ بہ الخلق اھتدت
قالا وانعِمْ بالمحکَّم ذی التقی
نعلی تقدّمہ البریّۃُ اَجمعتْ
الطیب بن الطیب بن الطیب بـ
ـن ذوی الہدی اٰیات رفعتہ رقت
فابنُ العمادِ عمادُہ مِن کشفِ ذا
حججاً بہا حججُ ابنِ حَجَۃ اُدحِضت
قاضی القضاۃ فما الخفاجی عندہ
الا کبدرٍ دُونَ شمسٍ اَشرقتْ

وہ ہدایت کا عضد۔ فخر۔ وہ محمود فعال[1]
وہ جو کشافِ قرآں میں ہے محکم آیت
مشکلات اس سے کھلے اُس کا بیان بدیع
جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب و زینت
اُس سے اعجاز و دلائل کا منور ایضاح
اُس سے اسرارِ بلاغت کی جلاے ریبت
بولے وہ کون ہے؟ ہم ملتے ہیں میں نے کہا
وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا و صفوت
دین کے علموں کا وہ زندہ کُن احمد سیرت
وہ رضا حاکم ہر حادثۂ نو صورت
وہ بریلی وطن احمد وہ رضا ربِ کمال
خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقوے
جس کی سبقت پہ ہے اجماعِ جہاں کی حجت
طیب طیب طیب خلفِ اہلِ ہدے
جس کی آیات بلندی ہیں سمائے رفعت
وہ حجج کھوئے کہ ہیں معتمد ابن عماد
ابن حجہ کے حجج جن سے ہوئے حرفِ غلط[2]
شرع کا حاکم بالا کہ خفاجی کا کمال
اُس کے خورشید سے رکھتا ہے قمر کی نسبت

س۔ ابن العماد مبتدائے اول ٗعمادہٗ مبتدائے ثانی اور من کشف ذا الخ خبر ہے "عمادہٗ" بمعنی معتقد ہے یعنی ابن عماد نے جن باتوں پر اعتماد کیا ان کے ایسی حجتوں کو کھونے کے سبب کیا جن حجتوں سے ابن حجہ کے حجج باطل ہو گئے۔ ۱۲ ن

اَمْلیَ العلوم فھل سمعتَ بمثلہ
اَمْلیٰ وذا اٰیاتہ قد شوھدت
لازال بدرُ کمالہ بسماءِ عِزْ
زِ جلالہٗ یَہدِی العبادَ اذا غوت
صلی وسلم ربنا الہادی علی
ربِ الکمال ومَنْ بہ الخلقُ اختمتْ
والاٰلِ والاصحاب طُرًّا ما بَکَتْ
مُزْنٌ مِنَ الانہار حیث تبسمتْ

یاد پر علم لکھائے کوئی اُس کا سا سُنا
صاحبِ فضل اور اُس کی تو ہے مشہود آیت
دائما بدرِ کمال اُس کا سمائے عز پر
ہادیِ خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت
ربِ افضال پہ ہادی کے درود اور سلام
جن کے سائے میں پناہ گیر ہے ساری خلقت
آل و اصحاب پہ جب تک کہ گلستاں میں رہے
گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسم کی صفت

تاکہ کلیاں مسکرا پڑیں۔ ۱۲ ن

بحمد اللہ وعونہ وحسن توفیقہ
وصلی اللہ علی من جعلہ ھادیا
لطریقہ
والہ۔

حسین
محمد علی بن
۱۳۱۰

تمام ہوا قصیدہ اللہ کی حمد و مدد و خوبیِ توفیق سے۔ اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اُن پر جن کو اپنی راہ کا ہادی بنایا اور اُن کی آل پر۔

حسین
محمد علی بن
۱۳۱۰

(۱۱) صورۃ ما املہ الشاب التقی، المحصِّل المترقی، ذو الجمال والزین، مولینا جمال بن محمد بن حسین، نزھہ اللہ عن کل شین:

(۱۱) تقریظ جوان صالح صاحب تحصیل و ترقی و جمال و زینت مولانا جمال بن محمد بن حسین اللہ تعالیٰ اُنہیں ہر نقص سے منزہ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق، وجعلہ خاتما لرسلہ وھادیا الی صراطہ المستقیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا اور اُن کو اپنے سب رسولوں کا خاتم اور تمام جہان کے لیے

عہ جاءُ وا طرا ای جمیعا " وھو منصوب علی المصدر او الحال مت ۱۲ ن

لکافة الخلق ؛ وجعل ورثة الانبیاء علماء دینه القویم الذابین عن الحق غیاهب الاشقیاء ؛ والصلاة والسلام علی سید الانام ؛ واٰله الکرام ؛ و اصحابه الفخام ؛ **اما بعد** فانی قد اطلعت علی کلام المضلین الحادثین ؛ الاٰن فی بلاد الهند فوجدته موجبا لردتهم واستحقاقهم للخزی المبین ؛ وهم اخزاهم الله تعالیٰ غلام احمد القادیانی ؛ ورشید احمد واشرفعلی ؛ وخلیل احمد وخلافهم من ذوی الضلال والکفر الجلی ؛ فجزی الله حضرة ذی الاحسان ؛ المولیٰ **احمد رضا خاں** عن الاسلام والمسلمین احسن الجزاء ؛ حیث قام بفرض الکفایة ورد علیهم بالرسالة المسماة بالمعتمد المستند ذاباً عن الشریعة الغراء ؛ ووفقه لما یحبه ویرضاه ؛ وبلغه من الخیر ما یتمناه ؛ اٰمین ؛ اللّٰهم اٰمین ؛ وصلی الله علی سیدنا محمد وعلیٰ اٰله وصحبه وسلم ؛

سیدھی راہ کا ہادی کیا اور اُن کے دین محکم کے علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا جو حق سے بدبختوں کی اندھیریوں کو دُور کرتے ہیں۔ اور درود وسلام جہان کے سردار اور اُن کی عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب پر۔ بعد حمد و صلوٰۃ میں اُن گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا جو ہند میں اب پیدا ہوئے ہیں تو میں نے پایا کہ **اُن کے اقوال اُن کے مرتد ہوجانے کے موجب ہیں** جس نے اُنہیں صریح رسوائی کا مستحق کردیا اور وہ اُنہیں اللہ رسوا کرے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور اشرفعلی اور خلیل احمد وغیرہ ہیں جو کُھلے کفر وگمراہی والے ہیں تو اللہ تعالےٰ حضرت صاحب احسان مولیٰ **احمد رضا خاں** کو اسلام اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے کہ اُس نے فرض کفایہ ادا کیا اور رسالہ المعتمد المستند میں اُن کا رد لکھا شریعت روشن کی حمایت کرتا ہوا اور اُسے اپنی محبوب وپسندیدہ باتوں کی توفیق دے اور اُس کے حسب مراد اُسے خیر عطا فرمائے ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود بھیجے۔

قاله بفمه ؛ وامر برقمه ؛ احد المدرسین بالدیار الحرمیة محمد جمال حفید المرحوم الشیخ حسین مفتی المالکیة سابقا

محمد جمال بن محمد ١٣٢٣

اسے کہا اپنی زبان سے اور لکھنے کا حکم دیا بلاد حرم کے ایک مدرس یعنی محمد جمال نبیرۂ مرحوم شیخ حسین نے جو پہلے مالکیہ کے مفتی تھے۔

محمد جمال بن محمد ١٣٢٣

(١٢) صورة ما کتبه جامع العلوم ، ونابع الفهوم ؛ حائز العلوم النقلیة ؛ وفائز الفنون العقلیة ؛ الهین ؛ اللین ؛ الخاشع ؛ المتواضع ، نادرة الزمان ؛ مولینا الشیخ اسعد بن احمد الدهان ؛ المدرس بالحرم الشریف ؛ دام بالفیض والتشریف ؛

تقریظ جامع علوم منبع فہوم محیط علوم نقلیہ مدرک فنون عقلیہ خوشخو نرم مزاج صاحب خشوع وتواضع نادر روزگار مولنا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف دام بالفیض والتشریف۔ (١٣)

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

حمدا لمن ابد الشریعة المحمدیة علی مدی الایام ؛ وایدالملة الحنیفیة باسنة اقلام العلماء الاعلام ؛ وقیض لها فی کل عصر من الاعصار ؛ حماة وانصار ؛ ذوی عزائم واخطار ؛ یحمون حوزتها ؛ ویقوون صولتها ؛ ویقررون حججها ؛ ویوضحون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد کرتا ہوں میں اُس کے لیے جس نے رہتی دنیا تک شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیشگی دی اور مشاہیر علماء کے نیزہائے قلم سے ملت اسلام کی تائید کی اور ہر زمانہ میں اُس کے حامی ومددگار مقرر فرمائے جو عزیمتوں اور شرف والے ہیں کہ اُس کے حرم کی حمایت کرتے ہیں اور اُس کے حملے کو قوت دیتے ہیں اور اُس کی حجتوں کی تقریر کرتے ہیں اور اُس کی

فحجتها ؛ وهٰكذا الى كل عصر ؛ يتجدد
النصر ؛ ويحصل للعدو القهر ؛ حتى
يتم الامر ؛ والصلاة والسلام على
من سنّ سُنّة الجهاد ، وامر بتجريد
سيوف الحجج من الاغماد ، لردع اهل
الكفر والعناد ، والبغى والفساد ، وعلى اٰله
واصحابه الذين هم لحزب الله نجوم ، و
لحزب الشيطان الخاسر رجوم ، و
بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة
الجليلة التى الفها نادرة الزمان ؛
ونتيجة الاٰوان ، العلامة الذى
افتخرت به الاواخر على الاوائل ؛
والفهامة الذى ترك بتبيانه
سحبانعہ باقل ؛ سیدی وسندی
الشيخ **احمد رضا خان**
البريلوى ؛ مكّن الله من رقاب
اعاديه حسامه ؛ ونشر على هام عزه
اعلامه ، فوجدتها حصنا مشيدا ،
على الشريعة الغراء ؛ رفعت على
دعائم الادلة التى لا ياتيها
الباطل من بين يديها ولا من خلفها

راہ کشادہ کو روشن کرتے ہیں اور ایسے ہی ہر زمانے
میں مدد تازگی پاتی رہے گی اور دشمن پر قہر
ہوتا رہے گا یہانتک کہ حکم الٰہی پورا ہو۔ اور
درود و سلام اُن پر جنہوں نے دین میں راہِ جہاد
نکالی اور حکم دیا کہ حجتوں کی تلواریں کافروں اور
معاندوں اور سرکش مفسدوں کے جھڑکنے کو نیام سے
برہنہ کی جائیں اور اُن کے آل و اصحاب پر جو
گروہِ الٰہی کے لیے رہنما ستارے ہیں اور گروہ
شیطان زیاں کار کو مردود و مطرود کرنے والے ہیں۔
حمد و صلاۃ کے بعد میں اس عظمت والے رسالہ پر
مطلع ہوا جس کا مصنف نادرِ روزگار و خلاصۂ
لیل و نہار ہے وہ علامہ جس کے سبب پچھلے اگلوں پر
فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا جس نے اپنے
بیانِ روشن سے سحبان فصیح البیان کو باقلِ
بے زبان کر چھوڑا میرا سردار اور میری سند
حضرت **احمد رضا خاں** بریلوی۔ اللہ تعالیٰ
اُس کے دشمنوں کی گردنوں پر اُس کی تلوار کو
قابو دے اور اُس کے سرِ عزت پر اُس کے نشانوں کو
کشادہ کرے۔ تو میں نے اُس رسالہ کو نورانی شریعت کا
محکم قلعہ پایا جو ان دلیلوں کے ستونوں پر بلند
کیا گیا ہے کہ باطل کو نہ اُن کے آگے راہ ہے نہ پیچھے،

عہ "سحبان" قبیلۂ وائل کا ایک فصیح و بلیغ شخص کہ فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل تھا۔ "باقل" قبیلۂ ربیعہ کا ایک شخص تھا۔ گیارہ درہم میں ایک ہرن خریدا کسی نے خریدی پوچھی تو اپنے دونوں ہاتھ کھول دیے اور زبان باہر کر دی۔

و لا تنهض شبهُ الملحدين للقيام
لديها فانها متوارية من خوفها ؛
سلّت صوارم الحجج القطعيــة على
عقائد الكفرين ، ورمت بشهبها
شياطين المبطلين ؛ فخفضت
هامهم بذلك السيف المسلول ؛ و
أشهرت فضيحتهم بين ارباب
العقول ؛ حتى ظهر ظهور الشمس فى
رابعة النهار ارتدادهم ؛ اولئك
الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى
ابصارهم ، وتحقق بما اعتقدوه
انسلاخهم من الدين القويم ؛ اولئك
الذين لهم فى الدنيا خزى ولهم فى
الاٰخرة عذاب عظيم ؛ فلعمریعہ ان هذا
لهو التاليف الذى يفتخر به العالمون ؛
ولمثل هذا فليعمل العاملون ؛ فجزى الله
مؤلفها عن الاسلام والمسلمين خيرا فانه
قلّد اجيادهم قلائد النعم ؛ ونصر الدين
بما احكمه من محكم هذا التاليف
الذى بادحاض حجة الخصم
حكم ؛ لا زالت ايامه

عہ عَمْری "قسم میں صرف بالفتح مستعمل ہے۔ (ق) ۱۲ منہ

اور بیدینوں کے شُبہے اُس کے سامنے ٹھہرنے کو
اٹھ نہیں سکتے کہ وہ اُس کے خوف سے چھپے ہوئے
ہیں۔ اس رسالہ نے قطعی حجتوں کی تلواریں
کافروں کے عقیدوں پر کھینچیں اور اپنے روشن
ستاروں سے بُطلان والے شیطانوں پر تیر اندازی
کی۔ اس تیغ برہنہ سے اُن کے سر نیچے کیے گئے
اور عقلا میں اُن کی رسوائی مشہور ہوئی یہانتک کہ
ان لوگوں کا مرتد ہونا بھرے دن چڑھے کے
آفتاب کی مانند روشن ہوگیا وہ لوگ
وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو انہیں بہرا کر دیا اور
اُن کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ اور ان کے عقیدوں سے
ثابت ہوگیا کہ وہ اِس دینِ صحیح سے بالکل نکل گئے
اُن لوگوں کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا
عذاب ہے۔ مجھے اپنی جان کی قسم یہ وہ تصنیف ہے
جس پر علما ناز کریں اور عمل کرنے والوں کو ایسا ہی
عمل کرنا چاہیے۔ تو اللہ تعالیٰ اسلام و مسلمین کی
طرف سے اِس کے مؤلف کو جزائے خیر دے کہ
اُس نے مسلمانوں کی گردنوں میں نعمتوں کی حمائلیں
ڈالیں اور اُس نے دین کو نصرت دی اس مضبوط
تالیف کے استوار کرنے سے جو حجت مخالف کو
پامال کرنے کی حاکم ہوئی۔ ہمیشہ اُس کے دنوں کی

مُشرِقةَ السنا ، وبابه كعبة المرام والمُنیٰ ؛ ماترنم بمدحه مادح ؛ و صدح بشكره صادح ؛ وصلّی الله علی سیدنا محمد وعلی اٰله وصحبه وسلّم ؛ قاله بفمه ؛ ورقمه بقلمه ؛ خادم الطلبة راجی الغفران ؛ اسعد بن احمد الدهّان عفا الله عنه وعلیكم السلام ورحمة الله وبركاته

اسعد الدہان راجی الغفران

روشنی چمکتی رہے اور ہمیشہ اُس کا دروازہ کعبۂ مرادات و مقاصد ہے جب تک مدح کرنے والے اُس کی مدح کی نغمہ سرائی کریں اور جب تک کوئی اعلان کرنے والا اُس کے شکر کا اعلان کرے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے طالب علموں کے خادم بخشش کے امیدوار اسعد بن دہان نے عفا اللہ عنہ اور آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکات۔

اسعد الدہان راجی الغفران

(۱۳) صُورۃ ماقرظ به الفاضل الادیب ؛ الاریب اللبیب الحاسب الكاتب ؛ الرّفیع المراتب ؛ حسنة الاٰوان ؛ مولینا الشیخ عبدالرحمٰن الدهّان ؛ دام بالمن والاحسان ؛

(۱۳) تقریظ فاضل ادیب ذی عقل ہوشمند دانائے حساب و کتاب بلند مرتبہ نکوئی روزگار مولٰنا شیخ عبدالرحمٰن دہان ہمیشہ احسان و نکوئی کے ساتھ رہیں

بسم الله الرحمٰن الرحیم ط

الحمد لله الذی اقام فی كل عصر اقواما وفقهم لخدمته ؛ وایدهم لدیٰ مُناضلة الملحدین بنصرته ؛ والصّلاة والسّلام علی سیدنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے ہر زمانہ میں کچھ لوگ قائم کیے جن کو اپنی خدمت کی توفیق بخشی اور بیدینوں کی منازعت کے وقت اپنی مدد سے اُن کی تائید کی اور صلاۃ وسلام ہمارے سردار

محمد الذی اَذلّ ببعثته اهلَ الكفر والطغیان ؛ وعلی اٰله واصحابه الذین اَخمدوا نار الجهل فظهر نور الیقین واضحَ العیان ؛ وبعد فلا شك ان القوم المسئول عنهم اهلُ الحَمِیّة الجاهلیة ؛ مارقون من الدین كما یمرق السهم من الرّمیّة ؛ مستحقون فی الدنیا ضربَ[1] الرقاب ؛ ویوم العرض والحساب اشدّ العذاب ؛

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی بعثت نے کافروں اور سرکشوں کو ذلیل کر دیا اور اُن کے آل واصحاب پر جنہوں نے جہل کی آگ بجھا دی تو یقین کا نور آنکھوں دیکھا روشن ہوگیا۔ حمد و صلاۃ کے بعد کوئی شک نہیں کہ وہ قوم جن کے حال سے سوال ہے **زمانہ کفر صریح کی نیچ والے ہیں** دین سے نکل گئے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے۔ دنیا میں اس کے مستحق ہیں کہ سلطانِ اسلام اُن کی گردنیں مارے[1] اور اللہ عزوجل کے حضور پیشی اور حساب کے دن سخت تر عذاب کے سزاوار۔

---

[1] اعلم ان ضرب الرقاب فی الدنیا انما هو الی الحكام دون العوام كما ان التعذیب فی العقبیٰ لیس الابید ذی الجلال والاكرام اما غیر السلاطین و ولاة الامور فانما وظیفتهم الرد باللسان والطرد بالبیان وتحذیر المسلمین عن مخالطة الشیٰطین ورفعُ الامر الی ولاة الامر ولا یكلف الله نفسا الا وسعها بل قد صرحوا فی الكتب الفقهیة ان من قتل مرتدا بدون اذن السلطان یعزره السلطان هذا فی الممالك الاسلامیة فكیف بغیرها فانه تقتله الحكام ان قتل المرتد فیكون فیه القاء بالاید ی

[1] جان لیجیے کہ دنیا میں گردنیں مارنا بس حکام ہی کے سپرد ہے نہ عام (رعایا) کے۔ جس طرح آخرت میں عذاب دینا صرف ذوالجلال والاکرام کے ہاتھ۔ رہے اور لوگ جو سلاطین و حکام کے سوا ہیں اُن کا فرض فقط زبان سے رَد اور بیان سے جھڑکنا اور اہل اسلام کو شیاطین کے میل جول سے بچانا اور کام حکام تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُس کے بوتے بھر بلکہ حقیقۃً فقہائے کرام نے کتب فقہ میں صراحۃً ارشاد فرمایا ہے کہ جو کسی مرتد کو بے حکم بادشاہ قتل کر دے اسے بادشاہ سزا دے جب ممالک اسلامیہ میں یہ حکم ہے تو اُن کے ماسوا میں کیسے نہ ہوگا کیونکہ مرتد کے قاتل کو غیر مسلم حکام یقینی قتل کر دیں گے تو اس (قتل مرتد) میں اپنے ہاتھوں

فلعنهم الله واخزاهم ، وجعل النار مثواهم ؛ اللّٰهم كما وفّقتَ مَن اختصصْتَه من عبادك لِقمْعِ هٰؤلاء الكفرة المتمردين ؛ وأهَّلْتَه للذّب عما يدعوا اليه النبي الامين ؛ فانصُرْه نصراً تُعِزّ به الدين ؛ وتُنجِزُ به وَعْدَك وكان حقا علينا نصر المؤمنين ؛ لاسيما عمدةَ العلماء العاملين ؛ زبدة الفضلاء الراسخين ؛ علامة الزمان ؛ واحد الدهر والأوان ؛ الذى شهد له علماء البلد الحرام ؛ بانه السيد

اللہ اُن پر لعنت کرے اور اُن کو رسوائی دے اور اُن کا ٹھکانا دوزخ کرے۔ الٰہی جس طرح تو نے اپنے خاص بندے کو **ان سرکش کافروں** کی بیخ کنی کی توفیق دی اور اُسے تو نے اِس قابل کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس دین کی طرف بلاتے ہیں اُس کے مخالفوں کو دفع کرے یونہیں اُس کی وہ مدد کر جس کے سبب تو دین کو عزت دے اور جس سے تو اپنا یہ وعدہ پورا کرے کہ ”مسلمانوں کی مدد کرنے کا ہم پر حق ہے“۔ بالخصوص عالمانِ باعمل کا معتمد اور رسوخ والے فاضلوں کا خلاصہ علامۂ زماں یکتائے روزگار **جس کے لیے علمائے مکۂ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے**

الى التهلكة ؛ والله تعالى يقول لا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وفيه تعريض نفسه المسلمة للقتل بنفس كافرة وفى حديث عُمَرَ وَ عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قالا قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لزوال الدنيا اهون على الله من قتل رجل مسلم رواه الترمذى والنسائى فليتنبه لذلك فانما وقعت هذه الاحكام فاغاهى للسلاطين والحكام كما صرح به فى نفس هذه التقاريظ عدة اعلام اهـ۔

اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اپنے ہاتھوں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو“۔ اور اپنے نفس مسلم کو ایک کافر جان کے عوض قتل کے لیے پیش کرنا ہے۔ سیدنا عمر و سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے فرمایا ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ یقیناً ساری دنیا کا زوال اللہ کے نزدیک کسی مسلمان شخص کے مارے جانے سے بہت زیادہ ہلکا ہے ترمذی و نسائی نے اسے روایت فرمایا تو اس بات کے لیے آپ خوب ہوشیار رہیے کہ جہاں کہیں (اس رسالہ میں) یہ احکام واقع ہوئے خاص بادشاہانِ (زمانہ) و حکام ہی کے لیے ہیں چنانچہ انھیں تقاریظ میں چند علمائے اعلام نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔۱۲

الفرد الامام ؛ سيدى وملاذى ؛ الشيخ احمد رضاخان البريلوى مَتَّعَنا الله بحياته والمسلمين ؛ ومضى هَدْيه فان هَدْيَه هَدْيُ سيد المرسلين ؛ وحفظه من جميع جهاته على رَغْمِ أنوف الحاسدين ؛ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ؛ وصلّى الله على سيدنا محمد وعلى اٰله وصحبه وسلم ؛ قاله بفمه ؛ ورقمه بقلمه ؛ معتقدا بجنانه الراجى من ربه الغفران ؛ عبد الرحمٰن ابن المرحوم احمد الدهان ؛

عبدالرحمن دہان ۱۳۰۲

بے نظیر امام ہے میرے سردار اور میرے جائے پناہ حضرت **احمد رضا خاں بریلوی** اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور مجھے اُس کی روش نصیب کرے کہ اُس کی روش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روش ہے اور حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو شش جہت سے اُس کی حفاظت کرے۔ الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت فرمائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجے اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اپنے رب سے مغفرت کے امیدوار عبدالرحمن بن مرحوم احمد دہان نے

عبدالرحمن دہان ۱۳۰۲

---

(۱۴)

صورة ماسطره الفاضل المستقيم ؛

على الدين القويم ؛ والحق القديم ؛ المدرس بالمدرسة الصَّوْلتيه ؛ بمكّةَ المحمية ؛ مولنا الشيخ محمد يوسف الافغانى ، حُفِظ بالسبع المثانى ؛

بسم الله الرحمٰن الرحيم ؕ

(۱۴)

تقریظ اُن فاضل کی جو دین راست و حق قدیم پر مستقیم ہیں مکۂ معظمہ میں مدرسۂ صولتیہ کے مدرس مولنا محمد یوسف افغانی قرآن عظیم کے صدقے میں اُن کی نگہبانی ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سبحنك يامن تفردت بالكبرياء، وتنزهت عن سمة النقص والكذب والفحشاء، احمدك حمد من اعترف بعجزه، واشكرك شكر من توجه اليك بأسره، واصلّي واسلّم على سيدنا محمد خاتم انبيائك، وخلاصة اهل ارضك وسمائك، واٰله واصحابه عمدة اصفيائك، ومن تبعهم باحسان الى يوم لقائك، **وبعد** فانى قد اطلعت على هذه الرسالة التى الفها الفاضل العلامة، والحبر الفهامة، المستمسك بحبل الله المتين، الحافظ منار الشريعة والدين، من قصرت لسان البلاغة عن بلوغ شكره، وعجز عن القيام بحقه وبره، الذى افتخر بوجوده الزمان، مولنا الشيخ **احمد رضا خان**، لازال سالكا سبيل الرشاد، وناشراً الوية الفضل على رؤس العباد، وادامه الله للذب عن الشريعة الغراء، و

پاکی ہے تجھے اے وہ جو بڑائی میں یکتا ہے اور ہر نقص وکذب وناسزابات کے داغ سے تو ستھرا ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اُس کی سی حمد جو اپنی عاجزی کا مقر ہوا اور تیرا شکر کرتا ہوں اُس کا سا شکر جو ہمہ تن تیری طرف متوجہ ہوا اور میں درود و سلام بھیجتا ہوں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے انبیاء کے خاتم اور تیرے زمین وآسمان والوں سب کے خلاصے اور اُن کے آل واصحاب پر کہ تیرے چُنے ہوؤں کے عمدہ ہیں اور اُن سب پر جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہوئے تجھ سے ملنے کے دن تک۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جسے فاضل علامہ دریائے فہامہ نے تصنیف کیا جو اللہ کی مضبوط رسّی تھامے ہوئے ہے دین وشریعت کے ستونِ روشنی کا محافظ نگہبان وہ کہ زبانِ بلاغت جس کا شکر پورا ادا کرنے میں قاصر اور اُس کے حقوق واحسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جس کے وجود پر زمانہ کو ناز ہے مولنا حضرت **احمد رضا خاں**۔ وہ ہمیشہ راہِ ہدایت چلتا ہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے اور شریعت کی حمایت کے لیے اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ رکھے اور

مكّن حسامه من رقاب الاعداء، فوجدتها قد هدمت معظم اركان عقائد المفسدين المرتدين الذين ارادوا ان يطفؤا نور الله بافواههم ويأبى الله الا ان يتم نوره ارغاما لانوف الحاسدين، وقد اُودعت الحكمة وفصل الخطاب، اذهى مسلّمة عند اولى الالباب، ولاعبرة بمن انكر عليها ممن اضلّه الله، وختم على سمعه وقلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله، شعر

قد تنكر العين ضوء الشمس من رمد

وينكر الفم طعم الماء من سقم

والله انهم قد كفروا، وعن ربقة الدين قد خرجوا، فتعساً لهم واضلّ اعمالهم، اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم، نسأله السلامة من تلك الاعتقادات، والعافية من هاتيك الخرافات،

اُس کی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے تو میں نے اُسے پایا کہ اُس نے اُن مفسدوں مرتدوں کے عقیدوں کے بڑے بڑے ستون ڈھا دیے جنہوں نے چاہا تھا کہ اپنے منھ سے اللہ کا نور بجھا دیں اور اللہ نہیں مانتا مگر اپنے نور کا پورا کرنا حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو۔ اور بیشک اُس رسالہ میں حکمت اور دو ٹوک بات امانت رکھی گئی اس لیے کہ اہلِ عقل کے نزدیک وہ مقبول ہے اور وہ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور اُس کے کان اور دل پر مُہر لگا دی اور اُس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ایسوں میں سے جو اس رسالہ کا انکار کرے اُس کا کیا اعتبار۔ کہ اُسے کون راہ دکھائے خدا کے بعد۔ ؎

دُکھتی ہوئی آنکھوں کو بُرا لگتا ہے سورج

بیمار زبانوں کو بُرا لگتا ہے پانی۔

خدا کی قسم بیشک وہ کافر ہوگئے اور دین سے نکل گئے انہیں ہلاکی ہو خدا اُن کے اعمال برباد کرے وہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور کان بہرے کردیے اور آنکھیں اندھی۔ ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ایسے اعتقادوں سے ہمیں بچائے اور اِن خرافات سے ہمیں عافیت دے

فجزی اللہ مؤلفها عن المسلمین خیر الجزاء ؛ وانعم علینا وعلیه بحسن اللقاء ؛ اٰمین یارب العٰلمین ؛ قاله بفمه ؛ ورقمه بقلمه ؛ معتقداله بجنانه ؛ اضعف خلق اللہ خادم طلبة العلم محمد یوسف الافغانی ؛ بلّغه اللہ الامانی ؛

اللہ تعالیٰ اُس کے مؤلف کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے ہمیں اور اُس کو حُسن وخوبی دیدارِ الٰہی کی نعمت دے۔ ایسا ہی کرے سارے جہان کے مالک۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اضعف ترین مخلوقِ خدا طالب علموں کے خادم محمد یوسف افغانی نے اللہ تعالیٰ اُسے آرزوؤں کو پہنچائے۔

۱۵ صورة مارقمه ذو الفضل والجاه، اجل خلفاء الحاج المولوی الشاه امداد اللہ، مدرس الحرم الشریف والمدرسة الاحمدیة، بمکة المحمیة، مولانا الشیخ احمد المکی الامدادی، لازال محفوظا بامداد الهادی؛

تقریظ صاحب فضیلت و وجاہت اجل خلفائے حاجی مولوی شاہ امداد اللہ صاحب حرم شریف میں مدرسہ احمدیہ کے مدرس مولانا شیخ احمد مکی اِمدادی بہ مددِ الٰہی ہمیشہ محفوظ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

له الحمد والآلاء من شیّد ارکان الاسلام ونصب اعلامها ؛ وضعضع بُنیان اللئام ونکس ازلامها ؛ وجعل سیدنا محمدا للرسل قفلا وللانبیاء ختامها ؛ اشهد ان لا الٰه الا اللہ وحده لاشریك له اله واحد صمد تنزه عن جمیع النقائص وعما یتفوه به اهل الزیغ والشرك تعالی اللہ عما یقول الظّٰلمون ؛ واشهد ان سیدنا ومولانا محمدا خیر الخلق قاطبة الذی خصه اللہ بعلم ما کان ومایکون ؛ وهو الشفیع المشفّع وبیده لواء الحمد اٰدم ومن دونه تحت لوائه یوم یُبعثون ؛ وبعد فیقول العبد الضعیف ؛ الراجی لُطفَ ربه اللطیف ؛ احمد المکی الحنفی القادری ؛ الجشتی الصابری الامدادی ؛ انی اطّلعت علی هٰذه الرسالة ؛ المشتملة علی اربع توضیحات المؤیدة بالادلة القاطعة ؛ والبراهین المبرهنة بالکتاب والسنة ؛ کانها اَسِنّة فی قلوب الملحدین ؛ فرأیتها صَمصامة ماضیة علی رقاب الکفرة الفجرة الوهابیین ؛ فجزی اللہ مؤلفها خیرا لجزاء وحشرنا اللہ وایاه تحت لواء سید الانبیاء ؛ کیف لا وهو البحر الطمطام ؛ اتی بالادلة الصحیحة غیر

اُسی کے لیے حمد واحسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کیے اور اُس کے نشان قائم فرمائے۔ کمینوں کی عمارت ہلادی اور اُن کے پانسے اوندھے کردیے اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دروازۂ نبوت کا بند کرنے والا اور انبیاء کا خاتم کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی ساجھی نہیں۔ خدا یگانہ صمد پاک ہے، سب عیبوں اور اُن بُری باتوں سے جو کجی اور شرک والے بکتے ہیں اللہ بلند وبالا ہے اُن باتوں سے جو ظالم کہتے ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار ومولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوقاتِ الٰہی سے بہتر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کے علم کے ساتھ مخصوص کیا اور وہ شفیع ہیں اور اُن کی شفاعت مقبول ہے اور اُنہیں کے ہاتھ حمد کا نشان ہے آدم اور اُن کے بعد جتنے ہیں سب قیامت کے دِن حضور ہی کے زیرِ نشان ہوں گے علیهم الصلوٰۃ والسلام۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد کہتا ہے بندۂ ضعیف اپنے رب لطیف کے لطف کا امیدوار احمد مکی حنفی قادری چشتی صابری امدادی کہ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو چار بیانوں پر مشتمل ہے قطعی دلیلوں سے مؤید اور ایسی حجتوں سے جو قرآن وحدیث سے ثابت کی گئی ہیں گویا وہ بیدینوں کے دل میں بھالے ہیں میں نے اسے تیز تلوار پایا کافر فاجر وہابیوں کی گردنوں پر تو اللہ اس کے مؤلف کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور اس کا حشر زیرِ نشانِ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ دریائے زخار ہے صحیح دلیلیں لایا جن میں کوئی

بِسقام ؛ وحُقَّ ان یقال فی حقه انه قائم لنصرة الحق والدین ، وقَمْعِ اعناق الملاحدة والمتمردین ، الا وهو التقیّ الفاضل ، والنقیّ الکامل ، عمدة المتاخرین ، واسوة المتقدمین ، فخر الاعیان ، مولانا المولوی الشیخ **محمد احمد رضا خان** ، کثّر الله امثاله ومتّع المسلمین ، بطول حیاته آمین ؛ لاریب ان هٰؤلاء مکذبون للادلة صریحا فیحکم علیهم بالکفر فعلی الامام ایّد الله به الدین ، وقصم بسیف عدله اعناق الطغاة والمبتدعة والمفسدین ، کهٰؤلاء الفرق الضالة الباغین ، والزنادقة المارقین ، اَنْ یطهّر الارض من امثالهم ؛ ویُریح الناسَ من قبائح اقوالهم وافعالهم ؛ وان یبالغ فی نصرة هذه الشریعة الغراء التی لیلها کنهارها ونهارها کلیلها فلا یَضِلُّ عنها الا هالك ویُشدّد علی

علت نہیں اور سزاوار ہے کہ اُس کے حق میں کہا جائے کہ وہ حق و دین کی مدد کرنے اور بیدینوں سرکشوں کی گردنیں قلع قمع کرنے پر قائم ہے سن لو وہ پرہیزگار فاضل ستھرا کامل ہے پچھلوں کا معتمد اور اگلوں کا قدم بقدم فخر اکابر مولنا مولوی حضرت **محمد احمد رضا خاں** اللہ اس کے امثال کثیر کرے اور مسلمانوں کو اُس کی درازی عمر سے نفع بخشے اے اللہ ایسا ہی کر۔ **کچھ شک نہیں کہ یہ طائفے صراحۃً** دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں **تو اُن پر کفر کا حکم لگایا جائے گا** تو سلطانِ اسلام پر (کہ اللہ اُس سے دین کی تائید کرے اور اس کی تیغِ عدل سے سرکشوں بدمذہبوں مفسدوں کی گردنیں توڑے جیسے **یہ گمراہ فرقے** طاعت سے نکلے ہوئے **دہریے** بے دین ہیں) واجب ہے کہ ایسوں کی آلودگی سے زمین کو پاک کرے اور اُن کے اقوال و افعال کی قباحتوں سے لوگوں کو نجات دے اور اس شریعتِ روشن کی مدد میں حد سے زیادہ کوشش کرے جس کی روشنی ایسی ہے کہ اُس کی رات بھی دن ہو رہی ہے اور اُس کا دن بھی روشنی میں اُس کی شب کی طرح ہے تو ایسی شریعت سے کون بہکے مگر جو ہلاک ہوا نیز سلطان اسلام پر واجب ہے کہ

لہ وحقّ ان یقال کذا ۔ اے سزاوار ہے کہ یوں کہا جائے ۱۲

هٰؤلاء العقوبةَ الی ان یرجعوا الی الهدیٰ ؛ وینکفّوا عن سلوك سبیل الرّدیٰ ؛ ویتخلصوا من شر الشرك الاکبر ؛ ویُنادیَ علی قطع دابرهم ان لم یتوبوا بالله اکبر ؛ فان ذٰلك من اعظم مهمات الدین ؛ ومن افضل ما اُعْتُنِیَ به فضلاء الائمة وعظماء السلاطین ؛ وقد قال الامام الغزالی رحمه الله فی نحو هٰؤلاء الفرق ان القتل[له] منهم افضل من قتل مأئة کافر لان ضررهم بالدین اعظم واشد اذ الکافر تجتنبه العامة لعلمهم بقُبْحِ ماله فلا یقدر علی غَوایة احد منهم واما هٰؤلاء فیظهرون للناس بزیّ العلماء والفقراء والصالحین مع انطوائهم علی العقائد الفاسدة والبدع القبیحة فلیس للعامة الا ظاهرهم الذی بالغوا فی تحسینه واما باطنهم المملوء من تلك القبائح والخبائث فلا یحیطون به ولا یطلعون علیه لقصورهم

ان لوگوں کو سخت سزا دے یہاں تک کہ حق کی طرف واپس آئیں اور راہِ ہلاکت کے چلنے سے بچیں اور اپنے کفرِ اکبر کے شر سے نجات پائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو اُن کی جڑ کاٹنے کے لیے اللہ اکبر کا نعرہ کرے اس لیے کہ یہ دین کے بڑے مہم کاموں سے ہے اور اُن افضل باتوں سے ہے کہ فضیلت والے اماموں اور عظمت والے سلطانوں نے جس کا اہتمام رکھا ہے اور بیشک امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسے ہی فرقوں کے حق میں فرمایا ہے کہ حاکم کو ان میں سے ایک کا قتل[له] ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ دین میں ان کی مضرت زیادہ و سخت تر ہے اس لیے کہ کھلے کافر سے عوام بچتے ہیں سمجھے ہوئے ہیں کہ اس کا انجام بُرا ہے تو وہ ان میں کسی کو گمراہ نہیں کرسکتا اور یہ تو لوگوں کے سامنے عالموں فقیروں اور نیک لوگوں کی وضع میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور دل میں یہ کچھ فاسد عقیدے اور بُری بدعتیں بھری ہوتی ہیں تو عوام تو اُن کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں جس کو انھوں نے خوب بنایا ہے اور اُن کا باطن جو ان قباحتوں اور خباثتوں سے بھرا ہوا ہے وہ اُسے پورے طور پر نہیں جانتے بلکہ اُس پر مطلع ہی نہیں ہوتے

لہ هذا الی سلطان الاسلام لاغیر کما تقدم التصریح به آنفا اه یہ خاص سلطانِ اسلام کا کام ہے نہ دوسرے کا جیسا کہ ابھی اس کی تصریح گذری ۔ ۱۲

عن ادراك الحقائق الدالة عليه فيغترون بظواهرهم ويعتقدون بسببها فيهم الخير فيقبلون ما يسمعون منهم من البدع والكفر الخفي ونحوهما ويعتقدونه ظانين انه الحق فيكون ذلك سببا لضلالهم وغوايتهم فلهذه المفسدة العظيمة قال الامام الولي محمد الغزالي عليه رحمة الباري ان قتل[1] الواحد من امثال هؤلاء افضل من قتل مائة كافر وكذا في المواهب اللدنية ان من انتقص من شأن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فيقتل فكيف من عاب الله والنبي صلى الله تعالى عليه وسلم من باب اولى فالى الله المشتكى والنجوى اللهم ارنا حقائق الاشياء كما هي واحفظنا عن الغواية واهلها ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ؛ واغفر

اس لیے کہ وہ قرائن جن سے اُس کا باطن پہچانا جائے اُن تک اِن کی رسائی نہیں تو اُن کی ظاہری صورت سے دھوکا کھاتے ہیں اور اس کے سبب اُنہیں اچھا سمجھ لیتے ہیں تو جو بدمذہبیاں اور چھپے کفر اُن سے سنتے ہیں اُسے قبول کر لیتے ہیں اور حق سمجھ کر اُس کے معتقد ہو جاتے ہیں تو یہ اُن کے بہکنے اور گمراہ ہونے کا سبب ہوتا ہے تو اِس فسادِ عظیم کے سبب امام عارف باللہ محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حاکم کو ایسوں میں سے ایک[1] کا قتل ہزار کافر کے قتل سے افضل ہے اور ایسا ہی مواہبِ لدنیہ میں ہے کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے قتل کیا جائے۔ تو اُس کا کیا حال ہے؟ جو اللہ عزوجل اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگائے وہ بدرجۂ اولیٰ سزائے موت کا مستحق ہے۔ تو اللہ ہی کی طرف مناجات اور اُسی سے فریاد ہے۔ الٰہی ہر چیز کی ہمیں حقیقتِ واقع کے مطابق دکھا اور ہمیں گمراہی اور گمراہوں سے پناہ دے الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے بیشک تو ہی ہے بہت عطا فرمانے والا اور ہمیں

[1] تقدم هنا اما وفي نفس هذا الكلام انه ليس لغير سلطان الاسلام اھ ۱۲ اور کئی بار گزر چکا اور خاص اس کلام میں ہے کہ بے شبہہ یہ (حکمِ قتل) بادشاہِ اسلام کے سوا کسی کو نہیں اھ ۱۲۔

لنا ولوالدينا ومشايخنا يوم الحساب، وارزقنا رضاك واجعلنا مع الذين انعمت عليهم من الاحباب ؛ هذا ما قاله بلسانه ؛ وزبره ببنانه ؛ الراجي عفو ربه الباري احمد المكي الحنفي ابن الشيخ محمد ضياء الدين القادري الچشتي الصابري الامدادي المدرس بالحرم الشريف المكي وبالمدرسة الاحمدية بمكة المحمية سنة ۱۳۲۳ھ غفر الله ذنوبهما وكان له ناصرا ومعينا حامدا مصليا مسلما۔

اور ہمارے ماں باپ اور اُستادوں کو قیامت کے دن بخش دے اور ہمیں اپنی خوشنودی نصیب کر اور ہمیں اُن دوستوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا۔ یہ ہے وہ جو اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھوں سے لکھا اپنے ربِ خالق کے امیدوارِ معافی احمد مکی حنفی ابن شیخ محمد ضیاء الدین قادری چشتی صابری امدادی نے کہ حرم شریف اور مکہ معظمہ کے مدرسہ احمدیہ میں درس دیتا ہے۔ اللہ اُن دونوں کے گناہ بخشے اور اُس کا مددگار و معین ہو حمد کرتا ہوا اور درود و سلام بھیجتا ہوا۔

(۱۶) صورة ما حرره العالم العامل ؛ والفاضل الكامل ؛ مولنا محمد يوسف الخياط ؛ ادامه الله على سوى الصراط ؛

(۱۶) تقریظِ عالمِ باعمل فاضلِ کامل مولٰنا محمد بن یوسف خیاط۔ اللہ انہیں راہِ راست پر قائم رکھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده ، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده ، سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم من وجد من هؤلاء الاصناف الذين حكى عنهم حضرة الفاضل المؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاص اللہ ہی کے لیے حمد ہے اور درود و سلام اُن پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں یعنی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جو پایا جائے ان اقسام میں سے جن کا حال حضرت فاضل مؤلف

احمد رضا خان شکر اللہ سعیہ ما فی هٰذہ الرسالة من هٰذہ المنکرات الفاحشة، التی فی غایة الغرابة، التی لا یصدر مثلها عمن یؤمن باللہ والیوم الآخر لاشك انهم ضالون مضلون کفار یُخشیٰ منهم الخطر العظیم علی عوام المسلمین، خصوصاً فی الاصقاع التی لا ینصر حکامها الدین، لکونهم لیسوا من اهله ویجب علی کل مسلم التباعد عنهم کما یتباعد من الوقوع فی النار وعن الاسود الفاتکة، ویجب علی کل من قدر من المسلمین علی خذلانهم، وقمع فسادهم ان یقوم بما استطاع من ذٰلك کما فعل حضرة المؤلف الفاضل شکر اللہ سعیہ وله الید الطولیٰ عند اللہ ورسوله واللہ تعالیٰ اعلم

کتبه الحقیر محمد بن یوسف خیاط۔

احمد رضا خاں نے کہ اللہ اُس کی کوشش قبول کرے، اِس رسالے میں نقل کیا جن میں یہ فاحشہ شنیع باتیں ہیں جو حد درجے کی اچنبے کی ہیں اور جو کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہوں گی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتا ہو **کچھ شک نہیں کہ وہ** گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں **کفار ہیں**۔ عوام مسلمانوں پر اُن سے سخت خطرہ کا خوف ہے خصوصاً اُن شہروں میں جہاں کے حاکم دینِ اسلام کی مدد نہیں کرتے اس لیے کہ وہ خود مسلمان نہیں۔ ہر مسلمان پر اُن سے دور رہنا فرض ہے جیسے آدمی آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور مسلمانوں میں جس سے ہو سکے کہ ان لوگوں کو مخذول کرے اور ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے اُس پر فرض ہے کہ اپنی حدِ قدرت تک اسے بجالائے جس طرح حضرت مؤلف فاضل نے کیا اللہ اُن کی سعی مشکور کرے اور اللہ و رسول کے نزدیک مؤلف مذکور کا بڑا اقتدار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

راقم حقیر محمد بن یوسف خیاط۔

(۱۷) صورة ما کتبه الشیخ الجلیل المقدار، الرفیع المنار، مولینا الشیخ محمد صالح بن

تقریظ حضرت والا منزلت بلند رفعت حضرت محمد صالح بن محمد بافضل اللہ (۱۷)

محمد بافضل ادام اللہ فیوضه علی الصغار والکبار

سب چھوٹوں بڑوں پر اُن کا فیض رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمدك اللّٰهم یا مجیب کل سائل، واصلی واسلم علی من هو لنا الیك اشرف الوسائط والوسائل، رَغماً علی انف کل مجادل معاند، وطرداً لکل مصادر فی ذٰلك ومطارد، واسألك الرضا عن العلماء الاماثل، القائمین بخدمة الشریعة فلا احد لهم فی ذٰلك مماثل،

اما بعد فان اللہ جلت عظمته، وعظمت منته، قد وفق من اختاره من عباده للقیام بخدمة هٰذہ الشریعة الغرا، وامده بثواقب الافهام فاذا اظلم لیل الشبهة اطلع من سماء علمه بدرا، وهو العالم الفاضل، الماهر الکامل، صاحب الافهام الدقیقة، والمعانی الرفیعة، حضرة المؤلف لکتابه الذی سماه المعتمد المستند، وتصدیٰ فیه للرد **علی اهل البدع** والکفر والضلال بما فیه مقنع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ اے ہر مانگنے والے کی سننے والے میں تجھے سراہتا ہوں اور اُن پر جو ہمارے لیے تیری بارگاہ میں سب سے اشرف واسطہ و وسیلہ ہیں درود و سلام بھیجتا ہوں ہر جھگڑالو ہٹ دھرم کی ناک خاک میں رگڑنے کو اور اس بارے میں جو مقابلہ و مدافعہ کرے اُسے دور ہانکنے کو۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ عمدہ علماء پر تیری رضا ہو جو خدمتِ شریعت پر بے مثل قیام کیے ہوئے ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد اللہ عزّ و جلّ نے جس کی عظمت جلیل اور احسان عظیم ہے اپنے پسندیدہ بندے کو اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور دقیقہ رس عقل دے کر اُس کی مدد کی کہ جب کبھی شبہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے اور وہ عالم فاضل ماہر کامل باریک فہموں والا بلند معنوں والا حضرت مؤلفِ کتابِ مذکور جس کا نام اس نے المعتمد المستند رکھا اور اُس میں **بد مذہبوں کافروں** گمراہوں کا ایسا رَد کیا جو اُنہیں کافی ہے جن کو

لذوی البصائر ومن ھو بطریق الحق لا یجحد ؛ وھو الامام احمد رضا خان وبین فی رسالتہ ھذہ التی تصفحتھا مختصر کتابہ المذکور وبین لنا اسماء رؤساء الکفر والبدع والضلال مع ماھم علیہ من المفاسد واکبر المصائب فبآؤا بخسران مبین ، وعلیھم الوبال الی یوم الدین ، فقد احسن المؤلف فی ابتداع ھذا التصنیف ، واجاد فی اختراع ھذا الترصیف ، فشکر اللہ سعیہ وامدہ بالبراھین ؛ لقمع الملحدین ؛ بجاہ سید المرسلین ؛ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین ؛ اٰمین یا رب العٰلمین ؛ رقمہ الراجی عفو ربہ والفضل ؛ محمد صالح بن محمد بافضل۔

محمد صالح بن محمد بافضل ١٣٠٢

دل کی آنکھیں ملیں اور جنہیں حق سے انکار نہیں اور وہ امام **احمد رضا خاں** ہے۔ اُس نے اس رسالہ میں جس پر **میں نے نظرِ تفتیش کی** اپنی کتاب مذکور کا خلاصہ کیا اور سردارانِ کفر و بدمذہبی و گمراہی کے نام بیان کیے مع اُن فسادوں اور سب سے بڑی مصیبتوں کے جنہیں وہ اختیار کرکے کھلی زیاں کاری میں پڑے اور قیامت کے دن تک اُن پر وبال ہے اور بیشک مؤلف نے یہ تصنیف بہت اچھی پیدا کی اور یہ مستحکم طرز نہایت خوبی کی نکالی تو اللہ اُس کی کوشش قبول کرے اور بیدینوں کی جڑ اکھیڑنے کے لیے یقینی حجتوں سے اُس کی مدد کرے صدقہ سید المرسلین سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اور اُن کے آل واصحاب پر درود بھیجے۔ قبول فرما اے سارے جہان کے پروردگار اسے لکھا اپنے رب کے عفو و فضل کے امیدوار محمد صالح بن محمد بافضل نے۔

محمد صالح بن محمد بافضل ١٣٠٢

(١٨) صورۃ ما زبرہ الفاضل الکامل ، ذو محاسن الشمائل ، والفیض الربانی ، مولنا الشیخ عبد الکریم الناجی الداغستانی حفظ من شر کل حاسد وشانی ؛

(١٨) تقریظ فاضلِ کامل نیکو خصائل صاحبِ فیضِ یزدانی مولنا حضرت عبد الکریم ناجی داغستانی ہر حاسد و دشمن کے شر سے محفوظ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

الحمد للہ رب العٰلمین ، والصلٰوۃ والسلام علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین اما بعد فان ھؤلاء[1] المرتدین ؛ قد مرقوا من الدین ؛ کما یمرق الشعرۃ من العجین ، کما قالہ النبی الامین ؛ وکما صرح بہ صاحب ھذہ الرسالۃ المسطرۃ ، بل ھم الکفرۃ الفجرۃ ، قتلھم واجب علی من لہ حد[2] ونصل وافر ؛ بل ھو افضل من قتل الف کافر ، فھم الملعونون ؛ وفی سلک الخبثاء منخرطون فلعنۃ اللہ علیھم وعلی اعوانھم ؛ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علی من خذلھم فی اطوارھم ؛ ھذا ، وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین ؛ خادم العلم الشریف فی المسجد الحرام عبد الکریم الداغستانی۔

عبد الکریم الناجی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہم اُسی کی مدد چاہتے ہیں۔

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود وسلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد معلوم ہو کہ **یہ مرتد لوگ دین سے ایسے نکل گیے جیسے** آٹے میں سے بال جیسا نبی امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور **جیسے** کہ اس رسالہ مسطورہ کے **مصنف نے تصریح کی** بلکہ وہ بدکار کافر ہیں سلطانِ اسلام پر کہ سزا دینے[2] کا اختیار اور سنان و پیکان رکھتا ہے اُن کا قتل واجب ہے بلکہ وہ ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ وہی ملعون ہیں اور خبیثوں کی لڑی میں بندھے ہوئے ہیں تو اُن پر اور اُن کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت۔ اور جو انہیں اُن کی بد اطواریوں پر مخذول کرے اُس پر اللہ کی رحمت و برکت۔ اسے سمجھ لو۔ اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب سب پر۔ مسجد حرام شریف میں علم کا خادم عبد الکریم داغستانی۔

عبد الکریم الناجی

[2] وھو سلطان الاسلام فی ممالک الاسلام اعزہ اللہ نصرہ الی یوم القیام اما عامۃ المسلمین فانما لھم الرد باللسان والحذر بالجنان وتنفیر الاخوان عن استماع کلام کل شیطان ، فانما یکلف اللہ نفسا وسعھا اھ ١٢ ترجمہ وہ اسلامی سلطنتوں میں بادشاہِ اسلام ہے (اللہ تعالیٰ اُسے عزت دے اور تا روز قیامت اُس کی مدد و نصرت فرمائے) رہے عام مسلمین تو اُن کے لیے صرف زبان سے رد دل سے پرہیز اپنے بھائیوں کو ہر شیطان کی بات سننے سے نفرت دلانا ہے کہ اللہ ہرگز تکلیف نہیں دیتا کسی جان کو مگر اس کے بوتے بھر۔ ١٢

(۱۹) صورة ما سطره الشارب من منهل الایمان

الیمانی ؛ الفاضل الکامل البالغ منتهی الامانی مولٰنا الشیخ محمد سعید بن محمد الیمانی ؛ لازال محفوظا و محظوظا باطائب التھانی ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدك اللّٰھم حمد اھل ودادك ؛ من وفقتھم للعمل علی وفق مرادك ؛ فادّوا ما حملوہ من اعباء الدّیانة ، مع شھودھم العجز والاستکانة ؛ لولا ان امددتھم بالفتح والاعانة ؛ ونسألك اللّٰھم فی سلکھم انتظاما ؛ ومن مقسم الفضل معھم اقتساما ، ونصلی ونسلم علی من فقه وعلم ؛ واُوتی جوامع الکلم ؛ وعلی اٰله المیامین ؛ واصحابه اصحاب الیمین ؛ اما بعد فان من جلائل النعم التی لا تثبت فی ساحة شکرھا ان قیّض الشیخ الامام ؛ والبحر الھمام ؛

(۱۹) تقریظ اُن کی کہ سرچشمۂ ایمان یمنی سے پانی

پیے ہیں فاضل کامل کہ نہایت آرزو تک پہنچے ہوئے ہیں مولٰنا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی ہمیشہ محفوظ رہیں اور پاکیزہ تہنیتوں سے محظوظ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہم تیری ایسی حمد کرتے ہیں جیسی تیرے دوستوں نے کی جن کو تو نے اپنے حسب مراد عمل کرنے کی توفیق دی تو دین کے جو بار انہوں نے اپنے دوش ہمت پر اٹھائے تھے ادا کردیے حالانکہ وہ اپنی عاجزی و مسکینی دیکھ رہے تھے اگر تو اپنی کشائش وعنایت سے مدد نہ فرماتا۔ الٰہی ہم تجھ سے مانگتے ہیں تو اُن موتیوں کی لڑی میں ہمیں بھی پرودے اور قسمتِ فضل میں اُن کے ساتھ حصّہ دے۔ اور ہم درود وسلام بھیجتے ہیں اُن پر جن کو تو نے اپنے احکام سکھائے اور علوم دئے اور جامع ومختصر کلمے دیے گئے اور اُن کی مبارک آل اور اُن کے اصحاب پر کہ روزِ قیامت دہنی جانب جگہ پانے والے ہیں۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک اُن عظیم نعمتوں سے جن کے میدان شکر میں ہم قیام نہیں کرسکتے یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت امام دریا بلند ہمت

بَرَکةَ الانام ؛ وبقیةَ السلف الکرام ، احد الائمة الزھاد ؛ والکاملین العباد ؛ احمد رضا خان للرد علی ھٰؤلاء المرتدین ؛ الضالین المضلین ؛ المارقین من الدین ، مُرُوق السھم من الرّمیة اذ لا یشك ذو لُبّ فی ردتھم وضلالھم ، ومُرُوقھم من الدین ، جعل اللہ التقوی زادہ ؛ ورزقنی وایاہ الحسنٰی وزیادة ؛ وانالہ من الخیرات ما ارادہ ؛ اٰمین ؛ بجاہ الامین ؛ رقمه اقل الخلیقة ؛ بل لاشیٔ فی الحقیقة ؛ فقیر رحمة ربه ؛ واسیر وَصْمة ذنبه ؛ خویدم طلبة العلم فی المسجد الحرام ؛ سعید بن محمد الیمانی ؛ غفر اللہ له ولوالدیه ولمشایخه ولجمیع المسلمین ؛ اٰمین ؛

سعید بن محمد الیمانی ۱۳۱۶

برکتِ تمام عالم اگلے کرم والوں کے بقیہ یادگار جو دنیا سے بے رغبتی والے اماموں اور کامل عابدوں میں کا ایک ہے مسمّٰی بہ احمد رضا خاں کو مقرر فرمایا کہ ان مرتدوں گمراہوں گمراہ گروں کا رد کرے جو دین سے ایسے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے اس لیے کہ کوئی **عقل والا ان لوگوں کے مرتد وگمراہ اور خارج از دین ہونے میں شک نہ کرے گا۔** اللہ تعالٰی اس مصنّف کا توشہ پرہیزگاری کرے اور مجھے اور اُسے بہشت اور اُس سے زیادہ نعمت عطا کرے اور حسب مراد اُسے بھلائیاں دے۔ ایسا ہی کر صدقہ اُن کی وجاہت کا جو امین ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لکھا اسے کمترین خلائق بلکہ درحقیقت ناچیز، اپنے رب کی رحمت کے محتاج اور اپنی شامتِ گناہ کے گرفتار مسجد الحرام میں طالبانِ علم کے چھوٹے سے خادم سعید بن محمد یمانی نے۔ اللہ اُس کی اور اُس کے والدین اور اُستاذوں اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے اے اللہ ایسا ہی کر۔

سعید بن محمد الیمانی ۱۳۱۶

(۲۰) صورة ما کتبه الفاضل الحاوی ؛

للدلائل والدعاوی ، الحائد الزّاوی ،

(۲۰) تقریظ اُن فاضل کی جو دلائل ودعاوی کے

حاوی ہیں، روکنے والے باز رکھنے والے

عن کل المساوی ، مولٰینا الشیخ حامد احمد محمد الجداوی : حفظ عن شر کل غبی وغاوی ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وصلّی اللّٰہ علیٰ سیّدنا محمّد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم ، الحمد للّٰہ العلی الاعلی ، الذی جعل کلمۃ الذین کفروا السُّفلیٰ ، وکلمۃ اللّٰہ ھی العُلیا ، سبحٰنہ من الٰہٌ تنزہ وجوبا عن الزور والبھتان ، وعن امکان النقائص وسِمات الحدوث والامکان ، سبحٰنہٗ وتعالیٰ عما یقول الظّٰلمون علوا کبیرا ، والصلاۃ والسّلام علیٰ افضل خلق اللّٰہ علی الاطلاق ، واوسعھم علما واکملھم فی الخَلق والاخلاق ، من أتاہ اللّٰہ علم الاولین والأٰخرین ، وختم بہ النبوۃ ختما حقیقیا فھو خاتم النّبیّین ، کما عُلِمَ ذٰلک من ضروریات الدین ، التی ثبتت بقواطع ادلۃ البراھین ، سیّدنا ومولٰنا محمّد بن عبد اللّٰہ

سب برائیوں سے مولٰنا حضرت حامد احمد محمد جداوی ہر بد دین و گمراہ کے شر سے محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے سب خوبیاں اللہ کو جو سب سے بلند و بالا جس نے کافروں کی بات نیچی کی اور اللہ ہی کا بول بالا ہے پاکی ہے اُسے جو ایسا خدا ہے جو ہر جھوٹ اور بہتان اور ہر نقص کے امکان اور مخلوقات و ممکنات کی تمام علامتوں سے بالضرورۃ منزہ ہے پاکی اور انتہا درجہ کی بڑی بلندی ہے اُسے اُن باتوں سے جو ظالم لوگ بک رہے ہیں۔ اور درود وسلام اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور تمام جہان سے اُن کا علم زیادہ وسیع اور حُسنِ صورت و حُسنِ سیرت میں تمام عالم سے زیادہ کامل بدیع ، جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام اگلے پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور فی الحقیقت اُن پر نبوت کو ختم فرمادیا تو وہ خاتم النبیین ہیں جیسا کہ یہ دین کی اُن ضروری باتوں سے معلوم ہوچکا ہے جو رفیع و بلند دلیلوں اور حجتوں سے ثابت ہوچکی ہیں ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابن عبد اللہ

الذی ھو احمد ، المُبَشَّرُ بہ علیٰ لسان ابن مریم المسیح المفرد الاوحد ، صلّی اللّٰہ علیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ والتابعین ، ومن تبعھم باحسان من اھل السنۃ والجماعۃ اجمعین ، اولٰٓئک حزب اللّٰہ الا ان حزب اللّٰہ ھم المفلحون جعل اللّٰہ مع التایید والتابید سُنَنَھم واسِنّتھم والسنتھم واقلامھم رِماحا فی نُحورِ المارقین من الدّین ، کما یمرق السھم من الرّمیّۃ یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم اولٰٓئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون ، اما بعد فقد طالعت ھٰذہ النّبذۃ التی ھی اُنموذج المعتمد المستند ، فوجدتھا شَذرۃً من عسجد ، وجوھرۃً من عقود درٍ ویاقوت وزبرجد ، قد نظمھا بید الاجادۃ ، فی سِلک اصابۃ الصواب فی الافادۃ ، العمدۃُ القدوۃ العالم العامل ، الحبر البحر الرحب العذب المحیط الکامل ، المحبوب المقبول المرتضٰی ، محمود الاقوال والافعال مولٰنا الشیخ احمد رضا ، متعنا اللّٰہ

گروہ احمد ہیں جن کی بشارت یگانہ و یکتا مسیح ابن مریم کی زبان پر ادا ہوئی اللہ تعالیٰ ان پر اور تمام انبیاء و مرسلین اور حضور کے آل واصحاب اور اُن کے پیروؤں اور جو اہلِ سنت و جماعت کے کوئی کے ساتھ ان کی پیروی کریں سب پر درود بھیجے یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں سُن لو اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشگی کی مدد کے ساتھ ان کی روشوں اور نیزوں اور زبانوں اور قلموں کو اُن کے سینوں میں بھالیں کرے جو دین سے ایسا نکل گئے جیسا تیر نشانے سے، قرآن پڑھتے ہیں اُن کے گلے کے نیچے نہیں اُترتا وہی شیطان کے گروہ ہیں سُن لو بیشک شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ بعد حمد وصلاۃ میں نے یہ مختصر رسالہ کہ "المعتمد المستند" کا نمونہ ہے مطالعہ کیا تو میں نے اُسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور یاقوت اور زبرجد کی لڑیوں سے ایک جوہر جسے کھرا بنانے کے ہاتھوں سے فائدہ بخشنے میں راہِ صواب پانے کی لڑی میں اُس نے گوندھا جو معتمد پیشوا عالم باعمل ہے فاضل متبحر دریائے وسیع شیریں کامل سمندر محبوب و مقبول و پسندیدہ جس کی باتیں اور کام سب ستودہ مولٰنا حضرت احمد رضا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور

والمسلمين بحياته ، ونفعه ونفعنا
واياهم فى الدارين بعلومه
ومصنفاته تدل على ان اصلها
حجة حقٍ بالغة ، وشمس هدىً
باهرة بازغة ، لِأَدْمِغَةِ الاباطيل
دامغة ، ولظُلُمات شبهات
اهل الزيغ ماحيةٌ ماحقة ، حق
أَضْحَتْ بانوارها وحقِّ الحق زاهقة ،
كيف وهى لُباب فى بابها ، ومصيبة
فى جوابها ، اذ لاشك ان من تلطخ
بالانجاس المنفّرة ، من ارجاس
بدع العقائد المكفّرة ، كان حريا
بان يكفّر ، ويحذّر عنه كل احد
ولو كافر اوينفّر ، اذهو اكبر الكبائر ،
وحاشا ان يكون من الاكابر ، بل
هو اصغر الاصاغر ، ويجب
على كل عاقل ان يعظه
ولا يعظّم ، وكيف ومن
يُهِنِ اللّٰه فما له مُكرِم ،
فان صلح حاله ، والا وجب
بالتى هى احسن جداله ، فان تاب

سب مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ یاب کیجے
اور اُسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہان
میں اُس کے علوم اور تصنیفات سے نفع بخشے۔ یہ نمونہ
دلالت کرتا ہے کہ اس کی اصل حق کی حجتِ کاملہ ہے اور
ہدایت کا چمکتا آفتاب جس کے نور پر نگاہ نہ ٹھہرے
اقوالِ باطلہ کا سرکوب اور شبہاتِ اہلِ کجی کی اندھیریوں کا
مٹانے گھٹانے والا یہاں تک کہ وہ اس کی رونق سے
خدا کی قسم بالکل نیست و نابود ہو گئیں کیونکر نہ ہو حالانکہ
وہ اپنی اس بحث میں عطر ہے اور جواب میں راہِ حق پانے والی
اس لیے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو ان گھنونی
گندگیوں میں لتھڑا یعنی اِن کفری عقائدِ نو پیدا
کی نجاستوں میں بھرا ہے وہ اسی لائق ہوگا کہ
اُسے کافر کہا جائے اور اس سے ہر شخص یہاں تک کہ
کافر کو بھی بچایا جائے اور نفرت دلائی جائے
اس لیے کہ وہ ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے اور زنہار کہ
ایسے عقیدوں والا بڑے لوگوں میں ہو بلکہ وہ تو ہر ذلیل سے
زیادہ ذلیل ہے۔ تو ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ
اُسے سمجھائے اور اُس کی تعظیم نہ کرے اور کیوں
نہ ہو کہ جسے خدا ذلیل کرے اُسے کون عزت دے۔
تو اُس کا حال اگر راستی پر آجائے جب تو خیر ورنہ نہایت
اچھی طرح اس سے مجادلہ کرنا واجب ہے پس اگر توبہ کرلے

والا وجبَ[1] قتله وقتاله ، و
كان فى مستقرِ سقرَ مألُه ، اَلَا
واِنّ القلم احد اللسانين ، وان
اللسان احد السنانين ، وان
حسْم رِقاب البِدَع المكفّرة احد
الحُسامين ، وان احسان المجادلة
بقواطع الحجج احد الجهادين ،
والذين جاهدوا فينا
لنهدينهم سبلنا وان
اللّٰه لمع المحسنين ، سبحٰن ربك
رب العزة عمّا
يصفون ، وسلام على
المرسلين والحمد للّٰه رب العٰلمين ،

فبہا ورنہ حاکمِ اسلام پر فرض ہے کہ اگر وہ تھوڑے
ہیں تو اُنہیں قتل کرے[1] اور جتھا باندھے ہیں تو فوج
بھیج کر اُن سے لڑے۔ اور اُن کا ٹھکانا ٹھیک جہنم
میں ہے۔ سنتے ہو قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی
ایک نیزہ۔ اور کفری بد مذہبیوں کی گردنیں کاٹنا بھی
ایک تلوار ہے اور شک نہیں کہ قطعی دلیلوں کے
ساتھ اچھی طرح مجادلہ کرنا بھی ایک نوع جہاد ہے
اور حق سبحٰنہ فرماتا ہے جو ہماری راہ میں کوشش
کریں اُنہیں ہم ضرور اپنی راہ دکھائیں گے اور
بیشک یقیناً اللہ تعالیٰ نکوکاروں کے ساتھ ہے
پاکی ہے تیرے رب کو جو عزت کا صاحب ہے
ان لوگوں کے اقوال سے، اور پیغمبروں پر سلام اور
سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔

محمد حامد

محمد حامد

[1] ای ان کان القائل بشرذمة قتلهم سلطان الاسلام وان كانت لهم فئةٌ قاتلهم بجنود الاسلام واما العلماء والعامة فلهم الرد عليه بالتحرير والتقرير كما افاده بقوله الا وان القلم الخ اھ —
ترجمہ یہ احکام تو سلطانِ اسلام کے لیے ہیں کہ تھوڑے ہوں تو ان کو سزائے موت دے اور جتھا ہو تو ان پر فوجِ اسلام بھیجے اور علماء و عوام کے لیے یہ ہے کہ تحریر و تقریر سے اُن کا رد کریں جیسا کہ آگے خود فرمایا ہے کہ قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی ایک نیزہ ہے الیٰ آخرہ ۱۲۔

مدینہ
بحار تصدیقات
١٣٢٥ھ

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ

(۲۱) صورة ماحررة تاج المفتين، وسراج المتقنين، مفتي السادة الحنفية، بمدينة الامينة الصفية، ناصر السّنة بالنجدة والباس، مولانا المفتي تاج الدين الياس لا زال مبجلا عند الله وعند الناس،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲۱) تقریظ تاج مفتیان چراغِ اہلِ اتقان مدینۂ باامن وصفامیں سردارانِ حنفیہ کے مفتی شجاعت وسطوت کے ساتھ سُنّت کے مددگار مولٰنا مفتی تاج الدین الیاس ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے نزدیک عزّت سے رہیں۔

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب، ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ ہمیں راہِ حق دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تیری ہی بخشش بے حد ہے اے رب ہمارے ہم اُس پر ایمان لائے جو تونے اتارا اور رسول کے پیرو ہوئے تو ہمیں بھی گواہانِ حق میں

الشاهدين، سبحنك جل شانك، وعز سلطانك، وسطع برهانك، وسبق الينا احسانك، تقدست ذاتك وصفاتك، وتنزهت عن المعارض أياتك وبيناتك، نحمدك على ان هديتنا لدين الحق، وانطقتنا بلسان الصدق، وارسلت الينا سيد الانبياء، وخاتم الرسل الاصفياء، سيدنا محمد بن عبد الله ذا الأيات الباهرة، والحجج الساطعة القاهرة، والمعجزات الباقيات الظاهرة، فأمنا به واتبعناه، ووقرناه ونصرناه، فلك الحمد كما يجب والثناء الجميل، على ما هديتنا اليه من سواء السبيل، فصل يا ربنا وسلم على هادينا اليك، ودالنا عليك، صلاة تليق بك منك اليه، وسلم وبارك كذلك عليه، واله

لکھ لے۔ پاکی ہے تجھے تیری شان بہت بڑی ہے اور تیری سلطنت غالب اور تیری حجت بلند ہے اور ہم پر ازل سے تیرے احسان ہیں تیری ذات وصفات پاکیزہ ہیں اور مزاحم ومخالف سے تیری آیتیں اور دلیلیں منزّہ ہیں اور ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تونے ہمیں سچّے دین کی ہدایت فرمائی اور تونے ہمیں سچّے کلام سے گویا کیا اور تونے ہماری طرف اُن کو بھیجا جو تمام انبیاء کے سردار اور برگزیدہ رسولوں کے خاتم ہیں ہمارے سردار محمد بن عبداللہ ایسے نشانوں والے جو عقلوں کو حیران کر دیں اور بلند وغالب حجتوں والے اور باقی درخشندہ معجزوں والے۔ تو ہم اُن پر ایمان لائے اور اُن کی پیروی کی اور اُن کی تعظیم کی اور اُن کے دین کی مدد کی تیرے ہی لیے حمد ہے جس طرح واجب ہے اور جمال والی تعریف اس پر کہ تونے ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرمائی تو اے رب ہمارے درود وسلام بھیج اُن پر جو تیری طرف ہمارے ہدایت کرنے والے ہیں اور تیری راہ ہمیں بتانے والے، ایسی درود جو اُس کی سزاوار ہو کہ تیری طرف سے اُن پر بھیجی جائے اور ایسے ہی سلام وبرکت بھیج اُن پر اور اُن کے آل

ذویه ، واجزِ حَمَلَة شرعته فی
کل عصر ، وحُماة دینه فی کل مصر ،
بافضل ما تجازی به المحسنین ،
وباوفی ما تُثیب به المتقین ،
وبعد فقد اطلعت علی ما حررہ
العالم النحریر ، والدراکة
الشهیر ، جناب المولی الفاضل
الشیخ **احمد رضا خان** من علماء
اهل الهند ، اَجزَلَ الله مَثُوبته ،
واَحسَنَ عاقبته ، فی الرد علی
الطوائف المارقة من الدین ،
والفِرَق الضالة من الزنادقة الملحدین
وما افتی به فی حقهم فی کتابه
المعتمد المستند فوجدته فریدا
فی بابه ، ومجیدا فی صوابه ، فجزاه الله
عن نبیه ودینه والمسلمین خیر الجزاء ،
وبارک فی حیاته حتی یُزیح به
شُبَه اهل الضلالة الاشقیاء ، واکثر
فی الامة المحمدیة امثاله ،
واشباهه واشکاله ، آمین الفقیر
الیه عز شانه ، محمد تاج الدین ابن

اور علاقہ والوں پر اور ہر زمانے میں اُن کی شریعت کے
راویوں اور ہر شہر میں اُن کے دین کے حامیوں کو
اُن سب جزاؤں سے افضل دے جو نیکوکاروں کو
ملیں اور اُن سب ثوابوں سے زیادہ ثواب
جو متقیوں کو عطا ہوں۔ بعد حمد وصلاۃ میں مطلع ہوا
اُس پر جو عالم ماہر اور علامہ مشہور جناب مولے
فاضل حضرت **احمد رضا خاں** نے کہ علمائے ہند
سے ہیں۔ اللہ عزوجل اُس کے ثواب کو بسیاری
دے اور اُس کا انجام خیر کرے۔ اُن گروہوں کے
رد میں لکھا جو دین سے نکل گئے اور **وہ گمراہ فرقے جو**
زندیقوں بے دینوں میں سے ہیں اور اُس پر
جو اُن کے حق میں اپنی کتاب **"المعتمد المستند"** میں
فتوے دیا تو میں نے اُسے پایا کہ اِس باب
میں یکتا ہے اور اپنی حقانیت میں کھرا۔ تو
اللہ اُسے اپنے نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب سے
بہتر جزا عطا فرمائے اور اُس کی عمر میں برکت دے
یہاں تک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب
شبہے مٹادے اور امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
میں اُس جیسے اور اُس کی مانند اور اُس کے
شبیہ بکثرت پیدا کرے۔ اے اللہ ایسا ہی کر
۔ **راقم** فقیر محمد تاج الدین ابن

المرحوم مصطفی الیاس الحنفی
المفتی بالمدینة المنورة غفرله

مرحوم مصطفٰے الیاس حنفی
مفتی مدینہ منورہ غفرلہ۔

(۲۲) صورة ما سطره اجل الافاضل ،
امثل الاماثل ، القوال بالحق ، وان
ثقل وشق ، مفتی المدینة سابقا ،
ومرجع المستفیدین لاحقا ،
الفاضل الربانی ، مولینا عثمان
بن عبد السلام الداغستانی ، دام
بالتهانی ، وفوز الآمال والامانی ،

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله وحده ، **اما بعد** فقد اطلعت علی
هذه الرسالة البهیة ، والمقالة الواضحة الجلیة
فوجدت مولانا العلامة ، والبحر الفهامة حضرة
احمد رضا خان قد انتدب للرد علی هذه
الطائفة المارقة من الدین ، الکفرة السالکة
سبیل المفسدین ، فاظهر فضائحهم القبیحة
فی المعتمد المستند فلم یبق من
نتائجهم الفاسدة فیه
الا وزیفها فلکن منک

(۲۳) **تقریظ عمدۃ العلماء افضل الافاضل حق**
بات کے بڑے کہہ دینے والے اگرچہ
کسی پر سخت و گراں گزرے سابق مفتی مدینہ
اور حال میں تمام مستفیدین کے مرجع و
ماویٰ فاضل ربانی مولنا عثمٰن بن
عبد السلام داغستانی ہمیشہ خوش رہیں اور
مُرادیں اور آرزوئیں پائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک اللہ کو ساری خوبیاں۔ بعد حمد وصلاۃ بیشک
میں اس روشن رسالے اور ظاہر و واضح کلام پر
مطلع ہوا تو میں نے پایا کہ ہمارے مولیٰ علامہ اور
دریائے عظیم الفہم حضرت **احمد رضا خاں** نے
بیشک اس گروہ خارج از دین کافر فسادیوں کی
راہ چلنے والے کے رد کے لیے فریاد رسی کی تو
کتاب المعتمد المستند میں اس گروہ کی بُری رسوائیاں
ظاہر کیں بس اُن کے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر پوچ و
لچر کیے نہ چھوڑا تو اے **مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ**

التمسك بتلك العجالة السنية ، تظفر
في بيان الرد عليهم بكل واضحة دامغة
جلية ، لاسيما المتصدي لحمل راية
هذه الفرقة المارقة التي تدعى
بالوهابية ، ومنهم مدعي النبوة
غلام احمد القادياني و المارق الآخر
المنقص لشان الالوهية والرسالة
قاسم النانوتي ورشيد احمد الكنكوهي
وخليل احمد الانبهتي واشرفعلي
التانوي ومن حذا حذوهم فجزى الله
خيراً حضرة الشيخ **احمد رضاخان**
فانه شفى وكفى بما افتى به في كتابه
المعتمد المستند المذيل بتقاريظ
علماء مكة المكرمة فانهم يحق عليهم
الوبال ، وسوء الحال ، لانهم من
المفسدين في الارض هم ومن على
منوالهم قاتلهم الله انى يؤفكون و
جزى الله حضرة الشيخ
احمد رضاخان وبارك فيه
وفي ذريته وجعله من
القائلين ، بالحق الى يوم الدين ،

اِسی روشن رسالے کا دامن پکڑے جسے
مصنف نے بزودی لکھ دیا تو ان گروہوں کے رَد میں ہر ظاہر و
روشن و سرکوب دلیل پائے گا خصوصاً جو اس
گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان
کھول دینے کا قصد کرے وہ گروہ خارج از دین
کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور ان میں
مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے
دوسرا نکلنے والا الوہیت و رسالت کا
گھٹانے والا قاسم نانوتی اور رشید احمد گنگوہی
اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی اور جو اُن کی
چال چلا۔ اللہ تعالیٰ حضرت جناب **احمد رضا خاں** کو
جزائے خیر عطا کرے کہ اس نے **شفا دی اور
کفایت کی اپنے فتوے سے** جو کتاب المعتمد المستند
میں لکھا جس پر آخر میں علمائے مکہ مکرمہ کی تقریظیں ہیں
کیونکہ اُن پر وبال اور خرابیٔ حال لازم ہو چکی ہے
اس لیے کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں
وہ اور جو اُن کی چال پر ہے اللہ انہیں قتل کرے
کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت
جناب **احمد رضا خاں** کو جزائے خیر دے اور
اُس میں اور اُس کی اولاد میں برکت رکھے اور اُسے **اُن
میں سے کرے جو قیامت تک حق بولیں گے**

الفقير الى عفو ربه القدير عثمان بن
عبد السلام داغستاني
مفتي المدينة المنورة
سابقا عفا الله عنه

عثمن بن عبد السلام داغستانی ۱۲۹۶

راقم اپنے رب قدیر کے عفو کا محتاج عثمن بن
عبدالسلام داغستانی
سابق مفتی مدینہ منورہ
عفا اللہ عنہ۔

عثمن بن عبد السلام داغستانی ۱۲۹۶

(۲۳)

**صورة ما زبره الفاضل الكامل ، باهر
الفضائل ، ظاهر الفواضل ، طاهر الشمائل ،
شيخ المالكية ، ذو اللمة الملكية ، السيد الشريف
السري ، مولينا السيد احمد الجزائري ،
دام بالفيض الباطني والظاهري ،**

بسم الله الرحمن الرحيم

وعليكم السلام ورحمة الله تعالى وبركاته
وتاييده ومعونته ورضاته ، الحمد
لله الذي جعل اهل السنة والجماعة
معززين الى قيام الساعة ، والصلاة
والسلام على سندنا ، وذخرنا وملاذنا
معتمدنا ، سيدنا محمد انسان عين
هذا الوجود ، الثابت كماله و
اجلاله ، ومجده وافضاله ،
لدى اهل النقل والعقل والشهود ،
القائل ما ظهر اهل بدعة الا اظهر

**تقریظ فاضل کامل نہایت روشن
فضیلتوں والے مشہور عزتوں والے
پاکیزہ خصلتوں والے شیخ مالکیہ صاحب الہام ملکی
سید شریف سردار مولنا سید احمد
جزائری فیض باطن و ظاہر کے ساتھ ہمیشہ رہیں۔**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کی
برکتیں اور اُس کی تائید اور اس کی مدد اور اُس کی
رضا۔ سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اہل سنت و
جماعت کو قیام قیامت تک معزز کیا اور صلاۃ و
سلام ہمارے آقا اور ہمارے ذخیرہ اور ہماری
جائے پناہ اور وہ جن پر ہمارا بھروسا ہے ہمارے
سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ چشم عالم کی پتلی
ہیں جن کا کمال و جلال و شرف و فضل متحقق و دائم ہے
اہل علم اور اہل عقل اور اہل کشف سب کے نزدیک،
جن کا ارشاد ہے کہ جب کبھی کچھ بدمذہب ظاہر

۵ه قال الفضل [illegible] : اللمة مشتقة من [illegible]

اللہ لهم حجته علی لسان من شاء من خلقه والقائل اذا ظهرت البدع او الفتن وسب اصحابي فليظهر العالم علمه ومن لم يفعل ذلك فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا والقائل اترعون عن ذكر الفاجر متی يعرفه الناس اذكروا الفاجر بما فيه يحذره الناس رواه ابن ابي الدنيا والحكيم والشيرازی وابن عدی والطبرانی والبيهقی والخطيب عن بهز بن حكيم عن جده[1] وعلی آله وصحبه والتابعين ؛ من اهل السنة والجماعة المقلدين ؛ للائمة الاربعة المجتهدين ؛ **اما بعد** فقد اطلعت علی ما تضمنه هذا السؤال مع الامعان الذی عرضه حضرة الشيخ **احمد رضا خان** ؛ متع الله المسلمين بحياته ؛ ومتعه بطول العمر و

ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کی زبان پر چاہے اُن پر اپنی حجت ظاہر فرما دیتا ہے۔ جن کی حدیث ہے کہ جب بدمذہبیاں یا فتنے ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم ایسے وقت اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے اُس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اور اللہ اُس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل۔ جن کا فرمان ہے کیا تم بدکار کی بُرائیاں ذکر کرنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اُسے کب پہچانیں گے بدکار میں جو عیب ہیں مشہور کرو کہ لوگ اُس سے بچیں یہ حدیث ابن ابی الدنیا اور حکیم اور شیرازی اور ابن عدی اور طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز بن حکیم[1] انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی' اور اُن کے آل و اصحاب اور سب پیرووں پر کہ اہل سنت و جماعت مقلدین ائمۂ اربعہ مجتہدین ہیں۔ بعد حمد و صلاۃ میں نے اس سوال کا مضمون **بغور تمام دیکھا** جو حضرت جناب **احمد رضا خاں** نے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اُسے درازیٔ عمر اور

[1] ای عن ابیه وهو عن ابیه جد هذا معوية بن حيدة القشيري رضي الله تعالیٰ عنه اوصاحبه - یعنی اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا [illegible] معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۲

الخلود في جناته ؛ فوجدت ما نقله من الاقوال الفظيعة ؛ عن اهل هذه البدعة الشنيعة ؛ كفر صراح ؛ ومرتكبها بعد الاستتابة دمه[1] مباح ؛ ومؤلفها مستحق بتكليف مضغ لسانه ؛ ورضخ يده وبنانه ؛ حيث استخف بمقام الالوهية ؛ واستحقر منصب الرسالة العمومية ؛ وعظم استاذه ابليس ؛ وشاركه في الاغواء والتلبيس ؛ فعلی من بسط الله لسانه من العلماء الاعلام ؛ واطلق يده من الامراء والحكام ؛ ان يجتهدوا في ازالة بدعتهم باللسان والسنان ؛ حتی يستريح منهم العباد والبلاد و

اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔ تو میں نے پایا کہ **ہولناک باتیں جو اِن بُری بدمذہبی والوں سے نقل کیں صریح کفر ہیں** اور جو اِن شنیع بدعتوں کا مرتکب ہوا توبہ لینے کے بعد سلطانِ اسلام کے لیے اُس کا خون[1] حلال ہے۔ اور جن جن کی تصنیفوں میں وہ اقوال ہیں وہ اس قابل ہیں کہ اُن کی زبان چبا ڈالی جائے اور اُن کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں کہ انھوں نے شانِ الٰہی کو ہلکا جانا اور رسالتِ عامہ کے منصب کو خفیف ٹھہرایا اور اپنے اُستاد ابلیس کی بڑائی کی اور بہکانے اور دھوکا دینے میں اُس کے شریک ہوئے۔ تو مشاہیر علما جن کی زبان کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے اور سلاطین و حکام جن کے ہاتھ کو جزا و سزا میں کشادہ کیا ہے اُن سب پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بدمذہبیاں زائل کرنے میں علماء زبان سے اور سلاطین ہاتھ سے کوشش کریں تاکہ بندے اور شہر اور ذہن ان کی تکلیفوں سے

[1] هذه الاحكام الی قوله ورضخ يده لسلطان الاسلام ايده الله بنظره كما سيفصل الشيخ انفا ان علی العلماء ازالة بدعتهم باللسان وعلی الحكام بالسنان وعلی العوام الحذر عن مخالطتهم اھ ۱۲ ترجمہ یہ احکام وہاں تک کہ اُن کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں سلطانِ اسلام کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت بخشے جیسا کہ ابھی شیخ تفصیل فرمائیں گے کہ اُن کی بدعت کا ازالہ لازم ہے علما پر زبان سے' حکام پر سنان سے' عوام پر اُن کی صحبت کے اجتناب سے اھ ۱۲۔

الاذهان ؛ الا وان بمكة بلد الله الامين ؛ طائفة منهم شياطين ؛ فليحذر العوامّ من مخالطتهم بالكلية ، فانها والله اشد من مخالطة المجذوم فى الاذية ؛ ومنهم ايضا عندنا بالمدينة النبوية ، نفر ذمةٌ قليلة مُستترة بالتقية ، فان لم يتوبوا فعن قريب تنفيهم المدينة عن مجاورتها ؛ لما هو ثابت فى الحديث الصحيح من خاصيتها ؛ هذا ونسأل الله تعالىٰ ان اراد بالناس فتنة ان يقبضنا اليه غير مفتونين ، وان يرزقنا حسن النية ويجعلنا من المخلصين ؛ قاله بلسانه ، ورقمه ببنانه ؛ احقر الورى ؛ وخادم العلماء والفقراء ، شيخ المالكية ، بحرم خير البرية ، السيد احمد الجزائري المدنى مولدا ، الاشعرى معتقدا ؛ المالكى مذهبا ؛ القادرى طريقة ونسبا ؛ حامدًا مصليا ومسلما ، معظما مبجلا متمما ، عبدهٗ ۔

احمد السید الجزائری

راحت پائیں ۔ سُن لو ۔ اور اللہ کے امان والے مکہ میں بھی اِن شیطانوں میں کا ایک طائفہ ہے تو عوام پر فرض ہے کہ اُن کے میل جول سے بالکل احتراز کریں کہ خدا کی قسم ان سے میل جول جذامی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے نیز ان میں سے ہمارے یہاں مدینہ طیبہ میں چند گنتی کے ہیں ۔ تقیہ کی آڑ میں چھپے ہوئے اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو عنقریب مدینہ طیبہ اُن کو اپنی مجاورت سے نکال دے گا کہ اس کی یہ خاصیت حدیث صحیح سے ثابت ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کو کسی فتنے میں ڈالنا چاہے تو ہمیں فتنے میں پڑنے سے پہلے اپنے پاس بلالے اور ہمیں حسنِ نیت نصیب کرے اور ہمیں کھرا بنالے ۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا فقیر ترین مخلوق خادمِ علما و فقرا حرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مالکیہ کے سردار سید احمد جزائری نے کہ مدینہ میں پیدا ہوا اور عقیدے کا سُنی اور مذہب کا مالکی اور طریقہ اور نسب کا قادری ہے حمد کرتا ہوا اور درود وسلام بھیجتا ہوا تعظیم و تکریم و تکمیل کرتا ہوا ۔ بندۂ خدا

احمد السید الجزائری

(۴۴) صورة ما رقمه كبير العلماء ، وكريم الكرماء ، كنز العوارف ، ومعدن المعارف ، ذو شيبة العلماء ، الموفق من السماء ، ذو الفيض الملكوتى ، مولنا الشيخ خليل بن ابراهيم الخربوتى ، ايده الله بالنصر اللاهوتى ؛

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين ، والصلاة والسلام على خاتم النبيين ، سيدنا محمد وعلى اٰله وصحبه اجمعين ؛ والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين ؛ اما بعد فتحرير علماء الاسلام ، المقرر فى هذا المقام ؛ هو الحق المبين ، الواجب اعتقاده باجماع علماء المسلمين ، حسبما حققه العالم العلامة الفاضل الكامل المولوى احمد رضا خان البريلوى فى كتابه المعتمد المستند ؛ ادام الله تعالىٰ نفع المسلمين به على الابد ، والله الهادى الى الصواب ، واليه المرجع والمآب ، امر بكتبه خادم العلم الشريف بالحرم الشريف النبوى خليل بن ابراهيم الخربوتى ؛

خلیل بن ابراہیم خربوتی

(۴۴) تقریظ معظم علماء و مکرم اہلِ کرم خزانۂ علوم وکانِ فہوم علماء میں صاحب پیری آسمان سے توفیق یافتہ صاحب فیضِ ملکوتی مولنا حضرت خلیل بن ابراہیم خربوتی اللہ تعالیٰ مددِ الٰہی سے اُن کی تائید کرے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ۔ اور درود وسلام سب سے پچھلے نبی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب سب پر اور اُن پر جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہیں قیامت تک ۔ حمد و صلاۃ کے بعد اِن علمائے اسلام کی تحریر میں جو بات اِس مقام میں قرار پائی وہی حقِ واضح ہے جس کا اعتقاد باجماعِ علمائے مسلمین واجب ہے جس طرح عالم علامہ فاضل کامل مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں تحقیق کیا ۔ اللہ تعالیٰ ابد تک مسلمانوں کو اُس سے نفع پہنچائے اور اللہ ہی حق کی راہ دکھانے والا ہے اور اُسی کی طرف رجوع و بازگشت ہے ۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا حرم شریف نبوی میں علم شریف کے خادم خلیل بن ابراہیم خربوتی نے ۔

خلیل بن ابراہیم خربوتی

صورۃ ماحررہ الضوء المنور، والروح المصور، صورۃ السعادۃ، وحقیقۃ السیادۃ، ذوالحسنیٰ وزیادۃ، ودلائل الخیرات، وجلائل المبرات، الحمید الرشید، مولٰنا السید محمد سعید، شیخ الدلائل، لازال بالفضائل:

تقریظ نور روشن روح مجسم تصویر سعادت حقیقت سیادت صاحب خوبی و زیادت دلائلِ خوبی وفضائل نکوئی محمود مہتدی مولٰنا سید محمد سعید شیخ الدلائل اُن کی فضیلتیں ہمیشہ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی بہ تستنجح المطالب، وتتیسر المآرب، حمدا نتمسک بیمنہ، ونلجأ من المخاوف الی آمنہ، وصلاۃ وسلاما یتوالیان، ماتوالی الملوان، علی سیدنا محمد، الذی اشرقت ببعثتہ السماء والارض، وبہ یلوذ الخلائق عند اشتداد الھول یوم العرض، وعلی آلہ الذین اقتبسوا النور من اضوائہ، وحفظوا اقوالہ وافعالہ فھم لمن بعدھم فی الدین قدوۃ، وفی الھدی المحمدی لکل تابع بھم اسوۃ،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے لیے وہ حمد ہے جس سے سب ارمان نکلیں مرادیں آسان ہوں وہ حمد جس کی برکت سے ہم تمسک کریں اور سب اندیشوں میں اُس کے دامن کی پناہ لیں۔ اور وہ درود و سلام کہ پے در پے آتے رہیں جب تک صبح و شام ایک دوسرے کے بعد ہوا کریں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی رسالت سے آسمان و زمین چمک اٹھے اور پیشی والے دن جب ہولوں کی شدت ہوگی سارا جہان اُن کی پناہ لے گا اور اُن کی آل پر جنھوں نے اُن کی روشنیوں سے نور حاصل کیا اور اُن کی باتیں اور اُن کے کام سب حفظ کیے تو وہ اپنے پچھلوں کے لیے دین میں پیشوا ہیں اور روشِ محمدی میں اپنے ہر پیرو کے امام ہیں

وبذلک کان الحفظ بھذہ الشریعۃ الغراء مختصا بقول الصادق المصدوق لاتزال طائفۃ من امتی ظاھرین حتی یأتیھم امر اللہ وھم ظاھرون؛ اما بعد فان اللہ جلت عظمتہ وعظمت منتہ، قد وفق من اختارہ من عبادہ لخدمۃ ھذہ الشریعۃ الغراء، وامدہ بثواقب الافھام فاذا اظلم لیل الشبھۃ اطلع من سماء علمہ بدرا، فصارت بذلک محفوظۃ عن التغییر والتبدیل، بین جھابذۃ العلماء النقاد جیلا بعد جیل، ومن اجلھم العالم العلامۃ، والبحر الفھامۃ، حضرۃ الشیخ المولوی **احمد رضا خان**؛ فقد اجاد فی ردہ فی کتابہ المعتمد المستند، علی الزائغین المرتدین اھل الفساد والنکد؛ فجزاہ اللہ

اور اسی ذریعہ سے اس شریعتِ روشن کے ساتھ محافظت مخصوص ہوئی جس طرح اُن کا ارشاد ہے جو سچے ہیں اور سچے مانے گئے کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غالب رہے گا یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئے گا کہ وہ غالب ہوں گے۔ حمد و صلاۃ کے بعد بیشک اللہ تعالیٰ نے جس کی عظمت جلیل اور رحمت عظیم ہے اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا اُسے اس شریعتِ روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور اُسے نہایت تیز فہم عطا کر کے مدد دی تو جب شبہہ کی رات اندھیری ڈالتی ہے وہ اپنے آسمانِ علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے تو اس طریقے سے شریعتِ مطہرہ تغیر و تبدیل سے محفوظ ہو گئی قرناً فقرناً اعلیٰ درجے کے کامل علماء پرکھنے والوں کے ہاتھوں میں۔ اور ان میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے عالم کثیر العلم دریائے عظیم الفہم حضرت جناب مولوی **احمد رضا خاں** ہیں۔ کہ اُس نے اپنی کتاب **المعتمد المستند** میں اُن کجی والے **مرتدوں کا خوب کھرا رد کیا** جو فساد اور شامت پھیلانے کے مرتکب ہوئے۔ تو اُسے اللہ تعالیٰ

عن الاسلام والمسلمین خیرا
وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ
وسلم ؛ قالہ بلسانہ ؛
ورقمہ ببنانہ ؛ الفقیر
لربہ محمد سعید ابن السید محمد
المغربی شیخ
الدلائل غفر
اللہ لہ وللمسلمین،

اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا عطا
فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر درود و سلام بھیجے۔
کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے
اپنے رب کے محتاج محمد سعید ابن السید محمد
المغربی شیخ الدلائل نے۔
اللہ تعالیٰ اُس کی اور سب
مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔

صورۃ ماکتبہ الفاضل الجلیل، والعالم النبیل، ذوالضیاء الشمسی والنور القمری، مولانا محمد بن احمد العمری، دام بالعیش الھنی الغض الطری ؛

(۳۶) تقریظ فاضل جلیل عالم عقیل شعاع آفتاب و روشنی ماہتاب والے مولنا محمد بن احمد عمری ہمیشہ عیش خوشگوار سرسبز و شاداب میں رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ؛ والصلاۃ
والسلام علی خاتم النبیین ؛ و
امام المرسلین ؛ وتابعیہ باحسان الی
یوم الدین ؛ **وبعد** فقد اطلعت علی رسالۃ
العالم العلامۃ ؛ والمرشد المحقق الفھامۃ،
صاحب المعارف والعوارف ؛ والملھم
الالھیۃ اللطائف ؛ سیدنا الاستاذ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے جہان کا۔
اور درود و سلام سب نبیوں کے خاتم اور سب
پیغمبروں کے امام اور اُن کے اچھے پیرووں پر
قیامت تک۔ حمد و صلاۃ کے بعد بیشک میں
مطلع ہوا اُس کے رسالہ پر جو عالم علامہ ہے
مرشد محقق، کثیر الفہم، عرفان و معرفت والا، اللہ
عزوجل کی پاکیزہ عطاؤں والا ہمارا سردار اُستاد

علم الدین ورکنہ ؛ وعماد المستفید
ومتنہ ؛ المنلا الشیخ **احمد رضا خان**؛
متع اللہ بوجودہ ؛ وانار سماء العلوم
بانوار شھودہ ؛ فوجدتھا مکملۃ
المقاصد ؛ ومتممۃ المراصد ؛
ومقیدۃ الشوارد ؛ وعذبۃ
المصادر والموارد ؛ قد استحوذت
علی شبہ الملحدین فاجتثتھا،
واتت علی اسباب الزنادقۃ
فاستاصلتھا ؛ مع وضوح الادلۃ
وسطوع البراھین ؛ و
عذوبۃ المسالک وصحۃ
الموازین ؛ فجزاہ اللہ ربہ
عن نبیہ و دینہ احسن
الجزاء ؛ ووفاہ اجرہ عن
الاسلام واھلہ بالمکیال
الاوفی ؛ شعر

ولازال فی الاسلام فخرا[1] مشیدا
بہ یھتدی فی البر والبحر من یسری

قالہ فی ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ راجی دعائہ

دین کا نشان و ستون اور فائدہ لینے والے کا
معتمد و پشت پناہ، فاضل حضرت **احمد رضا خاں**۔
اللہ تعالیٰ اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور
اُس کے فیض کے نوروں سے علموں کے آسمان کو
روشن رکھے۔ تو میں نے اُس رسالہ کو پایا مطلبوں کا
پورا کرنے والا، مقاصد کی تکمیل کرنے والا اور
ذہن سے نکل جانے والے مضامین کا روکنے والا
جس میں ہر صادر و وارد کے لیے آب شیریں ہے
جس نے **ملحدوں** کے تمام شبہوں کو گھیر کر از بیخ
برکندہ کر دیا اور **زندیقوں** کی رسیوں پر حملہ
کرکے اُنہیں جڑ سے کاٹ دیا دلیلوں کی
روشنی اور حجتوں کے ظہور کے ساتھ اور روشوں
کی شیرینی اور میزانوں کی درستی کے ساتھ۔ تو اللہ
تعالیٰ اُسے اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے
بہتر جزا عطا فرمائے اور اسلام و مسلمین کی طرف سے
سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اُس کا ثواب
پورا کرے ؎

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں اک حصن حصین
جس سے خشکی و تری والے ہدایت پائیں

کہا اسے ہفتم ربیع الآخر میں اُن کی دعا کے اُمیدوار

... ملا خسرو ... ملا علی القاری ... ملا مسکین ...

[1] لعل الانسب فخرا اہ مصححہ

محمد بن احمد العمری احد طلبة العلم بالحرم النبوی

محمد بن احمد العمری نے کہ حرم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا ایک طالب ہے۔

صورة ما نظمه بالترصيف: السيد الشريف، النظيف اللطيف، الماهر العريف، ذو العز والتشريف، الغني عن التوصيف: حضرة مولنا السيد عباس ابن السيد الجليل محمد رضوان، شيخ الدلائل عاملهما الله تعالى في اليوم العبوس بالرضوان

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحانك ربنا لا نحصي ثناء عليك، ذلك الحمد منك واليك؛ وصلاة وسلاما على نبيك كاشف الغمة، وعلى اله وصحبه هداة الامة، ما خط قلم، وخف الى مسارعة الخيرات قدم. اما بعد فيقول فقير دعاء الاخوان - عباس ابن المرحوم السيد محمد رضوان: اطلقت عنان الطرف في

۲۷

تقریظ محکم سید شریف پاکیزہ لطیف ماہر علامہ صاحب عزّ و شرف مستغنی عن المدح حضرت مولنا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل۔ اللہ تعالیٰ اُس سختی کے دن میں اُن دونوں کے ساتھ اپنی رضا کا معاملہ فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے ہم تیری تعریف شمار نہیں کر سکتے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تجھ سے تیری ہی طرف۔ درود و سلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلیں کھولنے والے ہیں اور اُن کے آل و اصحاب پر کہ امت کے رہنما ہیں جبتک کوئی قلم کچھ لکھے اور نیکیوں کی طرف جلدی کرنے میں کوئی قدم ہلکا ہو۔ حمد و صلاۃ کے بعد دعائے برادران کا محتاج عباس ابن مرحوم سید محمد رضوان کہتا ہے میں نے اس رسالہ کے کمالات حیران کُن کے

ميدان براعة هذه الرسالة، فوجدتها رافلة من السداد والرشاد في حُلَّتَي جمالة وجلالة، كافلةً بالرد على اهل البدع والضلالة؛ فهي المعتمد المستند، لكونها للمهتدين مفزعا وسند، قد اوضحت ما ضلت في ادراك دقائقه الافهام، وحققت ما زلت في حقائقه الاقدام؛ كيف لا وهي للعلامة الامام، الذكي الهمام، النبيه النبيل، الوجيه الجليل، وحيد العصر والزمان؛ حضرة المولوي **احمد رضا خان**، البريلوي الحنفي، لا زال روضا يانعا بالمعارف، وبدرا سائرا في منازل لطائف العوارف؛ اجزل الله لي وله الثواب، ومنحني واياه حسن المآب؛ ورزقنا جميعا حُسن الختام؛ بجوار خير الانام، وبدر التمام، عليه وعلى اله وصحبه افضل الصلاة واتم السلام. كاتبه

میدان میں نگاہ کی باگ ڈھیلی کی تو میں نے اُسے **صواب و ہدایت** کی پوشاک جمال و جلال میں ناز کرتا پایا کہ بدمذہبوں گمراہوں کے رد کا ذمہ لیے ہوئے ہے تو وہی معتمد و مستند ہے اس لیے کہ **وہی ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ و سند ہے** اس رسالہ نے وہ باتیں ظاہر کر دیں جن کی باریکیوں تک پہنچنے میں عقلیں بھٹک رہی تھیں اور وہ باتیں تحقیق کیں جن کی حقیقتوں کے پانے میں قدموں نے لغزشیں کیں اور کیوں نہ ہو کہ وہ اُس کی تصنیف ہے جو علامہ امام ہے تیز ذہن بالا ہمت ہے خبردار صاحب عقل صاحب وجاہت جلالت ہے یکتائے دہر و زمانہ حضرت مولوی **احمد رضا خاں** بریلوی حنفی۔ ہمیشہ وہ معرفتوں کا پھولا پھلا باغ رہے اور علوم دقیقہ کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہِ تمام۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور اُسے ثواب عظیم عطا فرمائے اور مجھے اور اُسے حُسنِ عاقبت نصیب کرے اور ہم سب کو حُسنِ خاتمہ روزی کرے اُن کے ہمسایہ میں جو تمام جہان سے بہتر اور چودھویں رات کے چاند ہیں اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب پر سب سے بہتر درود اور سب سے کامل سلام۔ تحریر نا رخ

خادم العلم و دلائل الخیرات ، فی مسجد افضل
المخلوقات ، عباس
رضوان فی الیوم السابع
من ربیع الثانی ؛

نفضل سلا ابالنجر
یدخل الجنان
عباس ابن السید
محمد رضوان

ہفتم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ ۔ راقم مسجد سرورعالم صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم میں علم و
دلائل الخیرات کا خادم
عباس رضوان

نفضل سلا ابالنجر
یدخل الجنان
عباس ابن السید
محمد رضوان

صورۃ مارقمہ الفاضل العقول ؛ احد الفحول ؛ الطیب الزکی ؛ الفطن الذکی ، الغصن المزین بالطیب المغرسی مولنا عمر بن حمدان المحرسی ، ذکرہ الفوز والفلاح ومانسی ؛

تقریظ فاضل کامل العقل یکے از مردانِ میدانِ علم پاکیزہ ستھرے زیرک تیز ذہن شاخ آراستہ و پاکیزہ منبت مولنا عمر بن حمدان محرسی ظفر و فلاح انہیں یاد رکھیں اور کبھی نہ بھولیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق السمٰوٰت والارض وجعل الظلمٰت والنور ثم الذین کفروا بربھم یعدلون ، والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین ، القائل لاتزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ رواہ الحاکم عن عمر وفی روایۃ لابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جس نے زمین و آسمان بنایا اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی اس پر کافر لوگ اپنے رب کا ہمسر بناتے ہیں ۔ اور درود سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ختم الانبیاء پر جن کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ میری امت سے ایک گروہ قیام قیامت تک حق کے ساتھ غالب رہے گا اسے حاکم نے حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے

لاتزال طائفۃ من امتی قوامۃ علی امر اللہ لایضرھا من خالفھا ؛ وعلی الہ الھادین ؛ واصحابہ الذین شادوا الدین ؛ اما بعد فانی قد اطلعت علی ماحررہ العالم العلامۃ ؛ الدراکۃ الفھامۃ ؛ ذو التحقیق الباھر جناب الشیخ **احمد رضا خان** فی الخلاصۃ الماخوذۃ من کتابہ المسمّٰی **بالمعتمد المستند** فوجدتہ فی غایۃ التحریر فللہ در مؤلفہ فلقد اماط الاذی عن طریق المسلمین ونصح للہ ولرسولہ ولائمۃ الدین وعامتھم قالہ فی ۸ ربیع الثانی عمر بن حمدان المحرسی المالکی مذھبا الاشعری اعتقادا

خادم العلم ببلدۃ سید الانام ؛ علیہ افضل الصلاۃ والسلام ؛

المحرسی
عمر ابن حمدان
۱۳۲۰

ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ دین الٰہی پر شدت قائم رہے گا ۔ انہیں نقصان نہ دے گا جو اُن کا خلاف کرے گا اور اُن کی آل پر کہ ہدایت فرمانے والے ہیں اور اُن کے صحابہ پر جنھوں نے دین کو مضبوط کیا ۔ بعد حمد و صلاۃ بیشک میں مطلع ہوا اس پر جو تحریر کیا ایسے عالم علّامہ نے کہ کمال ادراک عظیم فہم والا ہے ایسی تحقیق والا جو عقول کو حیران کردے جناب حضرت احمد رضا خاں اس خلاصہ میں جو اس کی کتاب المعتمد المستند سے لیا گیا ہے تو میں نے اسے اعلٰی درجہ کی تحقیق پر پایا تو اللہ کے لیے ہے خوبی اُس کے مصنف کی ۔ بیشک اُس نے مسلمانوں کی راہ سے ہر ایذا دہ چیز کو دور کردیا اور اللہ اور اس کے رسول اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی خیرخواہی کی ۔ کہا اسے ہشتم ربیع الثانی میں عمر بن حمدان محرسی نے کہ مذہب کا مالکی اور عقیدے کا سُنی اشعری ہے اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے شہر میں علم کا خدمت گار ۔

المحرسی
عمر ابن حمدان
۱۳۲۰

صورۃ ماسطرہ حفظہ اللہ مرۃ اخری والمسك بالتکرار احق واحری

عالم موصوف سلمہ اللہ تعالٰی کی دوبارہ تحریر مشک جتنا مکرر کیا جائے لائق و سزاوار ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی هدی من وفقه بفضله ؛ واضل من خذله بعدله، ویسر المؤمنین للیسری ؛ وشرح صدورهم للذکری ؛ فامنوا بالله بالسنتهم ناطقین ؛ وبقلوبهم مخلصین ؛ وبما اٰتٰهم به کتبه ورسله عاملین ؛ والصلٰوة والسّلام علی من ارسله الله رحمة للعٰلمین، وانزل علیه کتابه المبین ؛ فیه تبیان کل شیٔ وابطال الحاد الملحدین ؛ فبیّنه بسنته الواضحة الادلة والبراهین ؛ وعلٰی اٰله الهادین ؛ واصحابه الذین شادُوا الدین ؛ ومن تبعهم باحسان الٰی یوم الدین ؛ لاسیما الائمة الاربعة المجتهدین ؛ ومن قلدہم من جمیع المسلمین؛ **امابعد** فقد سرحتُ نظَری فی رسالة الشیخ العالم العلامة باقر مشکلات العلوم ؛ و

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اُسے راہ دکھائی جسے اپنے فضل سے توفیق بخشی اور اپنے عدل سے گمراہ کیا جسے چھوڑا۔ اور ایمان والوں کو آسانی کی راہ بخشی۔ اور نصیحت قبول کرنے کے لیے اُن کے سینے کھول دیے۔ تو اللہ عزوجل پر ایمان لائے زبانوں سے گواہی دیتے اور دلوں سے اخلاص رکھتے اور جو کچھ اُنھیں اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور رسولوں نے دیا اُس پر عمل کرتے ہوئے۔ اور درود وسلام اُن پر جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لیے رحمت بھیجا اور اُن پر اپنی واضح کتاب اتاری جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور بیدینوں کی بیدینی کا باطل کرنا تو اُسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی سنتوں سے ظاہر فرما دیا جن کی دلیلیں اور حجتیں ظاہر ہیں اور اُن کی آل پر کہ رہنما ہے اور اُن کے صحابہ پر جنھوں نے دین کو مضبوط کیا اور نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرووں پر قیامت تک خصوصاً چاروں ائمہ مجتہدین اور اُن سب مسلمانوں پر جو اُن کے مقلد ہیں۔ حمد وصلاۃ کے بعد **میں نے اپنی نظر کو جولان دیا** حضرت عالم علامہ کے رسالہ میں جو مشکلاتِ علوم کا کشادہ کرنے والا ہے اور

مبین المنطوق منها والمفهوم ؛ بتوضیحه الشافی ؛ وتقریرہ الکافی ؛ الشیخ **احمد رضا خان** البریلوی ؛ المسماة **بالمعتمد المستند** حفظ الله مُهجته ؛ وادام بَهجته ؛ فوجدتها شافیة کافیة فیما ذکر فیها من الرد علی من ذکر فیها وهم الخبیث اللعین غلام احمد القادیانی الدجال الکذاب مسیلمة اٰخر الزمان ورشید احمد الکنکوهی ؛ وخلیل احمد الانبهتی واشرفعلی التانوی فهٰؤلاء ان ثبت عنهم ماذکرہ هٰذا الشیخ من ادعاء النبوة للقادیانی و انتقاص النبی صلّی الله تعالٰی علیه وسلم من رشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی المذکورین فلاشك فی کفرهم ووجوب قتلهم علٰی کل من یُمکنه[1] ذٰلك قاله الفقیر الی الله تعالٰی عمر بن حمدان المحرسی ؛ المالکی خادم العلم بالمسجد النبوی ؛

المحرسی عمر ابن حمدان ۱۳۲۰

اُن میں ہر منطوق ومفہوم کا اپنی توضیح شافی وتقریر کافی سے ظاہر کر دینے والا حضرت **احمد رضا خاں** بریلوی جس کا نام **المعتمد المستند** ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی جان کی نگہبانی فرمائے اور اُس کی شادمانی ہمیشہ رکھے تو اُس میں جن لوگوں کا ذکر ہے اُن کے رد میں مَیں نے اُسے شافی و کافی پایا۔ اور وہ لوگ کون ہیں خبیث مردود غلام احمد قادیانی دجال کذاب آخر زمانہ کا مسیلمہ اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی تو ان لوگوں سے جب کہ وہ باتیں ثابت ہوں جو فاضلِ مؤلف نے ذکر کیں قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا اور رشید احمد اور خلیل احمد اور اشرفعلی کا شانِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص کرنا تو کچھ شک نہیں کہ وہ کفار ہیں اور جو قتل کا اختیار[1] رکھتے ہیں اُن پر واجب ہے کہ اُن کو سزائے موت دیں۔ کہا اسے اللہ تعالیٰ کے محتاج عمر بن حمدان محرسی مالکی نے کہ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا خادم ہے۔

عمر ابن حمدان المحرسی ۱۳۲۰

(۲۹) صورة ماکتبه الفاضل الکامل ؛ العالم

(۲۹) تقریظ فاضل کامل عالم باعمل بدوں کی

[1] وهم سلاطین الاسلام اهـ یعنی سلاطین اسلام ۱۲

العامل، الطبیب المداوی، لداء اهل المساوی، السید محمد بن محمد المدنی الدیداوی، تغمده الله تعالیٰ بالفضل الحاوی

برائیوں کے طبیب معالج سید محمد بن محمد مدنی دیداوی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ عمیم میں اُن کو چھپائے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله، والصلاة والسلام علی رسول الله، وآله وصحبه ومن والاه، اما بعد فقد اطلعت علی ما سطره العلامة النحریر، والدراکة الشهیر، الشیخ احمد رضا خان فوجدته سحرا لاولی الالباب، وتریاقا لکل مسموم حائد عن الصواب، وان قوله حق، وادلته المرسومة صدق، فیجب علی کل مسلم العمل بمقتضاها، وتکون هجیراه سرا وجهرا حتی ینال من الخیرات منتهاها، کتبه اسیر المساوی، فقیر ربه محمد بن محمد الحبیب

سب خوبیاں خدا کو اور درود و سلام خدا کے رسول اور اُن کے آل و اصحاب اور اُن کے سب دوستوں پر۔ حمد و صلاۃ کے بعد میں مطلع ہوا اُس پر جو لکھا علامہ استاذ ماہر نے کہ نہایت ذہن رسا والا نامور ہے یعنی حضرت **احمد رضا خاں** تو میں نے اُسے پایا عقلمندوں کے لیے سحرِ حلال اور ہر صواب سے الگ جانے والے زہر دیے ہوئے کے لیے تریاق۔ اور بیشک اُس کی بات سچی ہے اور اُس کی لکھی ہوئی دلیلیں حق ہیں تو **ہر مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں دلائل کے حکم پر عمل کرے اور ظاہر و باطن میں وہی اُس کی طبیعتِ ثانیہ ہو جائے** تاکہ بھلائیوں کی نہایت کو پہنچ جائے۔ اسے لکھا گناہوں کے گرفتار اپنے رب کے محتاج محمد بن محمد حبیب

الدیداوی عفی عنه

دیداوی عفی عنہ

السید محمد الحبیب الدیداوی

۳۰

صورة ما سطره ذو الخیر الجاری، والمیر الساری بین الامصار والبراری، احد الاخیار من خیار الباری، الشیخ محمد بن محمد السوسی الخیاری، المدرس بالحرم المختاری، تجلی الله تعالیٰ علیه بشان الغفاری،

تقریظ ایسے فیض و نفع والے کی جو شہروں اور جنگلوں میں جاری و ساری ہے اللہ عزوجل کے نیک بندوں میں سے ایک نیک بندے شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری حرم مدینہ طیبہ میں مدرس۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی غفاری سے تجلی فرمائے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله، والصلاة والسلام الاتمان الدائمان علی افضل الخلق علی الاطلاق سیدنا محمد وعلی آله وصحبه ومن تبعه فی قوله وفعله، وعلی سائر الانبیاء والمرسلین، وعلی آل وصحب کل اجمعین، وعلی جمیع عباد الله الصالحین، اما بعد فقد

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غلبہ دے۔ اور درود و سلام سب سے کامل تر اور ہمیشہ رہنے والے اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب پر اور اُن پر جنھوں نے ان کی گفتار کردار میں پیروی کی اور تمام انبیاء اور رسولوں پر اور اُن سب کے تمام آل و اصحاب پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر۔ حمد و صلاۃ کے بعد میں

اطلعت علی هٰذہ الرسالة ؛ فی الرد علی
اهل الزیغ والکفر والضلالة ؛ التی
الفها العالم الفاضل ؛ الانسان الکامل ؛
العلامة المحقق ؛ الفهامة المدقق ؛
حضرة الشیخ **احمد رضا خان** ؛ اصلح
الله له الحال والشان ؛ امین ؛ فوجدتها
کافیة فی الرد علی هؤلاء الزائغین الملحدین
المفترین علی الله تبارک وتعالی ورسول
رب العلمین ؛ الذین یریدون ان
یطفؤا نور الله بافواههم ویابی الله الا
ان یتم نورہ ولو کرہ الکفرون ؛ اولئک
الذین طبع الله علی قلوبهم واتبعوا اهواءهم
واصمهم عن الحق واعمی ابصارهم ؛ وزین
لهم الشیطان اعمالهم فصدهم عن
السبیل فهم لا یهتدون ؛ وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون ؛ کیف لا وهی موافقة
للنصوص الصریحة ؛
المشهورة الصحیحة ؛ فجزی
الله مؤلفها عن هٰذہ الامة
الخیریة الجزاء الاوفی ؛ و

اس رسالہ پر مطلع ہوا جو کجی والے **کافروں** گمراہوں
کے رَد میں ہے جسے عالم فاضل انسانِ کامل
علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب **احمد رضا خاں**
نے تالیف کیا اللہ اُس کا حال اور کام اچھا کرے۔
الٰہی ایسا ہی کر۔ تو میں نے اُسے پایا کہ اُن کجرو
بیدینوں کے رَد میں شافی وکافی ہے جنہوں نے
خود اللہ عزوجل اور رب العلمین کے رسول پر
زیادتی کی جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے مُونہوں سے
اللہ کا نور بجھا دیں۔ اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے
نور کا پورا کرنا پڑے بُرا مانا کریں کافر۔ **یہ لوگ
وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے
مُہر کردی** اور یہ لوگ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے
ہیں اور اللہ نے انہیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی
آنکھیں پھوڑ دیں اور شیطان نے اُن کی نظروں
میں اُن کے کام اچھے کر دکھائے تو انہیں
راہِ حق سے روک دیا کہ وہ ہدایت نہیں پاتے۔
اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا
کھائیں گے۔ کیوں نہ ہو کہ یہ رسالہ صریح و مشہور
صحیح نصوص کے موافق ہے تو اللہ تعالیٰ
اس کے مؤلف کو اس بہترین امت
سے نہایت کامل جزا عطا فرمائے اور

قربه ومن یلوذ به لدیه زلفی ؛
وایدبه السنة ؛ وهدم به
البدعة ؛ وادام لامة محمد
صلی الله تعالی علیه
وسلم نفعه ؛ امین ؛
کتبه الفقیر
الی الله الباری
محمد بن محمد
السوسی الخیاری ؛
خادم
العلم
الشریف

اُسے اور جتنے لوگ اُس کی پناہ میں ہیں
اُنہیں اپنے پاس قرب بخشے اور اُس سے
سنت کو قوت دے اور بدعت کو
ڈھائے اور امت محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اُس کا
نفع ہمیشہ رکھے۔ اے اللہ
ایسا ہی کر۔ اسے لکھا
اللہ عزوجل خالقِ عالم
کے محتاج محمد بن محمد
سوسی خیاری نے
کہ علم شریف کا
خادم ہے

محمد السوسی الخیاری

(۳۱)

صورة ما كتبه حائز العلوم النقلية، وفائز الفنون العقلية، الجامع بين شرف النسب والحسب، وارث العلم والمجد أباً عن اب، المحقق الالمعي، والمدقق اللوذعي، مفتي الشافعية، بالمدينة المحمية، مولانا السيد الشريف احمد البرزنجي، عمت فيوضه كل رومي وزنجي،

تقریظ جامع علوم نقلیہ واصل فنون عقلیہ جامع شرافت حسب ونسب آباء و اجداد سے وارث علم وشرف محقق صاحب ذہن نقاد مدقق تیز ذہن مدینہ طیبہ میں شافعیہ کے مفتی مولانا سید شریف احمد برزنجی اُن کا فیض ہر سیاہ وسفید کو شامل ہو

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذي وجب له الكمال المطلق لذاته في ذاته وصفاته؛ الذي يسبح له ويقدسه عن كل نقص من في ارضه وسماواته؛ وتعالت حقيقته عن الشريك والنظير؛ فليس

سب خوبیاں اُس خدا کو جسے اپنی ذات سے ہر کمالِ ذاتی وصفاتی لازم ہے وہ جس کی تسبیح کرتا اور ہر نقص سے اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ اُس کی زمین اور آسمانوں میں ہے اور اُس کی ذات شریک ومشابہ سے بلند وبالا ہے تو کوئی چیز

كمثله شئ وهو السميع البصير؛ كلامه الازلي هو الصدق وعين اليقين؛ و قوله الفصل والحق المبين؛ وافضل الصلاة والتسليم؛ واكمل الرحمة والبركة والتكريم؛ على سيدنا ومولينا محمد الذي اصطفاه ربه على العلمين؛ واتاه علم الاولين و الاخرين؛ وانزل عليه القرأن المجيد، لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد؛ وخصه بالكمالات التي لا تستقصى؛ وعلمه المغيبات التي لا تحصى؛ فهو افضل الخلق ذاتا وشمائل على الاطلاق، واكملهم عقلا وعلما وعملا بلا شقاق؛ وختم به النبيين فلا رسول ولا نبي بعده؛ وابد شريعته فلا تنسخ حتى تقوم الساعة و ينجز الله وعده؛ واله الطيبين الطاهرين؛ واصحابه المؤيدين بنصر الله على

اُس جیسی نہیں وہی ہے سنتا اور دیکھتا، اور اُس کا کلام قدیم سچ اور خالص یقین ہے اور اس کا قول حق وباطل میں فیصلہ فرما دینے والا اور صریح حق ہے۔ اور سب سے بہتر درود وسلام اور سب سے کامل تر رحمت وبرکت وتعظیم ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کو اُن کے رب نے تمام جہان سے چُن لیا اور اُن کو سب اگلوں پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور اُن پر قرآن عظیم اُتارا جس کی طرف باطل کو راہ نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے، حکمت والے سراہے گئے کا اتارا ہوا، اور اُنہیں ایسے کمالات کے ساتھ خاص کیا جن کا احاطہ نہیں ہو سکتا اور انہیں اتنے غیبوں کے علم دیے جن کا شمار نہیں تو وہ مطلقاً تمام جہان سے افضل ہیں ذات میں بھی صفات میں بھی، اور **عقل وعلم وعمل میں بلا خلاف** تمام جہان سے **کامل تر** ہیں اور اُن پر انبیاء کو ختم فرما دیا پس نہ اُن کے بعد کوئی رسول ہے نہ نبی، اور اُن کی شریعت کو ابدی کیا تو قیامِ قیامت تک منسوخ نہ ہوگی اور اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا، اور اُن کی ستھری پاکیزہ آل اور اُن کے اصحاب پر کہ مدد الٰہی نے دشمنوں پر

عدو هم حتى اصبحوا ظاهرين ؛
اما بعد فيقول المحتاج الى عفو ربه
المنجي ؛ السيد **احمد** ابن السيد اسمعيل
الحسيني البرزنجي ، مفتي السادة الشافعية،
في مدينة خير البرية ، عليه افضل الصلاة
والتحية ، اني قد وقفت ايها العلامة
النحرير ، والعلم الشهير ، ذو التحقيق
والتحرير ، والتدقيق والتحبير ، عالم اهل
السنة والجماعة ، جناب الشيخ **احمد رضا**
خان البريلوي ادام الله توفيقه وارتفاعه،
على خلاصة من كتابك المسمى بالمعتمد المستند،
فوجدتها على اكمل الدرجات من حيث
الاتقان والمنتقد ، وقد ازلت بها الاذى عن
طريق المسلمين ، ونصحت فيها لله ورسوله
ولائمة الدين ، واثبت فيها براهين الحق
الصحيحة ، وامتثلت فيها قوله صلى الله
تعالى عليه وسلم الدين النصيحة ،
فهي وان كانت غنية عن الاطراء
والتبجيل ، والثناء الجميل ، لكني احببت
ان اجاريها في رهانها ، واجلو
عن بعض الوجوه في مضمار

جن کی تائید فرمائی یہاں تک کہ وہی غالب
ہوئے۔ حمد وصلاۃ کے بعد کہتا ہے وہ جو اپنے
رب نجات دہندہ کے عفو کی طرف محتاج ہے
سید احمد بن سید اسماعیل حسینی برزنجی کہ سرورِ عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ میں شافعیہ کا
مفتی ہے اے علامہ کمال ماہر مشہور و مشتہر
صاحبِ تحقیق و تنقیح و تدقیق و تزیین عالمِ اہلِ سنت و
جماعت جناب حضرت **احمد رضا خاں** بریلوی
اللہ تعالیٰ اُس کی توفیق اور بلندی ہمیشہ رکھے۔
میں آپ کی کتاب المعتمد المستند کے خلاصہ پر
واقف ہوا تو میں نے اُسے مضبوطی اور پرکھ کے
اعلیٰ درجے پر پایا۔ اُس کے سبب آپ نے
مسلمانوں کی راہ سے ہر تکلیف دہ چیز ہٹادی
اور اس میں آپ نے اللہ اور رسول اور ائمۂ دین
کی خیرخواہی کی اور آپ نے اُس میں حق کی ٹھیک
دلیلوں سے ثبوت دیا اور اُس میں آپ نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد
کی تعمیل کی کہ دین خیرخواہی ہے تو آپ کی تحریر
اگرچہ مداحی اور تعظیم اور اچھی تعریف سے بے نیاز ہے
مگر مجھے پسند آیا کہ اُس کی جولان گاہ میں بھی اس کا
ساتھ دوں اور اُس کے بیانِ روشن کے میدان میں

تبيانها ، لكي اشارك صاحبها فيما
استوجبه من الحظ الجميل ، والاجر
المدخر عند الله والثواب الجزيل
فاقول اما ما ذكر عن غلام احمد القادياني
من دعواه مماثلة المسيح ودعواه
الوحي اليه والنبوة وتفضيله على كثير
من الانبياء وغير ذلك من الاباطيل
التي تمجها الاسماع ، وينفر عنها
مستقيم الطباع ، فهو في ذلك
اخو مسيلمة الكذاب ، واحد
الدجالين بلا ارتياب ، لا يقبل
الله منه علما ولا عملا ولا قولا ؛
ولا صرفا ولا عدلا ، لانه قد
مرق عن دين الاسلام مروق
السهم عن الرمية ، وكفر
بالله ورسوله وآياته
الجلية ، فيجب على كل
مؤمن يخشى الله وعذابه ، و
يرجو رحمته وثوابه ، ان
يتجنبه واحزابه ، وان يفر
منه فراره من الاسد والمجذوم ؛

بعض اور وجوہ ظاہر کروں تاکہ میں مصنف رسالہ کا
شریک ہو جاؤں اُس اچھے حصّہ میں جو اس نے
اپنے لیے واجب کرلیا اور اُس اجر اور عمدہ ثواب
میں جو اللہ عزّوجل کے پاس ذخیرہ ہے۔ تو میں
کہتا ہوں وہ جو غلام احمد قادیانی کے اقوال
ذکر کیے کہ مثیل مسیح ہونے اور اپنی طرف
وحی آنے اور نبی ہونے اور بہتیرے انبیاء سے
اپنے افضل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور
اس کے سوا اور باطل باتیں جنہیں سُنتے ہی کان
پھینک دیں اور راستی والی طبیعتیں اُن سے
نفرت کریں تو وہ ان باتوں میں مسیلمہ کذاب کا
بھائی ہے اور بلا شُبہہ دجالوں میں کا ایک ہے
اللہ تعالیٰ نہ اس کا علم قبول کرے نہ عمل نہ کوئی قول
نہ فرض نہ نفل۔ اس لیے کہ وہ دینِ اسلام سے
نکل گیا جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے۔ وہ
اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی روشن
آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔ تو واجب ہے ہر مسلمان پر
جو اللہ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور
اس کی رحمت اور ثواب کا امیدوار ہو کہ اُس سے
اور اُس کے گروہ سے پرہیز کرے اور اُس سے
ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے

لان قربه داء سار وبلاء جار وشوم؛ وكل من رضي بشيء من مقالاته الباطلة او استحسنه او اتبعه عليها فهو كافر في ضلال مبين، اولئك حزب الشيطن الا ان حزب الشيطن هم الخسرون، لانه قد علم بالضرورة من الدين؛ ووقع الاجماع من اول الامة الى اٰخرها بين المسلمين؛ على ان نبينا محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم خاتم النبيين واٰخرهم لا يجوز في زمانه ولا بعده نبوة جديدة لاحد من البشر؛ وان من ادعى ذلك فقد كفر؛ واما الفرقة المسماة بالاميرية والفرقة المسماة بالنذيرية والفرقة المسماة بالقاسمية وقولهم لو فرض في زمنه صلى الله تعالى عليه وسلم بل لو حدث بعده نبي جديد لم يخل ذلك بخاتميته الخ فهو قول صريح في تجويز نبوة جديدة لاحد بعده و

اس واسطے کہ اُس کے پاس پھٹکنا سرایت کر جانے والا مرض اور چلتی ہوئی بلا و نحوست ہے اور جو کوئی اُس کی باطل باتوں میں سے کسی بات پر راضی ہو یا اُسے اچھا جانے یا اُس میں اُس کی پیروی کرے تو وہ بھی کافر کھلی گمراہی میں ہے۔ یہی لوگ شیطان کے گروہ ہیں شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ اس لیے کہ دین سے بالضرورۃ متیقن ہے اور تمام اُمتِ اسلام کا اوّل سے آخر تک اجماع ہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب انبیاء کے خاتم اور سب پیغمبروں سے پچھلے ہیں نہ اُن کے زمانہ میں کسی شخص کے لیے نئی نبوت ممکن نہ اُن کے بعد۔ اور جو اس کا ادّعا کرے وہ بے شبہہ کافر ہے۔ اور رہے امیر احمد اور نذیر حسین اور قاسم نانوتوی کے فرقے اور اُن کا کہنا کہ "اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی نبی فرض کیا جائے بلکہ اگر حضور کے بعد کوئی نبی پیدا ہو تو اُس سے خاتمیتِ محمدیہ میں کوئی فرق نہ آئے گا" الخ تو اس قول سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوتِ جدیدہ ملنی جائز مان رہے ہیں اور

لا شك ان من جوز ذلك فهو كافر باجماع علماء المسلمين؛ وهم عند الله من الخٰسرين وعليهم وعلى من رضي بمقالتهم تلك ان لم يتوبوا غضب الله ولعنته الى يوم الدين؛ واما الفرقة الوهابية الكذابية اتباع رشيد احمد الكنكوهي القائل بعدم تكفير من يقول بوقوع الكذب من الله بالفعل تعالى الله عما يقولون علوا كبيرا فلا شك ايضاً ان من يقول بوقوع الكذب من الله تعالى كافر معلوم كفره من الدين بالضرورة ومن لا يكفره فهو شريكه في الكفر لان القول بوقوع الكذب من الله تعالى يؤدي الى ابطال جميع الشرائع المنزلة على نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى من قبله من الانبياء والمرسلين لان القول بذلك مستلزم لعدم الوثوق بشيء من الاخبار التي اشتملت عليها كتب الله المنزلة فلا يتصور مع ذلك ايمان وتصديق جازم بشيء منها مع ان شرط الايمان وصحته التصديق الجازم

کچھ شک نہیں کہ جو اسے جائز مانے وہ باجماعِ علمائے اُمّت کافر ہے اور اللہ کے نزدیک زیاں کار۔ اور ان لوگوں پر اور جو ان کی اس بات پر راضی ہو اُس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے قیامت تک، اگر تائب نہ ہوں۔ اور وہ جو طائفۂ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کا پیرو ہے جس کا قول ہے کہ "اللہ تعالیٰ سے وقوعِ کذب بالفعل ماننے والے کو کافر نہ کہنا چاہیے"۔ اللہ نہایت بلند ہے اُن کی باتوں سے۔ تو کوئی شبہہ نہیں کہ جو باری تعالیٰ سے وقوعِ کذب بالفعل مانے کافر ہے اور اُس کا کفر دین کی اُن بدیہی باتوں سے ہے جو خاص و عام کسی پر مخفی نہیں اور جو اُسے کافر نہ کہے وہ کفر میں اُس کا شریک ہے کہ اللہ عزّ و جلّ سے وقوعِ کذب ماننا اُن سب شریعتوں کے ابطال کا باعث ہوگا جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن سے اگلے انبیاء و مرسلین پر اتاری گئیں کہ اس سے لازم آئے گا کہ دین کی کسی خبر پر اعتبار نہ کیا جائے جن پر اللہ کی اتاری ہوئی کتابیں مشتمل ہیں اور اس حالت میں نہ ایمان معقول نہ اُن میں کسی کی یقینی تصدیق متصور حالانکہ ایمان اور صحتِ ایمان کی شرط یہی ہے کہ پورے یقین کے

بجمیع ذلک قال الله تعالی قُوْلُوْا اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ
اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ
وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِیَ
مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَاۤ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ
مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۞ فَاِنْ
اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ
اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا
هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ
اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۞
ولان الرسل کلهم
اجمعین قد اتفقوا علی
صدقه سبحنه وتعالی
فی جمیع کلامه
فحینئذ یکون القول
بوقوع الکذب من الله
تعالی تکذیبا لجمیع الرسل
ولا شك فی کفر من
یکذبهم ولا یلزم فی ذلك دور
بین تصدیق الرسل لله

ساتھ اُن سب خبروں کی تصدیق کی جائے۔
اللہ عزوجل اپنے بندوں سے فرماتا ہے یوں
کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس پر جو ہماری
طرف اتارا گیا اور جو اُتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و
اسحٰق و یعقوب اور بنی اسرائیل کی شاخوں کی طرف
اور اُس پر جو کچھ عطا کیے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور
جو کچھ اور نبی اپنے رب کے پاس سے دیے گئے
ہم اُن میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور
ہم اُس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں تو یہ
یہود و نصاریٰ وغیرہم تمہارے مخالفین اگر اسی
طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے جب تو
راہ پا گئے اور اگر مُنھ پھیریں تو وہ بڑے جھگڑاوے میں
تو اے نبی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اُن کے
شر سے کفایت کرے گا۔ اور وہی ہے سُننے
اور جاننے والا۔ اور اس لیے کہ تمام انبیائے کرام
علیہم الصلاۃ والسلام کا اتفاق ہے کہ اللہ سبحنہ وتعالیٰ
اپنے جمیع کلام میں سچا ہے تو حق سبحنہ وتعالیٰ سے
وقوع کذب ماننا اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کی
تکذیب ہوگا اور انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے
جھٹلانے والے کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اور
اس میں اس بنا پر کہ رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی

تعالی وتصدیق الله للرسل
بالمعجزات لان التصدیق بالمعجزات
تصدیق بالفعل وتصدیق الرسل لله
تعالی تصدیق بالقول فانفکت الجهتان
کما وضحه صاحب المواقف واما
استناد هذه الفرقة الضالة فی
تجویز الکذب علی الله سبحنه
وتعالی عما یقولون علوا
کبیرا الی تجویز بعض
الائمة الخلف فی
وعید الله للعصاة فهو
استناد باطل لان کل
اٰیة ونص شرعی مشتمل
علی وعید لبعض العصاة
اذا کان ذلك الوعید فی
تلك الاٰیة او النص مطلقا
فهو مقید بمشیة الله تعالی
بلا ریب لقوله تعالی اِنَّ اللّٰهَ
لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ اما بالنظر
الی کلامه النفسی الازلی فلانه

تصدیق کی اور اللہ عزوجل نے معجزات عطا فرما کر
اُن کی تصدیق فرمائی، کسی شَے کا اپنے نفس پر
موقوف ہونا لازم نہ آئے گا اس لیے کہ اللہ عزوجل
نے جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی تصدیق
معجزات سے فرمائی وہ ایک فعل کے ساتھ تصدیق ہے
(کہ اظہار معجزہ فعل الٰہی ہے) اور رسولوں کا اللہ
عزوجل کی تصدیق کرنا قول سے ہے تو جہتیں
جُدا ہو گئیں جیسا کہ صاحب مواقف نے اس کی
توضیح کی۔ اور وہ جو اس گمراہ فرقے نے
مسئلہ امکانِ کذب میں جس سے اللہ پاک و
برتر اور بہت بلند ہے، اس کی سند لی ہے کہ
بعض ائمہ جائز رکھتے ہیں کہ گنہگار کو بخش دے
اور عذاب نہ کرے، اُن کی یہ سند باطل ہے
اس لیے کہ ہر آیت یا نص شرعی کہ بعض گنہگاروں کے
لیے کسی وعید پر مشتمل ہو اگر وہ وعید اُس آیت
یا نص میں بظاہر مطلق بھی چھوڑی گئی ہو تو بلا شبہہ
وہ حقیقۃً مشیتِ الٰہی کے ساتھ مقید ہے کہ
اللہ عزوجل خود فرماتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ کفر کو
نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے
چاہے گا بخش دے گا۔ اگر اللہ عزوجل کے
کلام نفسی قدیم کی طرف دیکھو تو وہاں تو اس

صفة واحدة فالقيد والمقيد فيها مجتمعان
ازلا وابدا لا يفترقان واما بالنظر للوحى
المنزل فالاطلاق والقيد يفترقان بحسب
تعدد الأيات وافتراقها وكل مطلق فيها
محمول على المقيد منها كما هى القاعدة الاصولية
فكيف يتصور مع هذا الزوم القول بالكذب
على الله جلّ شانه عند من يقول بجواز
خُلف الوعيد والله المستعان على ما يصفون
واما قول رشيد احمد الكنكوهى المذكور
فى كتابه الذى سماه بالبراهين القاطعة
ان هذه السعة فى العلم ثبتت
للشيطان وملك الموت بالنص واى نص
قطعى فى سعة علم رسول الله صلّى الله
تعالى عليه وسلم حتى ترد به النصوص
جميعا ويثبت شرك الخ فهو كفر
من وجهين الوجه الاول انه
صريح فى ان ابليس واسع
العلم دونه صلّى الله
تعالى عليه وسلم
وهذا استخفاف صريح
به صلّى الله تعالى عليه

مطلق کا مقید ہونا یوں ظاہر ہے کہ وہ ایک
صفت بسیط ہے تو اُس میں قید و مقید
ازل تا ابد ہمیشہ مجتمع ہیں جن میں کبھی جدائی نہیں
اور اگر اُس اُتاری ہوئی وحی کی طرف نظر کرو تو
اُس میں از آنجا کہ آیات متعدد و جُدا جُدا ہیں
قید و اطلاق الگ الگ ہوں گے مگر اُن میں جو
مطلق ہے مقید پر محمول ہے جیسا کہ اصول کا
قاعدہ ہے۔ ان وجوہ کے ہوتے ہوئے
کس طرح متصور ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل کے
کذب کا قول خلفِ وعید جائز ماننے والوں پر
لازم آئے۔ اور اللہ عزوجل سے مدد مطلوب ہے
اِن لوگوں کی باتوں پر۔ اور وہ جو رشید احمد
گنگوہی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں لکھا ہے
کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے
ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے
کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک
ثابت کرتا ہے۔ تو رشید احمد مذکور کا یہ کہنا
دو وجہ سے کفر ہے، ایک یہ کہ اس میں اس کی
تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نہ کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ اور یہ صاف صاف
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان

وسلم والوجه الثانى انه جعل اثبات
سعة العلم لرسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم شركا وقد نص ائمة
المذاهب الاربعة على ان من استخف
برسول الله كافر وان من جعل ما هو
من الايمان شركا وكفرا كافر واما
قول اشرفعلى التانوى ان صح الحكم
على ذات النبى المقدسة بعلم
المغيبات كما يقول به زيد
فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهذا
ابعض الغيوب ام كلها فان اراد
البعض فاى خصوصية فيه لحضرة
الرسالة فان مثل هذا العلم حاصل
لزيد وعمرو بل لكل صبى ومجنون
بل لجميع الحيوانات والبهائم الخ
فحكمه ايضا انه كفر صريح بالاجماع
لانه اشد استخفافا برسول الله صلى
الله تعالى عليه وسلم من مقالة رشيد احمد
السابقة فيكون كفرا بطريق الاولى وموجبا
لغضب الله ولعنته الى يوم الدين
فهم يجدون بقوله تعالى قُل

گھٹانا ہے۔ دوسرے یہ کہ اُس نے حضور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی
وسعت ماننے کو شرک ٹھہرایا۔ اور چاروں مذہب
کے اماموں نے تصریحات فرمائی ہیں کہ نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس
گھٹانے والا کافر ہے اور یہ کہ جو کوئی ایمان کی
کسی بات کو شرک وکفر ٹھہرائے وہ کافر ہے
اور وہ جو اشرفعلی تھانوی نے کہا کہ آپ کی
ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ
زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس
غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض
علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا
تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ
ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے
حاصل ہے تو اُس کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ
کھلا ہوا کفر ہے بالاتفاق۔ اس لیے کہ
اس میں رشید احمد کے اُس قول سے بھی زیادہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان ہے
تو بدرجۂ اولیٰ کفر ہوگا اور قیامت تک اللہ تعالیٰ
کے غضب اور لعنت کا موجب۔ تو یہ **لوگ**
اس آیۂ کریمہ کے سزاوار ہیں کہ اے نبی!

أَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ[1] هٰذا حكم هؤلاء الفرق والاشخاص ان ثبتت عنهم

هٰذه المقالات الشنيعة

فنسأل الله الحنان المنان، ان يثبتنا على الايمان، والتمسك بسنة سيد ولد عدنان، وان يحفظنا من نزغات الشيطان، ووساوس النفوس واوهامها الباطلة مدى الازمان، وان يجعل ماوىنا فى فسيح الجنان، وصلى الله تعالى وسلم وبارك على سيدنا محمد سيد الانس والجان، والحمد لله رب العلمين، امر بكتابته المحتاج الى عفو ربه المنجي، السيد احمد ابن السيد اسمعيل الحسيني البرزنجي، مفتي السادة الشافعية، بمدينة خير البرية، عليه افضل الصلاة والتحية،

ان سے فرمادے کیا اللہ اور اُس کی آیتوں اور اُس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد۔ یہ حکم ہے اِن فرقوں اور اِن شخصوں کا اگر اُن سے یہ **شنیع باتیں** ثابت ہوں تو اللہ بڑے رحم والے بڑے احسان والے سے ہم سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کا دامن ہمارے ہاتھ سے کبھی نہ چھڑائے اور شیطان کے جھٹکوں اور نفس کے وسوسوں اور اُس کے باطل وہموں سے ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھے اور ہمارا ٹھکانا وسیع جنت میں کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردار انس وجان پر درود بھیجے۔ اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا اُس نے جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کا محتاج ہے سید احمد ابن سید اسمعیل حسینی برزنجی جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ شریف میں شافعیہ کا مفتی ہے

[1] پ ۱۰ ع ۱۴ التوبة

(۳۲) **صورة مارقمه الفاضل الشهير، من هو فى بلاد الفهم كامير، وسلطان العلم مثل وزير، مولانا الشيخ محمد العزيز الوزير، المالكي المغربي الاندلسي، المدني التونسي، حفظه الله تعالى عن كل ما يسيئ؛**

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المنعوت بصفات الكمال، الواجب تقديسه وتنزيهه عما لا يليق فى الاعتقاد والمقال، والصلاة والسلام على نبيه ومصطفاه، وحبيبه وخيرته من خلقه ومجتباه، المبرء من كل ما يشين، المستوجب من تنقصه كل هوان ثم عذاب مهين، وعلى اٰله وصحبه هداة الانام، الناقلين من دينه القويم ما تندفع به النزغات وترهات الاوهام، وكل ذلك

(۳۳) **تقریظ فاضلِ نامور جو کشور فہم میں مثل حاکم ہیں اور سلطانِ علم کے لیے بجائے وزیر مولانا حضرت محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر بدی سے محفوظ رکھے۔**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اُس خدا کو جو صفات کمال کے ساتھ موصوف ہے۔ دل کے اعتقاد اور زبان کے قول میں ہر ناسزا بات سے اُس کی شان کو منزہ جاننا اور پاکی بولنا فرض ہے۔ اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اپنے نبی اور اپنے چنے ہوئے اور اپنے پیارے اور تمام مخلوق میں سے اپنے پسندیدہ اور اپنے برگزیدہ پر جو ہر عیب سے منزہ ہیں۔ جو اُن کی تنقیص شان کرے دنیا میں ہر خواری اور آخرت میں ذلت دینے والے عذاب کا مستحق ہے۔ اور اُن کے آل و اصحاب رہنمایانِ خلق پر کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دینِ صحیح سے اُن باتوں کی روایت کرنے والے ہیں جن سے شیطانی جھگڑے اور وہموں کی بناوٹیں دفع ہوجائیں۔ یہ سب

ع القاضی [illegible] قاعدة [illegible] ۵۱۲

من معجزاته على ممر الدهور والاعوام ، اما بعد فقد طالعت ما حرر في هاته الرسالة السنية ، من فضائح هاته الفرق وضلالاتهم الابليسية ، وقضيت من ذلك العجب ، كيف زخرف لهم الشيطان ما اراد وبلغ منهم الارب ، واختلق لهم انواعا من الكفر فهم فيها يعمهون ، وتفننوا في سلوكها فهم من كل حدب ينسلون ، حتى اعتدوا على جانب الرب الكريم وسلكوا مسلكا خبيثا ، ومن اصدق من الله حديثا ، وتجرءوا على خاتم رسله المنتخب من صميم الصميم ، المنزل عليه وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ، وما سطر بعدها من الفتاوى والاجوبة المرضية المجتثة لتلك الاباطيل من اصلها ، الطاعنة بسنان الحق وبرماح الفصل

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزوں سے ہیں کہ زمانوں اور برسوں کے گزرنے تک رہیں گے۔ حمد وصلاۃ کے بعد جو کچھ اس رسالۂ پُرنور میں اُن فرقوں کی رسوائیاں اور اُن کی شیطانی گمراہیاں لکھی ہیں میں نے دیکھیں۔ مجھے اس سے سخت ہی اچنبا ہوا کہ شیطان نے اپنی خواہشوں کو اُن کے سامنے کیسا کچھ آراستہ کیا اور اُن میں اپنی مراد کو پہنچ گیا اور طرح طرح کے کفر اُن کے لیے گڑھے تو وہ اُن میں اندھے ہو رہے ہیں اور وہ اُن کفروں کی راہ میں قسم قسم کے ہوگئے تو وہ ہر اونچی طرف سے ڈھال کی طرف ڈھلک رہے ہیں یہاں تک کہ خود ربِّ کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے۔ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے۔ اور اُن پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم اور خالص در خالص سے چُنے ہوئے ہیں جن پر یہ خطاب اترا کہ بیشک تم عظیم خُلق پر ہو۔ نیز میں نے وہ فتاوی اور پسندیدہ جواب دیکھے جو اُس رسالہ کے اخیر میں لکھے گئے جنہوں نے اُن باطل اقوال کو جڑ سے اُکھیڑ کر پھینک دیا اور حق کے بھالے اور ٹھیک فیصلے کے نیزے

في اعناقها ونحورها ، فذهبت هباء منثورا لا يذكر ، واني لظلام الديجور بقاء مع الصبح المنير الابهر ، سيما ما نقحه وهذبه صاحب الراية العلمية ، حامل لواء مذهب ابن ادريس بالديار الطيبة الزكية ، مفتي الانام ، قدوة العلماء الاعلام ، الاتي من البراعة والبلاغة في كل منزع لطيف ، شيخنا واستاذنا سيدي احمد البرزنجي الشريف ، جزى الله جميعهم خير الجزاء ، ومنحهم بره الجزيل الاوفى ، فلم يبق لمثلي مقال ، واني لا اذكر مع الرجال ، وهل يذكر مع الصقر الفراش ، او يقاس مرأى الفرس بنظر الخفاش ، لكن خشيت من عدم الاجابة لهذا الشان ، وان كنت بعيد الشأو عن فرسان هذا الميدان ، ورجوت ان تنالني مع هؤلاء الفحول بهم صُبابة ، وافوز بالقدح المعلى في زمرة تلك العصابة ، وانتظم في سلك من انتضى سيفه نصرة للدين ، والله يهدى

ہ لہ القدح المعلّی : القدح الاوفی ۱۳۲۰ھ

اُن باطل باتوں کی گردنوں اور سینوں پر مارے کہ وہ تباہ وبرباد گئیں جن کا نام نشان نہ رہا۔ اور اندھیری رات کی تاریکی صبحِ روشن درخشندہ کے سامنے کہاں ٹھہر سکتی ہے خصوصًا وہ تحریر جسے مہذب ومنقح کیا علم کے نشان بردار پاکیزہ ستھرے شہروں میں مذہب امام شافعی کے علم بردار مفتی جہاں پیشوائے علمائے مشاہیر نے جو متحیر کر دینے والے کمال اور رسائی کلام میں ہر پاکیزہ مقصد کو پہنچے ہمارے شیخ اور استاذ سیّد احمد برزنجی شریف۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے اور انہیں اپنا احسانِ کثیر نہایت کامل بخشے۔ تو اب مجھ جیسے کے لیے کیا کہنے کو رہ گیا ہے کہ مردانِ میدان میں میرا شمار نہیں اور کیا باز کے ساتھ پتنگا ذکر کیا جائے گا یا گھوڑے کی صورت چمگادڑ کی نظر سے قیاس کی جائے گی۔ مگر مجھے اس معاملہ میں جواب نہ دینے سے خوف آیا اگرچہ میں اس میدان کے سواروں کی تیزگامی سے دور ہوں اور میں نے امید کی کہ ان مردانِ میدان کے ساتھ مجھے بھی بچا ہوا پانی پہنچے اور اس جماعت کے گروہ میں سبقت کا بڑا حصہ پاؤں اور اُن لوگوں کی لڑی میں گندھوں جنہوں نے دین کی مدد کو اپنی تلوار کھینچی۔ اور اللہ حق کی راہ

للحق وبه استعين ، فاقول مُقتفيا سبيل شيخنا المذكور ، ضاعف الله للجميع الاجور ، فيما نقّحه من التحرير و التاصيل ، وهذّبه من التفريع و التفصيل ، إن انطباق الكليات على الجزئيات وادخال هٰؤلاء الفرق تحت قواعد الشريعة المطهرة وتنزيلَ الاحكام بمقتضاها قد حرّره سادتنا بالاجوبة المذكورة بما لامزيد عليه ولا ارتياب ولا شك فيه وانما القصد جَلْبُ بعض نصوص توجب الاعتضاد ، وتُحكِم أساس البُنيان والله ولى الارشاد ، قال عياض من ادعى الوحي اليه اوالنبوة وما اشبه ذٰلك فهو كافر حلال الدم[له] قال ابن القاسم فيمن تنبأ و

فتاویٰ رضویہ (جدید) ج۱۵ - ص ... ۲۲۰ : الشفاء ... فصل فی ... الشیخ من موضع الامر ...

دکھاتا ہے اور میں اسی سے مدد چاہتا ہوں تو اپنے استاذ مذکور کی پیروی راہ کرتا ہوا کہتا ہوں اللہ تعالیٰ اُن سب کے اجر دو چند کرے اُس تنقیح میں جو انھوں نے تخلیص مطلب و تقریر اصول میں کی اور نتائج اور مفصل بیان کرنے کو آراستگی دی یہ کہ کلیات کا جزئیات پر منطبق کرنا اور ان فرقوں کا قواعدِ شرعیہ کے نیچے لانا اور احکام کا اُن کے محلِ اقتضا پر نازل کرنا یہ سب کام تو ہمارے سرداروں نے ان جوابوں میں کر دکھائے ایسے کہ نہ اُن پر افزونی کی جگہ ہے نہ اُس میں شک و شبہ کو راہ ہے اور میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ بعض نصوص لے آؤں جن سے تائید ہو اور عمارت کی نیو مضبوط کر دیں۔ اور اللہ ہدایت کا مالک ہے۔ امام قاضی عیاض نے فرمایا جو اپنی طرف وحی آنے یا نبوت یا اس کے مثل کسی بات کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اُس کا خون حلال[له]۔ امام ابن القاسم نے فرمایا۔ جو نبی بنے اور

له قد تقدم مرارا ان الائمة ذكروا هذه الاحكام لسلطان الاسلام ايد الله نصره فان قتل احد او اجراء الحد عليه انما هو له واليه وعلى العلماء اظهار مكائدهم وابطال عقائدهم ورد مفاسدهم وعلى العوام الفرار منهم و الاحتراز عن مخالطتهم وسماع مغالطتهم والله الموفق اه مصححه ترجمہ بارہا گزر چکا کہ ائمہ نے یہ احکام سلطانِ اسلام کے لیے ذکر فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت دے اس لیے کہ کسی کو قتل کرنا یا اس پر حد جاری کرنا خاص بادشاہ ہی کے لیے ہے اور اُسی کو اس کا اختیار ہے۔ علماء پر یہ لازم ہے کہ اُن کے مکر کھولیں ان کے عقائد کا رد کریں ان کے فسادوں کو دور فرمائیں اور عوام پر یہ لازم ہے کہ ان سے بھاگیں ان سے میل جول نہ کریں ان کی دھوکے والی باتیں نہ سنیں اور اللہ توفیق دینے والا ہے ۱۲ مصحح

زعم انه يوحىٰ اليه انه كالمرتد دعا الىٰ ذٰلك سرا او جهرا واستظهر ابن رشيد وارتضاه ابو المودة خليل فى توضيحه انه يُقتَل دون استتابة حيث استرلاما اذا جهر وقال فى المختصر عطفا علىٰ ما يوجب الردة او اعلن بتكذيبه او تنبأ الا ان يُسِرّ على الاظهر وحكم من سب عياذا بالله الجنابَ النبوى الرفيع اوعابه اوالحق به نقصا فى نفسه اونسبه اودينه اوشبّهه على طريق السب والازراء عليه والتصغير لشانه والعيب له فهو ساب له حكمه القتل قال ابوبكر بن المنذر اجمع عوام اهل العلم علىٰ ان

کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مرتد کی طرح ہے خواہ اپنی طرف لوگوں کو پوشیدہ دعوت کرے یا علانیہ۔ اور ابن رشید نے اسے ظاہر بتایا۔ اور ابوالمودہ خلیل نے کتاب التوضیح میں اسے پسند کیا کہ سُلطانِ اسلام ایسے شخص کو بے توبہ لیے قتل کردے جب کہ یہ دعویٰ پوشیدہ کرتا ہو نہ جب کہ اعلان کرے اور مختصر میں اُن چیزوں کے بیان میں جو آدمی کو مرتد کر دیتی ہیں اسے بھی گنا کہ علانیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرے یا نبی بنے مگر اُس حالت میں کہ اعلان نہ کرتا ہو اُس قول پر جو زیادہ ظاہر ہے۔ اور جو شخص معاذ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ رفیع میں بدگوئی کرے یا عیب لگائے یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کسی نقص کی نسبت کرے حضور کی ذات خواہ نسب خواہ دین میں، یا حضور کو بُرا کہنے اور تنقیص شان کرنے اور شانِ اقدس کو چھوٹا بتانے اور عیب لگانے کے طور پر کوئی تشبیہ دے تو وہ بھی حضور کو گالی دینے والا ہے ان سب کا حکم یہ ہے کہ سلطانِ اسلام اُنہیں قتل کرے۔ ابوبکر بن المنذر نے کہا کہ عام علماء کا اجماع ہے

حکم الساب لمن ذکر یقتل[1] وممن قال بذلک مالک واللیث واحمد واسحٰق وھو مذھب الشافعی وقال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان الشاتم المتنقص لمن ذکر کافر والوعید جار علیه بعذاب الله وحکمه عند الامة القتل[1] ومن شک فی کفرہ وعذابه کفر والنصوص عن مالک من روایة ابن القاسم وابی مصعب وابن ابی اویس ومطرف وغیرھم مشحونة بھا امھات کتب المذھب ککتاب ابن سحنون والمبسوط والعتبیة وکتاب محمد بن المواز وغیرھا بان حکم من شتم او عاب او تنقص القتل[1] مسلما کان او کافرا ولا یستتاب ونص عیاض ان مما یلحق فی الحکم بمن ذکر ان

جو کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیصِ شان کرے اُسے سزائے موت دی جائے گی اور امام مالک اور لیث اور احمد اور اسحٰق اسی قول کے قائلوں سے ہیں۔ اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے اور امام محمد ابن سحنون نے فرمایا کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کو بُرا کہے یا اُن کی شان گھٹائے وہ کافر ہے اور اُس پر عذابِ الٰہی کی وعید نافذ ہے اور تمام امت کے نزدیک اس کا حکم سزائے موت[1] ہے **اور جو اس کے کافر اور معذب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔** اور امام مالک کے نصوص جو ان سے ابن القاسم اور ابو مصعب اور ابن ابی اویس اور مطرف وغیرہم نے روایت کیے اُن سے عمدہ ترین کتبِ مذہب مثل کتاب ابن سحنون اور مبسوط اور عتبیہ اور کتاب محمد ابن المواز وغیرہا بھری ہوئی ہیں کہ جو بُرا کہے یا عیب لگائے یا حضور کی تنقیصِ شان کرے اُس کا حکم یہی ہے کہ سلطانِ اسلام[1] اُسے قتل کردے گا اور اُس سے توبہ نہ لے گا چاہے مسلمان ہو یا کافر۔ امام قاضی عیاض نے نص فرمایا کہ انہیں مذکورین کے حکم میں یہی داخل ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ

ینفی ما یجب له مما ھو فی حقه نقیصة مثل ان یغض من مرتبته او شرف نسبه او وفور علمه او زھده فحکم ھذا الوجه کالاول القتل[1] دون تلعثم ثم قال اعلم ان مشهور مذھب مالک فی الساب وقول السلف وجمهور العلماء قتله[1] حدا لا کفرا ان اظهر التوبة ولھذا لا تقبل توبته ولا تنفعه استقالته وفیئته کانت توبته قبل القدرة علیه او بعدھا قال القابسی یقتل[1] بالسب ان اظهر التوبة لانه حد ومثله لابن ابی زید وقال ابن سحنون لا تزیل توبته

علیہ وسلم کے لیے جو بات لازم ہے اُس کا انکار کرے جس میں اُن کا نقصِ شان ہو جیسے اُن کے مرتبہ یا شرفِ نسب یا وفورِ علم یا زہد میں سے کچھ گھٹائے تو اُس کا حکم بھی پہلی باتوں کی مثل ہے کہ سلطان اسلام ایسے کو فوراً بلا توقف قتل[1] کرے پھر فرمایا معلوم رہے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور مذہب تنقیصِ شانِ اقدس کرنے والے کے بارے میں اور وہی قول سلف اور جمہور علما کا ہے یہ ہے کہ اگر وہ توبہ ظاہر کرے اُس حال میں بھی اُس کا قتل[1] کیا جانا بربنائے سزا ہے نہ بربنائے کفر (کہ کفر تو توبہ سے زائل ہو گیا مگر جو جرم حق العباد سے متعلق ہے اُس کی سزا توبہ سے بھی زائل نہیں ہوتی) ولہٰذا اُس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی اور اُس کا معافی مانگنا اور رجوع کرنا اُسے نفع نہ دے گا۔ خواہ اُس پر قابو پانے کے بعد اُس نے توبہ کی یا قبل اس کے۔ قابسی نے کہا کہ تنقیصِ شان کرنے پر قتل[1] کیا جائے گا اگرچہ توبہ ظاہر کرے اس لیے کہ یہ تو سزا ہے۔ اور ایسا ہی امام ابن ابی زید کہا۔ امام ابن سحنون نے کہا اُس کی توبہ اس سے قتل کو دفع

---

[1] ھذا کلہ لسلطان الاسلام اید اللہ نصرہ کما تقدم مرارا ۱۲ ترجمہ یہ سب سلطانِ اسلام کے لیے ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد قوی کرے جیسا کہ بارہا گزرا ۱۲

عنه القتل واما ما بينه وبين الله فتوبته تنفعه وعلله عياض بانه حقٌّ للنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ولامته بسببه لا تُسقطه التوبة كسائر حقوق الآدميين وجمع ذلك العلامةُ خليل في قوله وان سب نبيا او ملكا او عرّض او لعن او عاب او قذف او استخف بحقه او الحق به نقصا او غضّ من مرتبته او وفور علمه او زهده او اضاف له ما لا يجوز عليه او نسب اليه ما لا يليق بمنصبه على طريق الذم قُتِلَ ولم يُستتب حدا قال شُرّاحه ان تاب او انكر والّا

نہ کرے گی۔ یہ حکام کے یہاں ہے۔ ہاں وہ معاملہ جو خاص اُس کے اور اللہ کے درمیان ہے اُس میں اُس کی توبہ نافع ہے۔ اور امام عیاض نے اُس کی دلیل یہ بیان فرمائی کہ یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا حق ہے اور اُن کے ذریعہ سے اُن کی امّت کا، تو توبہ اُسے ساقط نہ کرے گی جیسے بندوں کے اور حقوق۔ اور علامہ خلیل نے ان سب کو اپنے اس قول میں جمع کیا کہ اگر کسی نبی یا فرشتہ کو بُرا کہے یا پہلو بچا کر اُس پر طنز کرے یا لعنت کا لفظ منھ سے نکالے یا عیب لگائے یا زنا کی تہمت رکھے یا اُس کے حق کو ہلکا سمجھے یا کسی طرح کا نقصان نسبت کرے یا اُس کے مرتبہ یا وفورِ علم یا زہد میں سے کچھ گھٹائے یا اُس کی طرف وہ بات نسبت کرے جو اُس پر روا نہیں یا مذمّت کے طور پر کوئی بات اُس کی طرف نسبت کرے جو اُس کی شان کے لائق نہیں وہ براہ سزا قتل کیا جائے گا اور توبہ نہ لی جائے گی۔ شارحین نے کہا حاکم کا صرف بربنائے سزا اُسے قتل کرنا اُس حالت میں ہے کہ وہ توبہ کرے یا حاکم کے سامنے مکر جائے کہ میں نے ایسا کہا ہی نہیں ورنہ

قتل كفرا وقال عياض في عداد ما هو من المقالات كفر ان منها من جوّز على الانبياء الكذب فيما اتوا به ادعى في ذلك المصلحة بزعمه ام لا فهو كافر باجماع وكذلك من ادعى نبوة احد مع نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم او بعده او ادعى النبوة لنفسه او جوّز اكتسابها قال خليل او ادعى شركا مع نبوته عليه الصلاة والسلام او بعده او جوّز اكتسابها وكذلك من ادعى انه يوحىٰ اليه وان لم يدّع النبوة قال فهؤلاء كفار مكذبون للنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لانه اخبر انه خاتم النبيين وانه اُرسل كافة للناس واجمعت الامة على ان هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه المراد منه

بربنائے کُفر قتل کرے گا۔ اور امام قاضی عیاض نے کلماتِ کفر کے شمار میں فرمایا کہ وہ بھی کافر ہے جو اُمورِ شریعت میں انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام کا کذب جائز مانے چاہے اپنے زعم میں اُس میں کسی مصلحت کا ادّعا کرے یا نہیں تو وہ باجماعِ اُمّت کافر ہے۔ ایسے ہی جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا ادّعا کرے یا اپنی نبوت کا دعویٰ کرے یا کہے نبوت کسب سے مل سکتی ہے۔ علّامہ خلیل نے فرمایا جو حضور کی نبوت میں کسی کو شریک مانے یا حضور کے بعد کسی کو نبی جانے یا کہے نبوت کسی عمل سے حاصل ہو سکتی ہے اور ایسے ہی جو اپنی طرف وحی آنے کا دعویٰ کرے وہ بھی کافر ہے اگرچہ مدّعی نبوت نہ ہو۔ فرمایا کہ یہ سب کے سب کافر ہیں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تکذیب کرتے ہیں۔ اس لیے کہ حضور نے خبر دی ہے کہ وہ سب پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں اور یہ کہ وہ تمام جہان کے لیے بھیجے گئے۔ اور تمام امّت نے اجماع کیا کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے اور اس سے جو سمجھا جاتا ہے وہی مراد ہے

دون تاویل ولاتخصیص فلاشك
فی کفرھؤلاء الطوائف کلھا قطعاً
اجماعا وسمعا قال سیدی ابرھیم
اللقانی ؎

وخصّ خیر الخلق اَنْ قد تمّما
بہ الجمیع ربُنا وعمّما
بِعثتُہ فشرعہ لایُنسخ
بغیرہ حتی الزمان یُنسخ

وکذلك نقطع بتکفیر کل من قال قولا
یُتوصل بہ الی تضلیل الامۃ وابطال
الشریعۃ باَسْرھا وکذلك نقطع بتکفیر
مَنْ فضّل احدا علی الانبیآء قال مالك
فی کتاب ابن حبیب وابن
سُحْنُون وقال ابن القاسم وابن
الماجِشُون وابن عبد الحَکَم واَصْبغ
وسُحْنُون فیمن شتم احدا منھم
او انتقصہ قُتِلَ[1] ولم
یُستتب وقال عیاض

نہ اُس میں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔ تو ان سب
طائفوں کے کفر میں اصلاً شک نہیں یقین کی رُو سے اور
اجماع کی رُو سے اور قرآن وحدیث کی رُو سے۔ ہمارے
سردار ابراہیم لقانی نے فرمایا ؎

یہ فضل خاص سرورِ کونین کو دیا
حق نے کہ اُن کو خاتم جملہ رسل کیا
بعثت کو اُن کی عام کیا اُن کی شرع پاک
زائل نہ ہوگی دہر کو جب تک رہے بقا

اِسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُسے کافر کہنے پر جو ایسی بات کہے
جس سے ساری امت کو گمراہ ٹھہرانے یا تمام شریعت کو
باطل کرنے کی طرف راہ پیدا ہو۔ اِسی طرح ہم یقین کرتے ہیں
اُس کے کافر ہونے پر جو تمام جہان میں کسی کو انبیاء علیہم الصلاۃ
والسلام سے افضل بتائے۔ امام مالک نے بروایت
ابن حبیب وابن سحنون، اور ابن القاسم وابن الماجشون
وابن عبدالحکم واصبغ وسحنون نے اُس کے حق میں جو انبیاء
علیہم الصلاۃ والسلام میں سے کسی کو بُرا کہے یا اُن کی شان
گھٹائے حکم دیا کہ اُسے سزائے موت[1] دی جائے اور
اُس سے توبہ نہ لی جائے۔ اور امام قاضی عیاض نے

---

[1] ای قتلہ سلطان الاسلام اید اللہ نصرہٗ ولم یعرض علیہ التوبۃ وان تاب لم یمنع وامضی حکمہ فیہ لان قتلہ حدا والحد لایسقط بالتوبۃ والحدود لایتولاھا الا السلطان کما نصوا علیہ اھ ترجمہ یعنی سلطان اسلام نصرہ اللہ تعالیٰ اُسے قتل کرے اور اس سے توبہ کو نہ کہے اور وہ توبہ کرے تو نہ سنے اور اپنا حکم اس میں جاری کرے اس لیے کہ اس کا قتل تو بطور حد ہے اور حد توبہ سے ساقط نہیں ہوتی اور حد جاری کرنے کا اختیار صرف سلطان کو ہے جیسا کہ علماء نے تصریح فرمائی۔ ۱۲

بعد تحریر عقود الانبیآء فی التوحید
والایمان والوحی وعصمتھم فی
ذٰلك فاما ما عدا ذٰلك من عقود
قلوبھم فجماعھا اَنّھا مملوءۃ علما و
یقینا علی الجملۃ وانھا قد احتوت
علی المعرفۃ والعلم بامور الدین
والدنیا مالاشیٔ فوقہ وقال ایضا
ومن معجزاتہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ما اطّلع علیہ من
الغیب ومایکون وذٰلك بحر
لایُدرَك قَعْرہ ولایُنزَف
غَمْرہ من جملۃ معجزاتہ
المعلومۃ علی القطع الواصل
الینا خبرُھا علی التواتر وھٰذا
لاینافی الاٰیات الدالۃ
علیٰ انہ لایعلم الغیب
الا اللہ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ
فان المنفی عِلْمُہٗ من غیر
واسطۃ واَمّا اطّلاعہ علیہ
باعلام اللہ لہ فامر متحقق

اس مسئلہ کی تنقیح کے بعد کہ انبیاء علیہم الصلاۃ
والسلام کے اعتقادات توحید وایمان ووحی کے
بارے میں ہمیشہ پاک ومنزّہ ہوتے ہیں اور وہ
اس باب میں غلط وخطا سے معصوم ہیں یہ فرمایا کہ
اِن امور کے سوا اُن کے باقی عقائد کی مجموعی
حالت یہ ہے کہ وہ ہر بات میں علم ویقین سے
بھرے ہوئے ہیں اور یہ کہ وہ تمام امورِ دین و
دنیا کی معرفت وعلم پر ایسے حاوی ہیں جس سے
بڑھ کر متصور نہیں نیز فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے معجزات سے ہے حضور کا جاننا غیب کو
اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کو، اور یہ وہ سمندر ہے
جس کا گہراؤ معلوم نہیں ہو سکتا نہ اُس کا عظیم
پانی کھینچا جا سکے۔ اور یہ حضور کا غیب کو جاننا
حضور کے اُن معجزات سے ہے جو بالیقین
معلوم ہیں اور جن کی خبر بالتواتر ہم کو پہنچی ہے
اور یہ کچھ اُن آیتوں کے منافی نہیں جو بتاتی ہیں
کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اگر میں
غیب جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا۔ کہ ان
آیات میں نفی اِس کی ہے کہ حضور کا بغیر بتائے
غیب کو جاننا۔ رہا خدا کے بتائے سے حضور کا
غیب کو جاننا تو یہ امر تو یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ " وقال العَضُد فی عقائده ولا یجوز علی الله الجهل والکذب قال الدوانی والوجه فی دفع الاستناد الی جواز الخُلف فی الوعید اَنَّ اٰیاتِ الوعید مشروطة بشروط معلومة من الاٰیات الاُخر والاحادیث منها الاصرار وعدم التوبة وعدم العفو فیکون فی قوة الشرطیة فکأنه قیل العاصی اذا اصرّ ولم یتُب ولم یُعفَ عنه بالشفاعة وغیرها یکون مُعاقَبا فعدمُ عقابه لعدم تحقق واحد من تلك الشرائط لا یستلزم کذبا او یقال المراد انشاء الوعید والتهدید لا حقیقة الاخبار فلا کذب ونَقَل عِیاض عن ابن حبیب واَصبَغ

کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ قاضی عضد الدین نے کتاب عقائد میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کا جہل وکذب ممکن نہیں۔ علامہ دوانی نے اُس کی شرح میں کہا کہ خلف وعید جائز ہونے سے جو سند لے اُس کے دفع کی وجہ یہ ہے کہ وعید کی آیتیں اُن شرطوں سے مشروط ہیں جو اور آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوتی ہیں۔ از انجملہ یہ کہ عاصی اپنی معصیت پر جما رہے اور توبہ نہ کرے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے، ان شرطوں کے ساتھ وعید ہے۔ تو وعید کے جتنے احکام ہیں معنیً قضیۂ شرطیہ ہیں۔ گویا یوں فرمایا گیا کہ عاصی اگر اصرار کرے اور تائب نہ ہو اور شفاعت وغیرہ معافی کی وجوہ بھی نہ پائی جائیں اُس حالت میں اُس پر عذاب ہوگا۔ تو ان شروطِ عذاب میں سے کسی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے عذاب نہ ہو تو معاذ اللہ اس سے کذب لازم نہیں آتا۔ یا یہ کہا جائے کہ اُن آیات سے مراد وعید وتخویف کا انشا فرمانا ہے نہ حقیقۃً خبر دینا۔ تو کذب کا اصلاً دخل نہیں۔ امام قاضی عیاض نے ابن حبیب اور اصبغ

بن خلیل اثناء نازلة تتضمن الوقوعَ والعِیاذ بالله فی الجناب الالٰهی ما نصه اَیُشْتَم ربٌّ عبدناه ثم لا ننتصر له انا اذاً لعبیدُ سُوْءٍ وما نحن له بعابدین وذکر الانشریسی فی معیاره حکی ابن ابی زید ان الرشید سأل مالکا عن رجل شتم وذکر النبی صلّی الله تعالٰی علیه وسلّم وان فقهاء العراق اَفْتَوْه بجَلْده فغضِب مالك وقال یا امیر المؤمنین مابقاء الامة بعد نبیها من شتم الانبیاء قُتِل ومن شتم الصحابة ضُرِب والله یمُنّ بحسن الاتباع ویحفظُنا من الزیغ والزَّلل وسوء الابتداع ونرجو من فضل الله ووعده النجاة من الوعید

[illegible]

بن خلیل سے ایک واقعہ کے بارے میں جس میں کسی ناپاک نے تنقیصِ شانِ الٰہی کی تھی نقل کیا کہ انھوں نے فرمایا۔ کیا وہ رب جس کی ہم عبادت کرتے ہیں گالی دیا جائے اور ہم انتقام نہ لیں جب تو ہم بہت بُرے بندے ہیں اور اُس کے پُوجنے والے ہی نہ ہوئے۔ انشریسی نے اپنی کتاب معیار میں ذکر کیا کہ ابن ابی زید نے نقل فرمایا خلیفہ ہارون رشید نے امام مالک سے اُس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے بدگوئی کی اور اُس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لیا، اور یہ کہ فقیہانِ عراق نے اُسے کوڑے مارنے کا فتویٰ دیا ہے۔ امام مالک یہ سُن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا امیر المؤمنین جب نبی کی تنقیصِ شان کی جائے تو پھر اُمّت کی زندگی کیسی۔ جو انبیاء کو بُرا کہے وہ قتل کیا جائے اور جو صحابہ کو بُرا کہے اُس کے لیے کوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اچھی پیروی دے کر احسان فرمائے۔ اور ہمیں کجی اور لغزش اور بُری بدعتوں سے بچائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدوں سے ہم اُمید کرتے ہیں کہ جو وعیدیں اُس نے اپنے عدل سے

بعدلہ ؛ بجاہ المشفع یوم العرض والقیام ؛ خاتم الانبیاء والرسل علیہ وعلیھم افضل الصلاۃ والسلام ؛ وعلی اٰلہ وصحبہ الھادین المھدیین ؛ ومن اقتفی اٰثرھم الی یوم الدین ؛ رقمہ حلیف العجز والتقصیر ؛ المفتقر لعفو ربہ القدیر ؛ عبدہ محمد العزیز الوزیر ؛ الاندلسی اصلا والتونسی مولدا ومنشأ والمدنی قرارا ثم بفضل اللہ مدفنا تحریرا فی ۵ ثانی ربیعین سنۃ ١٣٢٤ھ

مقرر فرمائی ہیں اُن سے ہمیں نجات بخشے، اُن کا صدقہ جو بہشتی اور قیام کے دن شفاعت قبول کیے گئے اور انبیاء و رسل کے ختم کرنے والے ہیں۔ اُن پر اور سب پیغمبروں پر بہتر درود و سلام اور اُن کے آل و اصحاب پر کہ راہ یاب رہنما ہیں اور قیامت تک اُن کے پیروں پر۔ اسے لکھا اُس نے جو عجز و تقصیر کے ساتھ دوستی کا عہد باندھے ہے اپنے رب قدیر کی معافی کے محتاج، بندۂ خدا محمد عزیز وزیر نے جس کے آبا و اجداد شہر اندلس کے ہیں اور تونس میں پیدا ہوا اور مدینہ طیبہ کا ساکن ہے پھر بفضل خدا یہیں دفن ہوگا۔ مرقوم ۵ ربیع الآخر سنہ ١٣٢٤ھ۔

صورۃ ما سطر ؛ من فی العلم تصدر ، وفی الدرس تقرر ، ودقق النظر ، وراح وصدر ؛ بتوفیق من القادر ؛ الشیخ الفاضل عبد القادر ، توفیق الشلبی الطرابلسی الحنفی ؛ المدرس بالمسجد الکریم النبوی ؛ منحہ اللہ تعالٰی من فیضہ القوی ؛

(٣٣) تقریظ اُن کی جو علم میں صدر بنے اور مدرس ٹھہرے اور غور کیا اور مدارک علم میں آمد و رفت کی قدرت والے کی توفیق سے حضرت فاضل عبد القادر توفیق شلبی طرابلسی حنفی مسجد کریم نبوی میں مدرس اللہ تعالٰی انہیں اپنے فیضِ قوی سے عطا دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ ؛ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ؛ وعلی اٰلہ وصحبہ ؛ واتباعہ وحزبہ ، اما بعد فاذا ثبت وتحقق ما نُسِب لھؤلاء القوم وھم غلام احمد القادیانی وقاسم النانوتی ورشید احمد الکنکوھی وخلیل احمد الانبھتی واشرفعلی التانوی واتباعھم مما ھو مبیّن فی السؤال فعند ذٰلک یحکم بکفرھم واجراء احکام المرتدین علیھم وان لم تجرِ فیلزم التحذیر منھم والتنفیر عنھم ؛ علی المنابر وفی الرسائل ؛ والمجالس و المحافل ؛ حسما لمادۃ شرھم ؛ وقطعا لجرثومۃ کفرھم ؛ و خشیۃ من ان تسری روح الضلالۃ فی العالم ؛ من مؤمنی بنی اٰدم ؛ وانما قیدنا بالثبوت والتحقیق لان التکفیر فیہ خطرۃ ؛ و

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں ایک اللہ کو۔ اور درود و سلام اُن پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور اُن کے آل و اصحاب و پیروان و گروہ پر۔ حمد و صلاۃ کے بعد جب کہ ثابت و متحقق ہوا جو ان کی طرف نسبت کیا گیا اور وہ غلام احمد قادیانی اور قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی اور اُن کے ساتھ والے ہیں اور وہ جو سوال میں بیان ہوا تو **بیشک یہ اُن کے کفر پر حکم کرتا ہے**۔ اور یہ کہ مرتدوں کا جو حکم ہے یعنی حاکم کا ان کو قتل کرنا اُن پر جاری کیا جائے اور اگر یہ حکم وہاں جاری نہ ہو تو واجب ہے کہ مسلمانوں کو اُن سے ڈرایا جائے اور اُن سے نفرت دلائی جائے منبروں پر اور رسالوں میں اور مجلسوں اور محفلوں میں، تاکہ اُن کے شر کا مادّہ جل جائے اور اُن کے کفر کی جڑ کٹ جائے اس خوف سے کہ کہیں اُن کی گمراہی کی رُوح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔ اور ہم نے ثبوت و تحقیق کی قید اس لیے لگا دی کہ تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہے اور

مهايعه وَعِرَة[عه] ؛ لم تسلكه ساداتنا العلماء الابنور الاثبات ؛ والاعتماد على قواطع براهين الائمة الاثبات ؛ لا بمجرد تخمين واخبار ؛ مرتقبين يوما تشخص فيه الابصار ؛ وصلى الله تعالىٰ على سيدنا محمد وعلى اٰله وصحبه وسلم امر برقمه العبد الضعيف عبدالقادر توفيق الشلبي الطرابلسي ، المدرس الحنفي فی المسجد النبوی ۔

اُس کے راستے دشوار گزار ہیں، ہمارے سردار علما راہ تکفیر اُس وقت چلے ہیں جب کہ نور ثبوت پایا اور ائمۂ مجتہدین کی قطعی حجتوں پر اعتماد فرمایا نہ مجرد اندازے اور خبر سے، اُس دن کا خوف کرتے ہوئے جس میں آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی ۔ اور اللہ تعالےٰ درود وسلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا بندۂ ضعیف عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی نے کہ مسجد نبوی میں حنفیوں کا مدرس ہے ۔

عه وَعِرَة : وَعِر صیغۂ صفت ہے ۔ تا لگا کر جمع کے لیے استعمال ہوا ۔ جیسا کہ اسی کے ہم معنیٰ اَلْوَعْر سے تاء لاحق کر کے جمع کے لیے استعمال کرتے ہیں ۔ تاج العروس میں ہے المَضَایِقُ الوَعْرة بالتسکین ۔ ۱۲ منہ